



# ضبط عشق

## عتیقہ فیض



## ضبطِ عشق عتیقہ فیض

ریسہ نے کمرے میں آ کر کھڑکی کا پردہ ہٹایا تو پورے کمرے میں سورج کی روشنی پھیل گئی وہ کمرے کی نفاست دیکھ کر ایک کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے بیڈ کی طرف آئیں۔

"۔۔۔۔۔ ایک بیٹا اٹھو۔۔۔۔۔" رُسہ نے اسکو کندھے سے پکڑ کر جگایا تھا۔

"ہممم۔۔۔۔۔ کیا ہوا خالہ۔۔۔۔۔" وہ نیند میں کسمسایا تھا "ابھی تو سویا تھا۔۔۔۔۔"

"بیٹا بچیاں آئی ہیں۔۔۔۔۔" خالہ نے بتایا تو اسکے ماتھے پر ہلکے سے بل نمودار ہوئے

"وہ اس وقت کیا کرنے آئی ہیں۔۔۔۔۔؟" وہ بے زاریت سے کروٹ لیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"سن لونہ بیٹا ایک بار۔۔۔۔۔" خالہ نے نرمی سے پچکارا تھا

"خالہ انکو جا کر کہہ دیجیے جو بات کرنی ہو وہ ٹیوشن کے ٹائم پر کریں" اس نے نیند سے بوجھل مگر مضبوط لہجے میں کہہ کر تکیہ منہ پر لے لیا تھا۔۔۔۔۔ رُسہ اسکے ضدی پن پر سر پر ہاتھ مارتی باہر آ گئی جہاں الہان اور منہا ایک کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ مگر ایک کونہ

آتے دیکھ وہ دونوں ٹھٹکی تھیں الہان جو اسکی صرف ایک جھلک کیلئے منہا کے ساتھ کھنچی چلی آئی تھی اسکے چہرے کے دھنک رنگ مایوسی میں ڈھل گئے۔

"بیٹا انکی زرا طبیعت خراب ہے اسلئے انکو اٹھانا مناسب نہیں سمجھا آپ نے جو بات کرنی ہو وہ ٹیوشن کے وقت کر لینا۔۔۔" ریسہ نے کچھ جھوٹ کچھ سچ کہا تھا منہا نے منہ بسور اوہ تو آج کی چھٹی مانگنے آئی تھی اس ہٹلر سے مگر وہ ہٹلر تو خود بیمار تھا اصل میں آج ان دونوں کا ارادہ شاپنگ کرنے کا تھا۔۔۔۔۔

"طبیعت خراب۔۔۔۔۔" الہان بڑائی اس کا دل ایک کو دیکھنے کے خیال سے محل گیا۔۔۔۔۔ مگر ریسہ خالہ سے کیسے پوچھتی۔۔۔؟

"اللہ آپکو جلد سے جلد صحت یاب کریں۔۔۔" اس نے دل سے دعا مانگی تھی... مگر اسکو دیکھنے کی حسرت دل میں لئے ہی وہ اور منہا چپ چاپ اٹھ کر چلی آئیں۔۔۔

www.urdu novels mania.com

۔۔۔۔۔ وہ رات گئے کلب سے اپنی نئی گرل فرینڈ مونا کے ساتھ نشے میں دھت اپنے بنگلے میں پہنچا تھا۔۔۔۔۔ کار سے نکل کر وہ دوسری طرف آیا تھا اور مونا کو لئے اندر کی طرف بڑھا اسکے بنگلے میں نوکروں کی فوج تھی لیکن اسے پرواہ کہاں تھی اور نوکر بھی آئے





سچ۔۔۔؟ "ماہ کامل نے خوشی سے انکی آنکھوں میں دیکھا جہاں یقین تھا پورے دن میں اسکو یہی تو تسلی چاہیے ہوتی تھی کہ کوئی اسکو کہے کوئی اسکی طرح ہی پر یقین ہو کہ ہاں اسکا ایک اسکو ضرور مل جائے گا۔۔۔

"ہاں میں کل پھر مندر جا کر کھاس تیرے لئے پرا تھنا کروں گی۔۔۔" وہ اسکی تھوڑی چھو کر بولیں تھیں اب جاندر سردی بڑھ رہی ہے۔۔۔

"آپ بہت اچھی ہیں..." ماہ کامل نے لاڈ سے کہا تھا

"تو بھی بہت اچھی ہے۔۔۔ اندر چل اور ہاں سو نہ جانا میں دودھ لا رہی ہوں" وہ پیار بھری تاکید کر کے صحن میں سلگتے مٹی کے چولہے کی جانب بڑھی تھی ماہ کامل اثبات میں سر ہلاتی اندر بڑھ گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عینا شانزہ منہا اور الہان ٹیرس پر بیٹھیں مائے کھانے میں مصروف تھیں اور ساتھ ساتھ شادی کی تیاریوں پر بھی زور و شور سے بحث و مباحثہ جاری تھا گلے مہینے الہان کے پیپرز کے بعد عینا کی شادی شانزہ کے بھائی ریحان سے ہونا قرار پائی تھی اور یہ گھر کی پہلی شادی تھی تو اسکو لے کر سب ہی پر جوش تھے۔۔۔۔ ابھی وہ باتیں کر رہی تھیں کہ باہر گیٹ پر شیاں کی برانڈ نیو کار آ کر رکی تھی وہ شاید حمدان سے ملنے آیا تھا چیک والی

بلوشرٹ میں وہ دھوپ کا چشمہ آنکھوں پر لگا کر ایک شان سے بیٹھا تھا۔۔۔ شانزہ سمیت باقی تینوں کی نظر بھی اس پر پڑی۔۔۔۔

وہ ایک نظر اسکو دیکھ کر دوبارہ اپنی باتوں میں مشغول ہو گئی تھیں۔۔۔۔ مگر شانزہ نے ایک مصنوعی آہ بھری۔۔۔۔

یار منہا میں نے اپنی کلاس کی لڑکی کو بتایا کہ شیاں میرے کزن کا دوست ہے مگر وہ کہتیں۔۔۔۔ "شانزہ نے افسوس سے بات اُدھوری چھوڑی تھی۔۔۔۔ کیا کہتیں۔۔۔۔؟ عینا نے پوچھا تھا۔۔۔۔

"کہتیں کہ نشہ اتار کر آؤ" وہ دکھ سے بولی تھی ان تینوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔ شانزہ نے جل کر ان تینوں پر لعنت کی تھی۔۔۔۔ اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔۔ پتا نہیں لڑکیوں کو اس میں نظر کیا آتا ہے مجھے تو جب سے حمدان بھائی نے بتایا ہے کہ یہ بہت بڑا پلے بوائے ہے مجھے تو ڈر لگنے لگا ہے اس سے۔۔۔۔ "الہان نے جھرجھری لی تھی۔۔۔۔

یار بس بھی کر دو وہ بے چارہ حمدان بھائی سے ملنے آتا ہے اور گھر میں نہ ملے تو چپ چاپ چلا جاتا ہے جیسے اب چلا گیا ہے ایک نظر بھی اس نے اٹھا کر ٹیرس پر دیکھا کہ کون بیٹھا ہے کون نہیں۔۔۔۔ "عینا نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔۔

مجھے یہ اسکاناں دیکھنا اسکی شرافت کا ثبوت کم اور تمہارا غم زیادہ لگ رہا ہے منہا نے  
آ نکھیں چندھیا کر عینا کو گھورا تو اس نے دانت نکالے۔۔۔۔

"شرم کرو بھائی کو بتاؤں گی۔" الہان بولی  
"ابھی بتاؤ" وہ سکون سے بولی تھی

"بتاؤں گی تو بعد میں بلکہ پہلے تو جا کر اپنی نند کے خزرے دیکھو۔۔۔" منہا نے کہا تھا وہ  
کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی

"اسکے خزرے ابھی سے۔۔۔۔ بس دیکھ ہی نہ لوں۔۔۔۔" عینا نے منہ بگاڑ کر کہا تھا اور  
پھر تینوں کھلکھلا کر ہنس پڑی تھیں۔۔۔۔

حیات حویلی میں تین بھائی اپنے اپنے پورشنز میں رہتے تھے قمر۔۔۔۔ ظفر اور ولید  
۔۔۔۔ قمر کی ایک بیٹی شانزہ اور ایک بیٹا ریحان تھا شانزہ ہاجرہ کی بیٹی اپنی ماں پر گئی تھی طنز  
و کینہ سے بھری ہوئی مگر ظاہر نہ کر پاتی وہ حمدان کی الہان سے الفت جانتی تھی بلکہ ہر کوئی  
واقف تھا سوائے الہان کے کیونکہ ایک کی محبت میں وہ اتنی مگن رہتی اسے ہوش ہی نہیں  
تھا کہ حمدان اسکی اتنی پرواہ کیوں کرتا ہے سب حمدان کیلئے الہان کو سوچے بیٹھے تھے اور ظفر  
صاحب مناسب وقت پر اسکا اعلان کرنا چاہتے تھے مگر شانزہ اور ہاجرہ کی نظر حمدان پر تھی وہ

کسی بھی حال میں الہان کو حمدان کی بیوی کے روپ میں دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔۔ دوسرے بھائی کی بھی ایک بیٹی عینا اور ایک بیٹا حمدان تھے وہ جڑواں تھے انکی والدہ زینت بی کی وفات ان دونوں کی کمسنی میں ہو گئی تو الہان کی والدہ صفیہ نے انکو اپنی سرپرستی میں لے لیا تھا اسلئے وہ دونوں اسی کو ماں کہتے تھے۔۔۔۔۔ تیسرے اور سب سے چھوٹے بھائی ولید کی ایک ہی بیٹی الہان بالکل سیدھی سادھی تو کہہ نہیں سکتے بس ڈرپوک تھی اور کسی حد تک معصوم بھی۔۔۔۔۔ منہا شانزے کی خالہ زاد تھی مگر اسکی بنتی صرف الہان سے تھی وہ پڑھنے کی غرض سے اسلام آباد آئی ہوئی تھی ولید نے انکا لالہ ابالی پن بھانپ کر انکو اپنی سرپرستی رشتے دار کے بھانجے ایک جس سے وہ کافی بار مل چکے تھے اور اسکی ذہانت و متانت سے مرعوب بھی تھے اسکے پاس ٹیوشن پڑھنے کیلئے بھیج دیا تھا اور الہان اسکو نجانے کب اپنا دل دے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ ایک اسکی نظروں سے انجان نہیں تھا بس دانستہ پہلو تھی کرتا کہ وقت کے ساتھ ساتھ شعور آئے گا تو ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔۔ وہ اسکی حرکتوں اور جذبات کو محض وقتہ کش سمجھ رہا تھا اور کسی مناسب وقت پر اسکو سمجھانے کا طے کئے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

وہ آج چھت پر کپڑے سکھانے آئی تو ساتھ والی چھت سے ایک کے پڑھنے کی آواز آ رہی تھی اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

وہ چلتی چلتی دیوار کے قریب آئی تھی اور اچک کر اسکو چور نظر سے دیکھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ لیکن وہ بالکل دیوار سے لگا بیٹھا تھا ماہ کامل اسکا سر ہی دیکھ پا رہی تھی اچانک ایک اٹھا تھا اور اسکے سامنے آیا وہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ایک کو سامنے دیکھ کر اسکی دھڑکن بے حد بڑھ جاتی تھی

۔۔۔ وہ مڑ کر کپکپاتے ہاتھوں سے تار پر ڈوپٹہ پھیلانے لگی

"چھپ چھپ کر کیوں دیکھ رہی تھیں حق رکھتی ہو جیسے مرضی دیکھنے کا۔۔۔۔"

وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا ماہی کی نظریں شرم سے بوجھل ہو گئیں وہ مڑی ہی نہیں اور خاموشی سے تار کو پکڑا ہوا تھا وہ دیوار پھلانگ کر اسکی چھت پر کودا تھا ماہی کا رنگ فق ہوا۔۔۔۔ وہ مڑی تھی اور اسکو البتہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔ جیسے کہہ رہی ہو چلے

جاؤ۔۔۔

"ایک نے ایک گہری نظر اسکے بھیگے سراپے پر ڈالی تھی اور قریب آیا وہ پیچھے ہوئی تو تار سے لگی تھی۔۔۔۔۔"

آج میں نے تمہیں اس طرح چھت پر دیکھ لیا ہے آئندہ نہ دیکھو۔۔۔۔۔" ایک نے اس کے بھگے سر اُپے پر چوٹ کرتے (جس سے اسکا انگ انگ نمایاں تھا) سنجیدہ لہجے میں کہا تھا وہ جلدی سے اثبات میں سر ہلاتی بالٹی اٹھا کر سیڑھیوں کی طرف لپکی تھی ایک نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی بس مسکرا اٹھا۔۔۔۔۔ تیسری سیڑھی پر ماہ کامل کو اسکی پھوپھی مجید بی نے آڑھے ہاتھوں لیا تھا۔۔۔۔۔

، کتنی بار کہا ہے چھت پر جاؤ تو جلدی نیچے آیا کرو واپس۔۔۔۔۔ لیکن میری یہاں سنتا ہوں ہے "وہ بولتی بولتی سیڑھیاں اتر کر اندر چلی گئی تھیں ماہ کامل نے اپنے آنسو پئے اور خود بھی اندر کی طرف بڑھ گئی وہ آج تک یہ نہیں جان پائی تھی کہ پھپھو کو اس سے ایسی کونسی بے اعتباری تھی جو صرف ایک تک اور اس کے گھر تک ہی محدود تھی۔۔۔۔۔ اندر کی طرف جاتے ہوئے اس نے کسی کی ہوس زدہ نظریں شدت سے خود پر محسوس کی تھیں اپنے گھر میں اسکو ایسے کون دیکھ سکتا اسلئے اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا۔۔۔۔۔

ایک اسکا تایا زاد اس سے دو سال چھوٹا تھا مگر پتا نہیں کیوں دادا نور دین نے مرنے سے پہلے اپنی آخری خواہش میں ایک اور اسکا نکاح مانگ لیا تھا دونوں بیٹوں کی اکوتی اولادیں تھیں مگر خیر دین ایک کے والد تھوڑی کشمکش میں تھے ماہ کامل چاند کا ٹکڑا تھی مگر اتنا زیادہ پڑھی ہوئی نہیں تھی جتنا انکا بیٹا پڑھنا چاہتا تھا مگر جب ایک نے ہاں کر دی تو انکو بھی



رہی تھی یکدم گڑبڑا کر نظریں جھکا گئی لیکن رجسٹر پر لکھتے ہوئے اسکی نازک انگلیاں کپکپا رہی تھیں۔۔۔۔

"الہان یہ سب کیا ہے؟" ایک کے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ اندر تک لرز گئی تھی اور اٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ جی کیا سر۔۔۔۔؟ وہ انجان تھی کہ ایک کیا کہنا چاہتا ہے جبکہ اسکا دل بری طرح لرز رہا تھا

تم سمجھتی ہو میں انجان ہوں تم جویوں دیکھتی ہو میں نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔ بچہ ہوں میں.... ہممم "وہ اپنے غصے پر مشکل سے قابو کئے ہوئے تھا وہ پوری کی پوری اندر سے ڈر گئی تھی لب کپکپا رہے تھے مگر کچھ بول نہیں پائی ایک ایک دوسرا اسکا غصہ تیسرا اسکی چوری پکڑی جانا مگر اس نے کوئی گناہ تو نہیں کیا تھا پھر بھی وہ بھگی آنکھوں کے ساتھ سر جھکائے ایک مجرم کی طرح کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

"سر وہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔" سر جھکائے انگلیاں چٹاٹے وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر زبان ساتھ دینے سے قاصر تھی

"تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے ایک وقتی جذبے کو۔۔۔" ایک نے کس قدر شرم دلانے والے لہجے میں کہا تھا وہ اپنی محبت کیلئے وقتی کا لفظ سن کر ٹپ اٹھی اسلئے جلدی سے اسکی بات کاٹی

"میں آپ سے پیار۔۔۔" وہ نجانے کیسے اتنی ہمت کر کے کہہ پائی تھی لیکن ایک کی دھاڑ نے اسکو لرزادیا وہ بری طرح سم گئی تھی

"ول ہوشٹ اپ۔۔۔۔۔ اینڈ گیٹ لاسٹ فرام ہیر۔۔۔۔"

اسکی دھاڑ سن کر رسہ بھی دوڑ کر لاؤنچ میں آئیں تھیں ایک کو غصے اور الہان کو روتے دیکھ کر کچھ کچھ سمجھ گئی تھیں کیونکہ الہان کی آنکھوں میں ایک کیلئے محبت انہوں نے بھی بھانپ لی تھی مگر وہ ابھی ہوئے واقعے سے انجان تھیں اس سے پہلے کے وہ کچھ کہہ پاتیں الہان سسکتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی تھی اور ایک لب بھپتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ریسہ نے اسکو کچھ دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دینا مناسب سمجھا تھا

ریسہ نے اندر آ کر کمرے کی لائٹ جلائی تھی وہ آڑھتا ترچھا بیڈ پر لیٹا تھا انکو دیکھ کر اپنی سرخ آنکھیں مسلتا اٹھ بیٹھا۔۔۔

وہ آکر اسکے ساتھ بیٹھیں اور محبت سے اسکا ہاتھ تھامتا تھا۔۔۔۔۔

"الہان اچھی بچی ہے۔۔۔۔۔ تمہیں اسکو ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رُسہ نے دھیرے سے کہا تھا

"آپ نہیں جانتیں اس نے کیا کہا ہے۔۔۔

"میں جانتی ہوں کسی سے محبت کرنا گناہ نہیں۔۔۔۔۔"

مگر میں شادی شدہ ہوں۔۔۔ ایک نے جھنجھلا کر کہا تھا

اور یہ بات الہان نہیں جانتی۔۔۔۔۔" ریسہ کے ترنت کہنے پر وہ کچھ لمحے کیلیے لاجواب ہو گیا۔

"پھر بھی وہ جو سوچ رہی ہے وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ اپنے وقتی جذبے کو محبت کا نام دے رہی ہے۔۔۔۔۔

"شاید اسکی محبت سچی۔۔۔۔۔" رُسہ نے کچھ کہنا چاہتا تھا

اس عمر میں محبت نہیں ہو سکتی وہ بھی سچی۔۔۔۔۔" ایک نے سختی سے تردید کی تھی۔۔۔۔۔

"تم نے بھی تو ماہ کامل سے کی تھی اسی عمر میں۔۔۔۔۔" ریسہ نے اسکی بات اسی کی طرف پلٹائی

وہ میری منکوحہ بھی تھی خالہ۔۔۔۔ اور اسکو میں کیسے بھول جاؤں۔۔۔؟ وہ بے بسی سے بولا اور بیڈ پر سر پکڑ کر بیٹھا تھا

تمہیں بھولنا پڑے گا کیونکہ زندگی میں آگے بڑھنا ہے تمہیں "رُسہ نے چند لمحوں بعد اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے سمجھایا تھا

"اگر آپ کا مطلب ماہی کو چھوڑنے سے ہے تو میں نہیں چھوڑوں گا اسے۔۔۔" ایک نے ٹھوس لہجے میں کہا

"پہلے مل تو جائے تمہیں تو اتنا بھی نہیں معلوم کہ وہ زندہ بھی ہے کہ نہیں۔۔۔۔"

"وہ زندہ ہے میری چلتی سانسیں گواہ ہیں کہ وہ زندہ ہے اور وہ مل جائے گی۔۔۔"

"اللہ کریں تمہارا یقین نہ ٹوٹے مگر۔۔۔" ریسہ نے اسکا تيقن دیکھ کر دل سے دعا کی تھی

"بس کہہ دیا ناں اللہ نہیں کریں گے۔۔۔ انشا اللہ وہ مل جائے گی" وہ بیچ میں ٹوک کر ہاتھ روم میں چلا گیا تھا ریسہ نے پیچھے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔

امتحانات سر پر تھے اور ایک نے حمدان کو کال کر کے مزید پڑھانے سے معذرت کر لی تھی

ریسہ کے کسی عزیز کی وفات ہو گئی تھی اور وہ انکو لے کر وہاں جا رہا تھا الہان تو جب سے وہاں سے آئی تھی چپ چاپ سی تھی اسلئے ایک کی بے رخی اور اسکی آنکھوں میں اپنے

لئے اپنی حثیت دیکھ کر وہ اندر تک کٹ کر رہ گئی تھی اسلئے اندر ہی اندر گھٹتی رہتی اب ایک سے وہ سامنا بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ ایک کی واپسی کا وقت متعین نہیں تھا کہ وہ واپس کب آتے اسلئے حمدان نے انکو حویلی کے قریب کسی اکیڈمی میں داخلہ دلادیا تھا۔۔۔ ڈرائیور آج لینے آ نہیں سکا تھا تو وہ دونوں ٹیکسی میں آئی تھیں۔۔۔

"ویسے ایک سر زیادہ اچھا پڑھاتے تھے" منہا نے گیٹ سے اندر آتے المان کا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے ایک کا زکر چھیڑا تھا لیکن ایک کے زکر پر اسکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی جسکو وہ چھپانے کیلئے نظریں جھکا گئی۔۔۔ وہ ہر بات منہا کو بتانے والی نجانے کیوں یہ بات چھپا گئی تھی۔۔۔

تم کیوں دیو داس بنی پھرتی ہو آجائیں گے وہ یار۔۔۔ منہا کو نجانے کیوں اسکا بجھا بجھا انداز پسند نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اسلئے چڑ کر بولی۔۔۔ وہ اسکا جواب دئے بنا آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ منہا نے وہیں رک کر اسکو تیکھے چتونوں سے گھورا اور مڑنے لگی تولان میں دائیں طرف شیاں مرتضیٰ کو کھڑے دیکھا تھا وہ پشت انکی طرف کئے کھڑا شاید حمدان کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

منہا کی رگ شرارت پھڑکی تھی وہ حمدان کی تنبیہ کو یکسر نظر انداز کئے ہنسی دباتی چہرے پر سنجیدگی طاری کئے اسکے پیچھے آ کر کھڑی ہو کر کھنکھاری تھی۔۔۔ وہ اسکی آہٹ پر مڑا شیاں

کیسے مرد کے سامنے ایک نوخیز کلی کھڑی تھی سفید چہرہ بڑی بڑی چمکتی آنکھوں پر چشمہ لگائے اور ہاتھوں میں کتابیں پکڑے وہ ان چھو پھول تھی۔۔۔ وہ گھاگ شکاری تھا اور سامنے شکار۔۔۔ وہ جال پھیلانے کیلئے تیار ہونے لگا۔۔۔۔۔

"آپ کون؟" منہا نے سنجیدگی سے پوچھا تھا شیاں چونکا۔۔۔ اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔ وہ تو سمجھ رہا تھا کہ سامنے والی لڑکی اس سے آٹو گراف لینے آئی ہے مگر یہ کیا۔۔۔ "آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔۔۔؟" شیاں نے خفت سے دوبارہ پوچھا تھا اسکو اپنی شاندار شخصیت کی ایسی نفی ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں.... منہا نے ہنسی ضبط کر کے بہت مشکل سے سنجیدہ ہو کر نفی میں سر ہلایا تھا اسکو

شیاں کا یوں خفت بھرا چہرہ بہت لطف دے رہا تھا

"آپ کون ہیں۔۔۔۔۔ کس سے ملنا ہے آپکو۔۔۔؟"

"حمدان۔۔۔۔۔ مجھے حمدان سے ملنا ہے" وہ سبکی سے لب بھنجے بولا تھا کہاں اسکی ایک نظر کرم

پر مرنے والی لڑکیاں اور کہاں یہ لڑکی جو اسکی شناخت سے بھی انکاری تھی۔۔۔۔۔

"حمدان بھائی آتے ہی ہونگے" وہ کہہ کر آگے بڑھی تھی شیاں نے رخ پھیر کر اپنی سبکی کو کم کرنا چاہا تھا کہ پیچھے سے اسکو منہا کی کھلکھلاتی ہنسی سنائی دی تھی وہ حیرانی سے پلٹا منہا آنکھوں میں ڈھیر شرارت لئے اسے دیکھ کر رہی تھی شیاں کو گونا گوں احساس ہوا کہ وہ اسکے ہاتھوں



تھی..... باتیں کرنے میں دو گھنٹے کیسے گزر گئے پتا ہی نہیں چلا وہ جلدی جلدی اجازت طلب کرتی رانی کو پھر آنے کا کہہ کر منگی تھی گرمیوں کی وجہ سے آج دھوپ کافی تیز تھی ایک گلی کا فاصلہ طے کرتے ہوئے وہ بری طرح پسینے سے شرابور ہو گئی تھی۔۔۔۔ گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اس نے نظر اٹھا کر ساتھ والے گھر کی اوپری منزل کی طرف دیکھا جہاں سے ایک کے کمرے کی کھڑکی نظر آتی تھی وہ کالج گیا تھا ورنہ اکثر وہ وہیں بیٹھا پڑھتا نظر آتا تھا۔۔۔۔

اس نے ماتھے پر آیا پسینہ پونچھتے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اس نے بے اختیار چادر درست کی تھی۔۔۔۔ سامنے والے کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا ہوتا تھا جیسے وہ اسکے اندر تک جھانک رہا ہو۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ وہ چچا ہیں۔۔۔۔ رانی کے گھر۔۔۔۔

باجا کر روٹی بنالے۔۔۔۔ اسکو یونہی گہری غلیظ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا اور ماہ کامل اپنے آپ میں سمٹی اندر چلی گئی۔۔۔۔ اسکی ہوس بھری اور غلیظ نظروں نے اسکا نظروں سے اوجھل ہونے تک پیچھا کیا تھا۔۔۔۔ وہ اپنی ہوس میں وہ یہ بھی فراموش کر گیا تھا کہ اس کا باپ اسکی اسی نظر اور عادت کا غم لئے مر گیا تھا ماہ کامل کا ایک سے اتنی

جلدی نکاح کا بھی مقصد ماہ کامل کو اسکی نظروں اور کسی انہونی سے بچانا تھا ماہ کامل۔۔۔۔۔ جو اسکی سگی بھتیجی اور بھتیجے کی منکوحہ تھی۔۔۔۔۔

وہ دروازہ کھٹکھٹنے کی آواز پر خیالوں سے چونکہ رات کے اس پہر گوپال ہی آتا تھا جو شہر میں شیاں کا ڈرائیور تھا اور کبھی کبھار شیاں سے چھٹی لے کر اپنی ماں بہن سے ملنے آ جاتا تھا۔۔۔۔۔ دیوڑی میں سے گزر کر وہ دروازے پر آئی توقع کے مطابق گوپال ہی تھا۔۔۔۔۔ وہ دروازہ کھول کر اندر جانے لگی تو گوپال نے کہا تھا۔۔۔۔۔

"سو جایا کرو دیدی کیوں جاگتی رہتی ہو۔۔۔۔۔ آپ کے جاگتے رہنے سے ایک بھیا کونسا واپس آ جائیں گے۔۔۔۔۔"

"اگر ایسا کرنے سے ایک واقعی آ جاتے تو میں قسم کھاتی ہوں ساری عمر جاگ کر گزار دیتی۔۔۔۔۔" ماہ کامل کے لہجے میں شدت تھی

"سوئی تو آپ پھر بھی نہیں ہو دیدی۔۔۔۔۔" گوپال نے پراسوس نظروں سے دیکھتے ہوئے بتایا تھا ماہ کامل آگے سے چپ رہی تھی۔۔۔۔۔

"آپکو پتا دیدی میں جس کی ڈرائیوری کرتا ہوں وہ کافی بڑا اداکار ہے اور اسکا آنا جانا کافی شہروں میں ہے میں ہر جگہ ایک بھیا کو دیکھتا ہوں شاید وہ نظر آ جائیں۔۔۔۔۔ اور مجھے

وشواس ہے وہ کسی نہ کسی دن مل ہی جائیں گے "گوپال نے اس کے چہرے پر درد دیکھ کر اس کی دہجائی کی تھی

"اللہ کریں گے وہ مل جائیں گے ماہِ کامل نے مسکراتے ہوئے اس کی تائید کی تھی اس کی مسکراہٹ میں نرمی کے ساتھ ساتھ یقین بھی تھا۔۔۔ گوپال نے بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا تھا اور اندر بڑھ گیا۔۔۔

کلب میں شور و غل مچا تھا ایک طرف نشے اور مدہوشی میں غرق لڑکے لڑکیاں ڈانس کر رہے تھے دوسری طرف وہ تینوں مے نوشی میں مصروف تھے شیال۔۔۔ احمر اور غفران تینوں دوست تھے اور تینوں میں ایک عادت مشترک تھی وہ تھی اوباشی۔۔۔ لڑکیوں پر اپنی غلط نظر رکھنا اور ان کو استعمال کر کے چھوڑ دینا۔۔۔ وہ دونوں ہی شیال کے ساتھ اس کی دولت اور شہرت کی وجہ سے جڑے تھے اور اندر ہی اندر اس سے خار کھاتے تھے۔۔۔ حسد اور جلن اس وقت حد سے بڑھ جاتی جب لڑکیاں ان کی بانہوں سے مچل کر شیال کی طرف اپنا آپ جھکا دیتی تھیں۔۔۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھا گلاس لئے سرخ آنکھوں سے اس میں موجود محلول کو دیکھ رہا تھا کہ ایک ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے ڈانس فلور سے مونا تر کر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ ٹیبل پر

گلاس رکھتے ہوئے چھوٹی تنگ شرٹ نے اسکی کمر کو برہنہ کر دیا تھا جس پر احمر کی غلیظ نظریں ٹکی تھیں البتہ غفران دوسرے صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹا تھا مونا نے شیاں کے ساتھ بالکل جرّ کر اسکی طرف جھکی شیاں نے منہ پھیر لیا تھا غفران بھی آنکھیں کھول کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا یہ سب انکے لئے نیا نہیں تھا شیاں کے منہ پھیرنے پر احمر اور غفران دونوں چونکے مونا نے کسی حد تک سبکی محسوس کی تھی ۔۔۔۔

"کم آن ڈارلنگ۔۔۔۔ ناراض ہو مجھ سے" وہ اسکے ایک گال کو نرمی سے سہلاتی اسکی طرف اور کھسکی تھی۔۔۔۔ شیاں نے سرخ نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔۔ وہ بہت قریب بیٹھی تھی شیاں کی آنکھیں چمکیں مونا کو اسکی آنکھوں کی چمک دیکھ کر خود کو داد دینی پڑی کہ اسکی خوبصورتی شیاں کو بھی زیر کر سکتی تھی۔۔۔۔ وہ اسکے چہرے کے بالکل پاس اپنا چہرہ لے گئی۔۔۔۔ وہ ارد گرد لوگوں کی موجودگی سے بے نیاز تھی

"مونا۔۔۔۔ شیاں نے سرگوشی میں اسکا نام پکارا تھا۔۔۔۔ مونا کی سانسیں تیز ہو گئیں شیاں نے اسکے کان کے پاس بالکل پہنچ کر۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ "گیٹ لاسٹ۔۔۔۔" مونا کے جذبات اپنے عروج پر تھے کہ اسکے کانوں میں شیاں کی سرگوشی گونجی تھی اس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولیں اسکے ساتھ ہی شیاں نے اسکو ایک دھکا دیا تھا وہ صوفے پر پیچھے کو لڑھکی۔۔۔۔۔ ہتک کے احساس سے مونا کا

چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ احمر اور غفران شیاں کے ایسے کفرانِ نعمت کرنے پر اندر ہی اندر سلگ اٹھے کاش اسکی جگہ وہ ہوتے تو ایسا کبھی نہ کرتے۔۔۔۔۔  
 "واٹ دا ہیل۔۔۔۔۔" مونا سلگ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

"جاؤ۔۔۔۔۔" شیاں نے سکون سے کہا تھا اور مشروب کا گلاس ہونٹوں سے لگا کر غفران کو اشارہ کیا تھا غفران اٹھ کر مونا کی طرف بڑھا اور بازو کھینچ کر اسکو صوفے سے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔ مونا نے غصے سے اپنا بازو پھٹرایا وہ جانتی تھی کہ وہ جتنا بھی غصہ دکھائے اس کے ساتھ بہت بری ہو گئی ہے وہ اپنی یہ تذلیل کبھی نہیں بھولنے والی تھی مونا نے قہر بار نظروں سے ان تینوں کو دیکھا اور وہاں سے چلی گئی تھی غفران واپس اپنی جگہ آ کر بیٹھا۔۔۔۔۔ اور مشروب کا گلاس اٹھایا۔۔۔۔۔

یہ بھی کوئی لڑکیاں ہیں خود بخود جھولی میں گرنے والی۔۔۔۔۔  
 "تو تمہیں بھی تو ایسی ہی لڑکیاں پسند ہیں۔۔۔۔۔" احمر کو ابھی تک مونا کے ساتھ شیاں کے ایسے رویے پر قلق تھا۔۔۔۔۔ اسلئے جل کر بولا۔۔۔۔۔

"ٹیسٹ بدلتے رہنا چاہیے یار۔۔۔۔۔" شیاں نے ایک سائیڈ کی سمانل پاس کی مطلب۔۔۔۔۔ غفران نا سمجھی سے بولا پلے تو احمر کے بھی کچھ نہیں پڑا تھا۔۔۔۔۔

"کوئی ایڈونچر۔۔۔ کسی لڑکی کی کڈنپنگ اور۔۔۔" وہ ایک سائیڈ کی سائل دے کر ہنسا تھا۔۔۔

"آریومیڈ" احمر بری طرح ٹھٹکا۔۔۔ وہ اسکی بات بخوبی سمجھ رہا تھا  
 "آف کورس اور تم دونوں اس میں میرا ساتھ دو گے۔۔۔"

"مگر۔۔۔" غفران کچھ کہنا چاہتا تھا کہ احمر نے آنکھ کے اشارے سے چپ کروادیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے ہم کریں گے۔۔۔" احمر نے شیال کی تائید کرتے غفران کو پرسکون رہنے کا اشارہ کیا تھا اور مسکرا اٹھا اسکا شیطانی ذہن تانے بانے بن رہا تھا۔۔۔ شیال کی طرف اسکے بہت حساب باقی تھے اور وہ جو سوچ رہا تھا اگر ایسا شیال کے ساتھ ہو جاتا تو وہ مونا کی قربت حاصل کر سکتا تھا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

امتحانات گزر گئے تھے اور منہا اپنے گھر چلی گئی تھی اب اس نے شادی سے ایک ہفتے پہلے ہی آنا تھا۔۔۔ اس نے الہان کو بھی ساتھ چلنے کا کہا تھا مگر وہ مانی ہی نہیں ایک کے جانے کے بعد وہ بالکل خاموش ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔ گھر میں سب شادی کی تیاریوں میں لگے تھے اور اس کے ایسے رویے کی وجہ منہا کا نہ ہونا سمجھ رہے تھے مگر اس گھر میں

حمدان اسکی طرف سے متفکر تھا۔۔۔۔۔ اسلئے آج وہ اسکے کمرے میں آگیا تھا۔۔۔۔۔ وہ بستر پر کلمندی سے لیٹی نجانے کیا سوچ رہی تھی اسکی آہٹ پر اٹھ کر دوپٹہ ٹھیک کیا۔۔۔۔۔ کیا میں اندر آ سکتا ہوں۔۔۔؟

"جی بھائی آئیے ناں۔۔۔"

وہ بیڈ پر اس سے مناسب فاصلہ رکھتے ہوئے بیٹھا تھا اور اسکی طرف دیکھا وہ نظریں جھکائے اپنی ہتھیلیوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"الہان تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

جی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ وہ آہستگی سے بولی۔۔۔۔۔

"لیکن تمہاری آنکھیں تو کچھ اور کمرہ رہی ہیں۔۔۔۔۔" حمدان نے اسے بغور دیکھا تھا

آنکھیں جھوٹ بولتی ہیں۔۔۔۔۔ وہ تیکھا سا مسکراتی تھی۔۔۔۔۔

الہان میری طرف دیکھو میری آنکھوں میں تمہیں کچھ نہیں دکھتا۔۔۔۔۔؟ حمدان نے آج بے اختیار اس سے محبت سے چور لہجے میں پوچھا تھا الہان کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگا گئی

اب وہ اتنی بھی بچی نہیں تھی کہ حمدان کی بات کا مفہوم نہ سمجھ پاتی۔۔۔۔۔ اسکا دل کیا وہ

منظر سے غائب ہو جائے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ حمدان مزید کچھ کہتا دروازے پر کھٹکا ہوا تھا

الہان نے دھڑکتے دل کے ساتھ شکر ادا کیا شانزہ اندر آئی تھی۔۔۔۔۔

"تم یہاں ہو حمدان امی بولا رہی ہیں تمہیں۔۔۔۔" اس نے بے تکلفی سے حمدان کا بازو پکڑ کر کہا تھا۔۔۔

"اچھا میں آتا ہوں۔۔۔۔" حمدان نے ایک نظر الہان کو دیکھ کر غیر محسوس طریقے سے اپنا بازو چھڑایا تھا۔۔۔۔ الہان کا تو شاید ان پر دھیان بھی نہیں تھا۔۔۔۔

"نہیں تم آؤ ابھی۔۔۔" شانزہ دوبارہ زبردستی اس کا بازو پکڑ کر کھینچتی لے گئی تھی۔۔۔۔ وہ پیچھے گہری سانس لے کر بیٹھ گئی۔۔۔۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔ حمدان بھائی۔۔۔۔ وہ نم آنکھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ایک اور اسکی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔۔۔۔۔ نجانے اتنی اچانک کیا ہوا تھا کہ ثانی اور تایا اچانک اس کا رشتہ مانگنے آ گئے تھے اور کمرے میں لے جا کر ماہ کامل کی ماں کو کیسے راضی کیا۔۔۔۔ مگر جاتے ہوئے دو ہفتوں بعد کی تاریخ رکھ گئے تھے۔۔۔۔

پھپھی کو پتا چلا تو انہوں نے کافی واویلا کیا تھا۔۔۔۔

وہ حسد سے جل رہی تھیں۔۔۔۔ انکی شادی کے دو سال بعد ہی انکے خاوند نے زرا سے جھگڑے پر انکو گھر سے نکال دیا تو ماہ کامل کے ابا انکو گھر لے آئے تھے وہ آنا نہیں چاہتی تھیں مگر اپنی بھائی کی انا میں آنا پڑا اور ان کا خیال الٹ ہوا تھا انکا شوہر تو واپس لینے نہ آیا

مگر طلاق ضرور آگئی تھی۔۔۔ اور وہ اس طلاق کا ذمہ دار اپنے بھائیوں کو سمجھتی تھی  
 بھائیوں کے مرنے تک انکی حسد ان تک محدود تھی اور ان دونوں کے مرنے کے بعد  
 پھپھو نے انکی اولادوں سے خار کھانا شروع کر دیا تھا اور اب وہ ماہ کامل اور ایک کے  
 نکاح پر انگاروں پر لوٹ رہی تھیں اور وہ کسی بھی حال میں یہ رخصتی روکنا چاہتی  
 تھیں۔۔۔۔

وہ ونڈو سے باہر بھاگتی دوڑتی زندگی کو خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ اسکے سیل کی  
 بپ بجی تھی۔۔۔ اس نے بے زاری سے سیل اٹھا کر دیکھا منہا کال کر رہی تھی اس نے  
 کال ایڈنڈ کی۔۔۔۔

ہیلو!

ہیلو۔۔۔ کیسی ہو؟ منہا نے اپنے ازلی لاپرواہ انداز میں پوچھا تھا۔

"میں ٹھیک تم سناؤ"

"اچھی طرح لگ رہا ہے کتنا ٹھیک ہو؟" منہا نے لتاڑا تو وہ پھیکا سا مسکرا کر رہ گئی

تھی۔۔۔۔ اچھا سناؤ کیا کر رہی تھیں

"شاپنگ کرنے جا رہی تھی... ماما نے کہا۔۔۔"

"کیا تم شاپنگ مجھے چھوڑ کر۔۔۔" منہا صدمے سے کلسی تھی

"یار تم آؤ تو سہی تمہارے ساتھ بھی چلی جاؤں گی" الہان نے کہا تھا لیکن اسکا قلق کم نہ ہوا

"جاؤ میں نہیں بولتی۔۔۔۔" منہا نے منہ بسور کر کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔۔۔

"پاگل" وہ زیر لب مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔

بابا گھر پہنچنے میں اتنی دیر کیوں؟ الہان نے بے زاری سے اپنے ڈرائیور سے پوچھا تھا

"بیٹا آگے کسی کی گاڑی پھنسی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک جام ہے"

آپ چھوڑئیے دوسرے راستے سے گھر چلیئے۔۔۔۔

لیکن بیٹا وہ سنسان ہے

کچھ نہیں ہوتا بابا آپ بس اللہ کا نام لے کر گاڑی چلائیں۔۔۔۔

ڈرائیور بابا نے سر ہلا کر گاڑی کچے راستے کی طرف ڈال دی تھی وہ قدرے سنسان سا راستہ

www.urdu novels mania.com

تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا بابا خیریت۔۔۔؟" ڈرائیور کو بار بار بیک ویو مرر میں دیکھتے الہان نے بھی نوٹ کیا

تو پوچھ بیٹھی۔۔۔۔

بیٹا مجھے لگتا ہے وہ گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی ہے.... ڈرائیور کے کہنے پر الہان نے پیچھے دیکھا

تھا

"آپکو وہم ہوا ہو گا اس نے میرا خیال آگے نکلنا ہے آپ راستہ دے دیجئے"

-----

پیچھے آنے والی گاڑی تیزی سے کٹ مارتی ہوئی انکی گاڑی کے سامنے آکر رکی تھی  
 --- ڈرائیور نے جلدی سے بریک لگائی ورنہ انکی گاڑی سامنے والی گاڑی سے بری طرح  
 ٹکرا جاتی ---

کیا ہوا بابا ---؟ الہان نے ڈرو تفتیش سے پوچھا تھا اس سے پہلے کے بابا کچھ بتا پاتے  
 غفران گاڑی سے نکل کر انکی گاڑی کی طرف بڑھا تھا انکے ہاتھ میں پستول تھی --- الہان  
 کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں ---

احمر نے دوسری طرف سے آکر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا اور بابا کے سر پر پستول مارا تھا  
 ڈرائیور بابا بے ہوش ہو گئے --- ایسا لمحوں میں ہوا تھا اس سے پہلے کے الہان سب  
 سمجھ کر کسی کو مدد کیلئے پکار پاتی احمر نے اسکے منہ پر بے ہوشی والا رومال رکھ دیا  
 تھا --- اور اسکو اپنی گاڑی میں ڈال کر غفران کو دیکھا اور خباثت سے ہنسا ---  
 اب اس لڑکی کو وہاں لے جا کر شیاں کو دیں گے اور حمدان کو کال کر دینگے کہ شیاں نے  
 اغواہ کروایا ہے۔

پھر ---؟

"پھر کیا بہت شوخا بنا پھرتا ہے۔۔۔۔۔ پھر حمدان اسے بتائے گا کہ شوخی کیسے ماری جاتی ہے۔۔۔۔۔" احمر نے آنکھ ماری تھی اور وہ دونوں ہنس پڑے

"ویسے پیس اچھا ہے پہلے ہم ٹرائی نہ کر لیں۔۔۔۔۔" احمر نے گاڑی چلاتے بیک ویو مرر میں اسے دیکھ کر غفران کو کہا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔"، غفران اس معاملے میں احمر سے بہتر تھا اسلئے سختی سے بولا اس لڑکی کو ایک کام میں استعمال کرو یا اسکو برباد کرو یا شیاں کو۔۔۔۔۔ غفران نے طنز کیا تھا وہ منہ بسور کیا۔۔۔۔۔

ڈرائیور بابا کو کہیں دور سے آواز آرہی تھی موبائل رنگ ہونے کی انہوں نے کراہتے ہوئے آنکھ کھولی پچھلی سیٹ پر الہان کا موبائل پڑا بج رہا تھا بابا نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا دوسری طرف حمدان تھا۔۔۔۔۔

ہیلو!۔۔۔۔۔ تم میرا فون ایڈنڈ کیوں نہیں کر رہی تھیں۔۔۔۔۔؟

حمدان بابا۔۔۔۔۔ بابا وہ الہان کو لے گئے۔۔۔۔۔

کون؟ کسی انہونی کے احساس سے اسکی آواز لرزی تھی۔۔۔۔۔

"وہ شیاں صاحب کی گاڑی میں تھے دولڑکے۔۔۔۔۔"

"وہاٹ۔۔۔" وہ شدت سے چیخا۔۔۔

"جی حمدان بابا وہ شیاں صاحب کی ہی گاڑی تھی اور وہ دولٹرے کے۔۔۔۔"

بابا۔۔۔ بابا میری بات سنئیے آپ گھر جانیے اور گھر جا کر کسی کو مت بتائے گا میں الہان کو لے آؤں گا۔۔۔ اس نے کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی اور شیاں کو کال کی اسکا نمبر بند جا رہا تھا۔۔۔

"شیاں آئی وانا کل یو۔۔۔" اس نے چپا چپا کر کہا تھا اور باری باری غفران اور احمر کو کال کی لیکن انکا نمبر بھی بند تھا اتنے میں ہی شیاں کی کال بیک آنے لگی حمدان نے قدرے حیرانی اور بے چینی سے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔۔

تم کہاں ہو؟ حمدان چھوٹے ساتھ ہی بولا تھا۔۔۔۔  
میں شوٹ پر ہوں۔۔۔۔  
جھوٹ مت بولو۔۔۔ حمدان غصے سے گرجا تھا

"میں جھوٹ۔۔۔؟ تمہیں کیا ہوا ہے آج؟۔۔۔۔ شیاں حیران تھا  
تم نے اغواہ کروایا ہے ناں الہان کو۔۔۔۔ اگر اسکو کچھ ہوا ناں شیاں تو۔۔۔۔  
کون الہان۔۔۔۔؟ وہ مزید حیران تھا حمدان نے غصے سے لب بھینچ لئے۔۔۔۔  
غفران اور احمر نے تمہاری گاڑی میں میری کزن الہان کو اغواہ کیا ہے۔۔۔۔

ویٹ ۔۔۔ ویٹ اس سے کہاں ثابت ہوا کہ میں نے کروایا ہے اسے اغواہ ۔۔۔؟  
 "ثابت ہونا ہو مگر۔۔۔" شیال نے اسکی پوری سنے بنا کال کٹ کر دی تھی  
 ۔۔۔ حمدان نے غصے سے مکا بنا کر ہوا میں لہرایا۔۔۔

۔۔۔۔۔ احمر اور غفران 'الہان کو اس اپرٹمنٹ میں لے آئے تھے جس میں وہ تینوں مل کر  
 عیاشی کرتے تھے۔۔۔۔۔

الہان کو ایک کمرے میں لاک کر کے ابھی وہ حمدان کو کال کرنے کا ارادہ کر ہی رہے تھے  
 اور سیل نکال کر موبائل آن کیا کہ غفران کے نمبر پر شیال کی کال آنے لگی  
 ۔۔۔۔۔ اس نے کال ایڈنڈ کی تھی

"حمدان کی کزن کو اغواہ کر کے لائے ہو تم لوگ۔۔۔؟ شیال نے چھوٹے ہی استفسار کیا  
 تھا۔۔۔ غفران بوکھلا گیا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ مطلب ہاں۔۔۔ مطلب۔۔۔" بوکھلاہٹ میں اس سے بولا ہی نہیں جا رہا  
 تھا

"کیا مطلب۔۔۔۔ حمدان کی کزن کو اغواہ کرنے کا مشورہ تمہارا تھا یا احمر کا۔۔۔؟"  
 "شیال تم نے ہی تو۔۔۔؟" کچھ کہنا چاہتا تھا کہ شیال نے دھاڑ کر اسکی بات کاٹی۔۔۔

"کس کا مشورہ تھا یہ ڈیم اٹ۔۔۔۔۔ اینڈ ہاؤ ڈسیر یو ٹو یوزمانی کار فار چیپ ایڈونچر۔۔۔۔۔" وہ خود بھی اپنے نشے میں کسی گئی بات کو بھول بیٹھا تھا

"احمر۔۔۔۔۔" غفران نے ہتک محسوس کرتے ہوئے لب بھینچ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

میرا نام کیوں۔۔۔؟ احمر جو دوسری طرف کی باتیں غور سے سننے کی ناکام کوشش کر رہا تھا اپنا نام سن کر چونکا اسکو غفران کے چہرے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ غفران نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا لیکن دوسری طرف سے کال کٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

... کیا ہوا ہے؟ احمر نے بے تابی سے پوچھا۔

"شیال کو پتا لگ گیا ہے کہ ہم حمدان کی کزن کو اغواہ کر کے لائے ہیں۔

"کیا۔۔۔۔۔ ہاؤ۔۔۔۔۔؟"

"آئی ڈونٹ نو۔۔۔۔۔" غفران نے پریشانی سے پیشانی مسلی تھی۔۔۔۔۔

حمدان نے بتایا ہوگا۔۔۔۔۔ لیکن اسکو پتا کیسے چلا۔۔۔۔۔ احمر نے خود کلامی کی تھی

۔۔۔۔۔ جس نے بھی بتایا ہو یا ر۔۔۔۔۔ پھنس تو ہم گئے ناں۔۔۔۔۔ غفران اکتا کر بولا تھا تمہیں

کہا بھی تھا کہ ایسے معاملات میں نہ پڑو۔۔۔۔۔

اب۔۔۔۔۔"

"اب کچھ نہیں چلو چلتے ہیں یہاں سے۔۔۔۔" احمر نے اسکی بات ترنت کاٹی تھی "لیکن نکلنے سے پہلے ایک کام کرتا ہوں۔۔۔۔"

"شیال آ رہا ہے یہاں۔۔۔۔" غفران نے طنز سے اطلاع دی تھی  
 "تو حمدان کو بھی بلا لیتے ہیں۔۔۔" احمر کے لبوں پر ابھی بھی شیطانی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔ غفران نے بے بسی اور کچھ غصے سے اسے دیکھا۔  
 "ہیلو۔۔۔! حمدان نے بے تابی سے کال پک کی تھی  
 ہیلو

"احمر اور غفران میں تمہارا قتل کر دوں گا" حمدان کے لہجے میں ٹرپ اور غصہ تھا  
 "قتل بعد میں کرنا ہمیں پتا نہیں تھا کہ وہ تمہاری کزن ہے ہمیں تو شیال نے ایک لڑکی کو اغوا کرنے کا کہا تھا اور جیسے ہی ہمیں پتا چلا وہ تمہاری کزن ہے میں کال کر رہا ہوں آ کر اسے بچالو" احمر نے اپنی آواز میں کمال کی رقت سمونی تھی  
 "کہاں ہے وہ۔۔۔۔؟"

میں اڈریس ٹیکسٹ کرتا ہوں۔۔۔ آ کر اسے بچالو۔۔۔ اس سے پہلے۔۔۔" اسکی پوری بات سننے بنا حمدان نے کال کٹ کر دی تھی احمر نے نجاہت سے مسکراتے غفران کو دیکھا تھا

"لے ہو گیا ہمارا کام اب شیاں جانے اور حمدان۔۔۔۔۔ ہماری بے عزتی کا بدلہ پورا ہوا۔۔۔۔۔" احمر کے لبوں پر شیطانی ہنسی تھی

اسکواڈریس تو ٹیکسٹ کر دو۔۔۔۔۔ غفران نے کہا تھا۔

ٹھہر کر کروں گا جانی کہیں شیاں سے پہلے وہ پہنچا ہو۔۔۔۔۔ وہ دونوں خباثت سے ہنسے تھے اور الہان کو اکیلا چھوڑ کر وہاں سے نکل گئے تھے پانچ منٹ بعد ہی وہاں شیاں پہنچ گیا تھا

الہان کہاں ہے۔۔۔۔۔؟ صفیہ نے ڈرائیور بابا کو کار سے شاپنگ بیگ نکالتے دیکھ کر پوچھا تھا

"بی بی صاحب وہ راستے میں حمدان صاحب مل گئے تھے انہوں نے کہا آپ جاؤ ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔۔۔"

"ہممسم۔۔۔۔۔" صفیہ نے ہنکارہ بھر کر انکے ہاتھوں سے شاپنگ بیگز پکڑ لئے انکو کچھ تسلی تھی کہ وہ حمدان کے ساتھ تھی

بابا آپکو چوٹ کیسے لگی۔۔۔۔۔؟ صفیہ کی نظر انکے ماتھے پر پڑی تھی تو متفکرانہ گویا ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ بابا نے اپنے ماتھے کو چھوا جہاں نیل کا نشان تھا وہ بیٹا چکر آگیا تھا  
تھوڑا۔۔۔ ستون سے سر ٹکرا گیا۔۔۔ "بابا نے جلدی سے بات بنائی تھی۔۔۔  
خیال کیا کھجے بابا۔۔۔" انہوں نے نرمی سے تنبیہ کی تھی۔۔۔ بابا آنکھوں میں نمی لئے مڑ  
گئے۔۔۔ یا اللہ امان بی بی کی حفاظت فرمانا۔۔۔ انہوں نے دل ہی دل میں دعا مانگی تھی  
ماضی۔۔۔۔

ابھی وہ کمرے میں آئی ہی تھی کہ اسکا موبائل بجنے لگا یہ ایک نے اسکو کچھ دن پہلے ہی اپنی  
اماں کے ہاتھ بھجوایا تھا جس پر پھوپھی اور چچا نے واویلا کیا تھا لیکن انکی سنتا کون تھا  
۔۔۔۔ اماں بھی ان دونوں سے بچانے کیوں کھنچی کھنچی رہنے لگی تھیں۔  
ایک کا نمبر جگمگا رہا تھا اور وہ جانتی تھی کہ ایک ایک کی ہے جو اسے کال کر سکتا ہے اسلئے  
نمبر یاد دیا سیونہ ہوتے ہوئے بھی اس نے پر اعتمادی سے کال پک کر لی تھی  
شادی میں دو ہفتے رہ گئے ہیں کیسا محسوس کر رہی ہو۔۔۔۔؟  
ایک کے لہجے میں جذب سا تھا سرور سا وہ اسکے سامنے نہ ہوتے ہوئے بھی بجا گئی۔۔۔  
میں۔۔۔ میں کیا بتا سکتی ہوں۔۔۔؟ وہ مدھم سا بولی۔  
"جو میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔" وہ بھی اسکے ایسے کنفیوز ہونے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

"ایک۔۔۔" ماہ کامل نے التجائی لہجے میں پکارا تھا

جی۔۔۔ ایک نے جذب سے جواب دیا

"آپ سے بات نہیں ہو پاتی مجھ سے۔۔۔" کامل نے معصومیت سے کہا تھا اور ایک کا

قمقہ بے ساختہ تھا۔۔۔

تو شادی کے بعد کیسے رہو گی۔۔۔ جب؟ ایک نے دانستہ کہتے بات اُدھوری چھوڑی وہ

بلش ہو گئی تھی۔۔۔

ایک۔۔۔

جی۔۔۔ ٹھیک کہہ رہا ہوں میں آج سے تمہاری ٹریننگ شروع کرنی پڑے گی۔۔۔

"ٹریننگ مطلب۔۔۔"

"پریکٹس۔۔۔"

"آج سے تمہاری پریکٹس کروا تا ہوں کہ شوہر کے ساتھ کیسا بیہو کرتے ہیں۔۔۔"

"میں کال کٹ کر رہی ہوں۔۔۔ وہ اب سرخ ٹماٹر ہو گئی تھی۔۔۔"

"ٹھیک ہے رات میں ملتے ہیں۔" وہ نرمی سے کہہ کر کال کٹ کر گیا تھا۔۔۔ اور ماہ کامل

اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتی رہ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔ رات میں وہ کام بٹا کر کمرے میں آئی تو اسکا موبائل خاموش پڑا تھا وہ حیران تھی کہ روز رات کو جب وہ کمرے میں آتی تھی اسکے موبائل پر ایک کی سینکڑوں مس کالز آئی ہوتی تھیں اور آج ایک بھی نہیں آئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اسے بے چینی نے آگھیرا۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کر مضطربانہ ٹہلنے لگی۔۔۔۔۔

اس نے موبائل کو دوبارہ اٹھا کر دیکھا تھا اور مایوس ہو کر واپس رکھ دیا۔۔۔۔۔

کہاں ہیں آپ؟ وہ خود کلامی کرتے تصور میں ایک سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔ پھر اسکا آج والا انداز یاد آیا تو جھنجھنا اٹھی۔۔۔۔۔ کیا واقعی وہ آئیں گے؟ اس نے سوچا پھر اپنی سوچ کی نفی کر کے موبائل کو دیکھا موبائل خاموش تھا۔۔۔۔۔ وہ چڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور پتا ہی نہیں چلا کہ کب وہ نیند کی آغوش میں پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

"ماہ کامل۔۔۔۔۔" ایک کی نرم سی پکار نے اس نے مندی مندی آنکھوں کو کھولا تھا ایک اسکے بے انتہا قریب بیٹھا اسکے کندھے پر گرے بالوں کو اپنی انگلی پر پلیٹ رہا تھا ماہ کامل کو ایک پل میں لگا جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہے مگر حقیقت کا ادراک ہوتے ہی وہ بوکھلا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ کب آئے۔۔۔ کمرے میں اندھیرا تھا کھڑکی سے آتی چودھویں چاند کی روشنی ماہِ کامل کے چہرے پر براہِ راست پڑ رہی تھی اور اسکا سونے جیسا حسن ایک نے پہلی بار اتنے قریب سے دیکھا تھا وہ مبسوت رہ گیا۔۔۔

میں نے پوچھا آپ کیسے آئے یہاں۔۔۔؟ ماہِ کامل نے اسکی بے اختیار سی سے بلش ہو کر ماحول کے سکوت کو توڑنا چاہا تھا

چھت پر سے۔۔۔ وہ اپنے کارنامے پر اترا یا تھا  
کیوں؟۔۔۔

"تمہیں پریکٹس کروانی تھی ناں۔۔۔" ایک کی بات نے اس کو بجا دیا لیکن جلدی سے سنبھل کر کہا تھا

مجھے نہیں کرنی کوئی پریکٹس ور پریکٹس آپ جائیں یہاں سے۔۔۔ وہ اسکو ہلکے سے دھکیلتی اٹھنے لگی تو ایک نے اسکا ہاتھ پکڑ کر واپس خود پر کھینچا تھا وہ ایک کے ساتھ ہی سنگل بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔۔۔ اسکے ریشمی بال ایک کے چہرے پر بکھر گئے تھے۔۔۔ اور وہ شرم سے بوجھل پلکیں لئے لرزتے لب سے اسکے ہوش اڑا رہی تھی۔۔۔

تو پریکٹس سٹارٹ کرتے ہیں ہمسہم۔۔۔ ایک کی آواز بوجھل ہو رہی تھی۔۔۔ ماہِ کامل نے دوبارہ سے اٹھنا چاہا تھا مگر ایک نے اپنا ایک بازو مضبوطی سے اسکی کمر کے گرد حائل

کر لیا تھا۔۔۔ اور دوسرے سے اسکا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر ڈالا ایک نے اسکے کندھے پر سے بال ہٹا کر وہاں اپنے لب لباب کے تھے ماہر کامل جھنجھنا اٹھی

"ایک۔۔۔" وہ لرزتے لہجے میں کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اسکی کان کی لو سے سرایت کرتے ایک نے اب اسکے لبوں کو قید کر لیا تھا اور نرمی سے اسکو بیڈ پر لٹا کر اسکے اوپر جھکا تھا کمرے میں ایک معنی خیز خاموشی نے ایک کی شدت کو اور بڑھا دیا تھا چند منٹ بعد وہ دور ہوا تو ماہر کامل کی آنکھیں سختی سے بند تھیں

"نہیں ایک۔۔۔" یونہی آنکھیں میچے ماہر کامل نے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیر کر لرزتے لہجے میں التجا کی....

"پلیز ڈونٹ ڈو دس" وہ ماہر کامل کی سانسیں اتھل پتھل کرتا اسکی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا وہ بہک رہا تھا اور ماہی ہلکان ہو رہی تھی اسی اثنا میں دروازہ بجاتا ایک اٹھ بیٹھا ماہر کامل بری طرح ڈر گئی تھی اوپر سے ایک کایوں چھونا وہ گلال ہو رہی تھی مگر جو کوئی بھی آیا تھا اگر وہ اسے دیکھ لیتا تو۔۔۔؟

"جاؤ۔۔۔" دروازہ مسلسل بج رہا تھا ماہر کامل نے ایک کو التجائی نظروں سے دیکھا۔۔۔ پاگل ہو گیا۔۔۔ کہاں سے جاؤں اور میں تمہارا شوہر ہوں سمجھی۔۔۔ جا کر دروازہ کھولو بونا ڈرے۔۔۔ ایک نے تنبیہ کی تھی۔۔۔ وہ ڈوپٹہ اٹھاتی دروازے پر آئی

"ک۔۔۔ کون ہے؟"

"دروازہ کھول۔۔۔۔" عاقب چچا کی آواز دھیمی مگر نشے سے لڑکھڑاتی ہوئی تھی ماہکامل کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے دوسری طرف ایک کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔۔

۔۔۔۔ وہ کمرے کے دروازے کو کھول کر اندر آیا تو سامنے کرسی پر سہمی سی الہان بیٹھی تھی شیاں حیران تھا کہ جب اسکو نہ باندھا گیا تھا نہ کوئی اور تھا پورے گھر میں تو اس نے فرار ہونے کی کوشش کیوں نہیں کی۔۔۔۔۔ الہان نے اسکی آہٹ پا کر جلدی سے سر اٹھایا تھا اور شیاں کو سامنے دیکھ کر بری طرح خوفزدہ ہو گئی۔۔۔۔۔ اسے لگا شیاں منہا کی شرارت کا بدلہ کہیں اس سے نالے اسلئے جلدی سے کانپتی اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔ کون؟

"وہ منہا تھی جس نے آپکے ساتھ مذاق کیا۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ مگر وہ بھی ایسی نہیں بس شرارتی ہے۔۔۔۔۔" الہام سرا سیمہ سہی کہتی اپنی دانست میں اسکی غلط فہمی دور کرنا رہی

تھی اور شیاں ۔۔۔ شیاں تو جیسے حواسوں میں ہی نہیں تھا وہ دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے اسکا من پسند سین چل رہا ہو۔۔۔ المان کے چہرے پر معصومیت حد درجے تھی اور وہ بات کرتے کرتے ایسی خطرناک سچویشن میں بھی اپنے ماتھے پر در آتے بالوں کو معصومیت سے بچوں کی طرح ہاتھ کی پشت سے پیچھے کر رہی تھی۔۔۔ شیاں اسکی نازک انگلیوں کو دیکھتا یا اسکے لبوں کے اوپر چھوٹے سے تل کو۔۔۔

"میں سوری کرتی ہوں۔۔۔" اس نے شیاں کی نظروں سے نکل سا ہو کر کہا تھا اور نظریں جھکا گئی اسکی آنکھوں میں نمی آتی جا رہی تھی۔۔۔

شیاں قدم قدم چلتا جیسے جیسے اسکے قریب آ رہا تھا ویسے ویسے وہ قدم پیچھے لیتی دیوار سے لگ گئی اور آنکھیں سختی سے میچ لیں شیاں نے قریب آ کر ایک بازو اسکے ساہیڈ پر رکھا تھا وہ قریب سے بے حد خوبصورت تھی۔۔۔

شیاں جو حمدان کی کزن کے ساتھ ایسا کچھ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اب دل اسکو گستاخیاں کرنے پر اکسا رہا تھا اور وہ دل کی آواز کو دبانے میں ناکام تھا۔۔۔

"ایک بات بتاؤ.... تم یہاں سے بھاگی کیوں نہیں جبکہ تم بھاگ سکتی تھیں؟" شیاں کے غیر متوقع سوال پر اس نے آنکھیں پٹ سے کھولی تھیں اور شیاں کو اپنے قریب دیکھ کر دوبارہ جھکا لیں۔۔۔۔

"وہ۔۔۔۔۔ مجھے لگا کہ۔۔۔۔۔" وہ لب بھنچ رہی تھی یعنی اسکو شیاں کا اتنا قریب ہونا ناگواری کے ساتھ ساتھ سر اسیمہ بھی کر رہا تھا۔۔۔۔۔ شیاں کی نظر اسکے لب سے بھٹک کر اسکی گردن کے تل پر گئی تھی اور پھر تھوڑا نیچے جہاں ایک قاتل تل شیاں کے جذبات سے کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔ دودھیارنگت پر کالے تل۔۔۔۔۔ شیاں کے دل نے اس چھوٹی موٹی کو چھونے کی خواہش کی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنے آپ پر قابو کھوتا جا رہا تھا الہان نے سائیڈ سے منکنا چاہا تو اچانک شیاں نے اپنا دوسرا بازو دیوار سے ٹکا دیا تھا۔۔۔۔۔

"جانا ہے یہاں سے؟" شیاں کے نرمی سے پوچھنے پر اس نے نم آنکھوں کے ساتھ جلدی جلدی اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔۔ پھر کس کرو مجھے۔۔۔۔۔" شیاں کے سکون سے کہنے پر اسکی آنکھیں تحیر و خوف سے پھیلی تھیں۔۔۔۔۔

"اپ۔۔۔۔۔ آپ پاگل۔۔۔۔۔ ہیں اور۔۔۔۔۔" شیاں کی شہادت کی انگلی نے اسکی گردن والے تل کو چھوا تو الہان نے تڑپ کر اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔۔۔ شیاں نے اپنا ہاتھ جھٹکنے پر تپ کر اسکی کمر سے پکڑا تھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اپنی انگلیوں میں الجھا کر دیوار سے لگا دیا۔۔۔۔۔ وہ اسکی مضبوط بازو میں مچل کر رہی گئی

"چھوڑیئے۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ شیاں۔۔۔۔۔" وہ بری طرح محل کراپنے آپ کو پھڑوانے کی سعی کر رہی تھی کہ شیاں نے اسکے اوپر والے لب والے تل پر اپنے ہونٹ رکھے تھے الہان کی جان ہوا ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ تل کو چومتا ہوا اسکے اوپر والے لب کو جکڑچکا تھا وہ دیوار سے لگی بس کرنے کو تھی شیاں نے اسکو پورے کا پورا دیوار سے لگایا ہوا تھا اور اس پر جھکا اسکے لبوں کی لطافت کو محسوس کر رہا تھا

"الہان۔۔۔۔۔" حمدان کی پکار پر شیاں ہوش میں آتے ہوئے ناچاہتے ہوئے بھی پیچھے ہوا تھا اور الہان گہرے سانس لیتی آنسوؤں سے بھری آنکھیں لئے بھیگے لبوں پر صدمے سے ہاتھ رکھتی ہوئی بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔۔

حمدان طیش کے عالم میں کمرے میں آیا تھا اور کمرے کا منظر دیکھ کر اسکا خون کھول گیا الہان زمین پر بیٹھی رو رہی تھی اور اسکا ڈوپٹہ آدھا شیاں کے پاؤں میں آدھا اسکے کندھے پر تھا۔۔۔۔۔

وہ خونی نظروں سے آگے بڑھ کر شیاں کا گریبان پکڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟....." الہان زمین پر بیٹھی تھر تھرا کانپ رہی تھی شیاں نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان پھڑوایا۔۔۔۔۔



حمدان اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھے آگے بڑھا تھا اور مڑ کر شیاں کو دیکھا۔۔۔

"آئندہ تمہیں اسکے پاس نہ دیکھوں" حمدان نے سنگین لہجے میں وارننگ دی تھی لیکن شیاں تو جیسے مسمرائیز ہوا جا رہا تھا وہ کمرے سے نکلنے تک بے تابانی سے الہان کو دیکھتا رہا کہ ایک بار وہ مڑ کر دیکھ لے مگر الہان اسکی نظروں کی بے تابانی سے انجان کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔ مگر مڑ کر نہیں دیکھا

اس نے تمہیں کچھ کیا تو نہیں تھا؟۔۔۔۔ حمدان نے اسکو سبکیاں لیتے دیکھ کر ایک اور بار پوچھا تھا وہ نظریں جھکا کر سر نفی میں ہلا گئی کیسے بتاتی کہ شیاں کا لمس وہ ابھی تک اپنے لبوں پر محسوس کر رہی ہے۔۔۔۔ اس نے ایک اور بار سوچ کر سختی سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔ شیاں۔۔۔۔ ایک تکلیف دہ احساس میں اسکو جھونک گیا تھا

www.urdu novels mania.com

ماضی۔۔

اس نے ایک کے اشارے پر گہرا سانس لے کر دروازہ کھولا تھا عاقب چچا کی آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھیں اور نشے سے لڑکھڑاتے قدم۔۔۔۔ ماہر کامل دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔ سوئی نہیں تو؟

"وہ۔۔۔ نیند نہیں آرہی تھی چاچا جی۔۔۔۔" اس نے تھوک ننگتے کہا تھا عاقبِ نجات سے مسکرایا۔۔۔۔

واچھا!۔۔۔ نیند تو مجھے بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔ چل باتیں کرتے ہیں۔۔۔ "عقب چاچا نے لڑکھڑا کر آگے بڑھتے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ ماہرِ کامل روہانسی ہو کر پیچھے ہوئی۔۔۔ ایک جوکب سے پیچھے کھڑا خود پر ضبط کر رہا تھا آگے بڑھا تھا۔۔۔ اور عاقب کے سینے پر ہاتھ رکھ کر غصے سے پیچھے دھکیلا۔۔۔ عاقب ایک کو اس پر ماہِ کامل کے کمرے میں دیکھ کر آگ بگولہ ہوا تھا۔۔۔

تیری یہ۔۔۔ یہ ہمت کہ تو ماہِ کامل کے کمرے میں ہے اور تو۔۔۔ وہ ماہرِ کامل کو دیکھ کر غرائے تو اتنی بے حیا۔۔۔ "وہ تھپڑ مارنے کیلئے آگے بڑھے تھے ایک نے دوبارہ اسکو پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

چاچا۔۔۔ پھوپھی۔۔۔ وہ دھاڑا۔۔۔ انا فانا بول کھلاتی ہوئیں اماں لاڈلی اور پھوپھی دونوں کمرے میں پہنچ گئی تھیں اور کمرے کا منظر دیکھ کر دونوں کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی۔۔۔ نشے میں آگ بگولہ ہوتے عاقب چچا۔۔۔ سسکیاں بھرتی ماہِ کامل اور لب بھنچے کھڑا ایک۔۔۔۔۔

خیر ہے پتر کیا ہوا؟... ایک کو خوشخوار تاثرات لئے ہونٹ بھنجے دیکھ کر اماں کا دل ہولا تھا

----

"پوچھئے اپنے دیور سے کہ اتنی رات ماہِ کامل کے کمرے میں کس نیت سے آیا تھا۔۔۔"

"کیا۔۔۔۔ اے تو کیا کہہ رہا ہے پتر۔۔۔۔" انہوں نے نظریں چراتے ہوئے کہا کیونکہ حقیقت سے تو وہ بھی واقف تھیں مگر انہوں نے کتنا چاہا تھا کہ ایک اور باقی کسی کو بھی بھنک پڑنے سے پہلے ایک اور ماہِ کامل کی شادی ہو جائے اگر یہ بات پنڈ کو پتا چل جاتی تو کتنی تھو تھو ہونی تھی

"میں سہی کہہ رہا ہوں چاچی۔۔۔ عاقب چاچا کی گندی نظر ماہِ کامل۔۔۔"

"بکواس بند کر اوئے۔۔۔" عاقب پھر ا۔۔۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ یہی سچائی جب دادا کو پتا چلی تو وہ اس غم کا بوجھ نہ اٹھا سکا اور مر گیا۔۔۔"

"ایک نے ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر کہا تھا۔۔۔ دوسری طرف مجیدن پھوپھی حیران سی کھڑی تھی کہ کیا واقعی عاقب چاچا کی گندی نظر۔۔۔ کوئی سگا چچا بھی ایسا کرتا ہے۔۔۔"

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا اسکے دل و دماغ پر المان حاوی تھی اسکے نرم ہونٹوں کی لطافت۔۔۔ آج تک وہ ایسے لمس سے کبھی آشنا ہی نہیں

ہوا تھا اور اب دل چیخ چیخ کر اسکی قربت مانگ رہا تھا اور وقت کی منت کر رہا تھا واپس وہی لمحہ ہو اور وہ اس سے جدا نہ ہو۔۔۔۔۔ وہ الہان کی معصومیت کا اسیر ہو رہا تھا نہ تو آج جامِ اچھا لگ رہا تھا نہ شباب کی طلب تھی بس الہان۔۔۔۔۔ الہان اسے زیر کر رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ شیاں آنکھیں موندے صوفے کی پشت سے سرٹکائے بیٹھا تھا کہ احمر اور غفران آکر اسکے ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

کیا حال ہے شیاں؟.... احمر نے اپنے لہجے کو حتی الامکان سادہ سا بنا کر پوچھا تھا ایسا تو ہوا ہی نہیں تھا جیسا اس نے سوچا تھا۔۔۔۔۔ بلکہ اس کے برعکس دونوں طرف سے خاموشی تھی۔۔۔۔۔ شیاں نے سر اٹھا کر بے حد سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ مگر کچھ کہا نہیں تھا "ہاں۔۔۔۔۔ حمدان اپنی کزن کو لے گیا تھا؟۔۔۔۔۔ یار بہت بڑی غلطی ہو گئی کاش ہمیں پتا ہوتا کہ وہ حمدان کی کزن ہے" غفران نے اوپری دل سے کہا تھا اور احمر نے ہاں میں ہاں ملائی....

پتا ہوتا تو کیا کرتے؟ شیاں نے نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھ کر کہا تھا۔  
 "یار پھر ہم ایسا کرتے؟... خود ہی بتاؤ.... احمر نے مسکین سی شکل بنائی تھی شیاں اسے دیکھ کر مسکرایا تھا ان دونوں کی جان میں جان آئی۔۔۔۔۔

"ویسے کا ششششش۔۔۔۔" شیال نے آنکھیں موندے کر گہرا سانس لیا وہ مکمل اس لمحے میں تھا جس لمحے وہ اسکی بانہوں میں تھی۔۔۔۔

"کاش پتا نہ ہوتا یہی کہنا چاہتے ہوں تم؟۔۔۔۔"

احمر نے اسکے کاش کا دوسرا مطلب لے کر بات پوری کی۔۔۔۔۔ شیاں کے ماتھے پر بل آئے تھے

"کیا چیز تھی ہے ناں غفران۔۔۔۔" احمر نے غفران کو دیکھ کر جفا سے کہا تھا وہ ایک لخت سیدھا ہوا۔۔۔۔

"میں تو سوچ رہا تھا کہ ۔۔۔" اس سے پہلے احمر مزید کچھ بولتا اسکے چہرے پر زوردار گھونسا پڑا تھا۔۔۔ احمر کے چودہ طبق روشن ہو گئے غفران بھی ہکا بکا کھڑا تھا کلب میں ڈانس کرتے لوگ رک گئے تھے ۔۔۔ ہر طرف ہو کا عالم ہو جیسے ۔۔۔۔۔

احمر نے پھٹے ہونٹ کے ساتھ اٹھ کر شیاں کا گریبان پکڑا۔۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی  
مجھے۔۔۔۔۔ مجھے مارنے کی؟۔۔۔۔۔ شیاں نے ایک جھٹکے سے گریبان چھڑوا کر اسکو ایک اور  
تھپڑ مارا تھا وہ لڑکھڑا کر پیچھے صوفے پر گرا غفران نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

"نیکسٹ ٹائم۔۔۔۔۔المان کے بارے میں ایسی بجواس میں نہ سنوں۔۔۔۔۔" شیال نے انگلی اٹھا کر سنگین لہجے میں کہا تھا احمر پھر کراسکی طرف بڑھا



"تو پوچھئے ناں اس محرم سے۔۔۔۔ کہ نشے میں ماہِ کامل کے کمرے میں کیا کرنے آئے تھے۔۔۔" ایک طنزیہ بولا

"ناں وہ تو گھر کا بندہ ہے ہزار کم پڑ سکتے ہی۔۔۔۔ میں تجھ سے کیوں ناں پوچھوں اتنی رات کو تو کیا لینے آیا تھا؟" پھوپھی نے ہاتھ نچا کر کہا۔۔۔

"ابنی بیوی سے ملنے آیا تھا۔۔۔" ایک نے ٹھوس لہجے میں کہا

"ہا۔۔۔ ہائے بھر جانی سنا کیا کہہ رہا ہے یہ کہ۔۔۔۔" پھوپھی نے واویلا کیا

"سنا ہے مگر اب دیکھیں گی بھی۔۔۔۔ میں لے کر جا رہا ہوں چاچی اپنی بیوی کو۔۔۔ ایسے بھیڑیوں میں محفوظ نہیں میری ماہی۔۔۔" ایک نے انکے واویلے کے جواب میں دو ٹوک کہا تھا۔۔۔۔

"نہیں ایک پتر گاؤں والے کیا سوچیں گے۔۔۔ دیکھ تیری امانت کا میں خیال رکھوں گی

ایک دن بعد دو دن بعد یا اگلے ہفتے بس اسکو لینے آنا ہے تو جج لے کر آ۔۔۔" اماں نے

آگے بڑھ کر اسکو نرمی سے سمجھایا تھا عاقب چاچا اور پھوپھی مجیدن کینہ تو ز نظروں سے

دونوں کو گھور رہے تھے۔۔۔۔

"مگر چاچی۔۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہتا تھا

"دیکھ میرے جڑے ہاتھوں کو سارا پنڈ میری بیٹی پر شک کرے گا کہ راتوں رات کیا ہوا جو وداعی کرنی پڑی۔۔۔۔۔ بس مان لے ماہی میرے حوالے۔۔۔۔۔ تو جیج لے کر آنے کی تیاری کر۔۔۔" اماں نے ہاتھ جوڑے تھے ایک نے انکے جڑے ہاتھوں کو چوما اور عاقب کو وارنگ دیتی نظروں سے دیکھتا وہاں سے چلا گیا تھا

۔۔۔۔۔ وہ آفس میں تھا کہ اسکا سیل گنگنا یا تھا۔۔۔۔۔ حمدان نے لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتے ہوئے کال ایڈنگ کی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

ہیلو کیسے ہو؟ شیاں نے پوچھا تھا حمدان نے لب بھنچے۔۔۔۔۔

کیوں کال کی؟ وہ روکھے پن سے پوچھنے لگا تو شیاں حیران ہوا تھا

"اپنے دوست کو کال کرنے کے لئے بھی کیوں کیا کیسے کا جواب دینا پڑتا ہے۔۔۔۔۔؟"

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ اب بھی دوستی ہے؟" حمدان طنزیہ گویا ہوا۔

"یار وہ مسٹیک تھی اور احمر کو میں نے سبق بھی سکھایا ہے کہ وہ ایسا کچھ کرتے ہوئے دس بار سوچے گا"

"تمہیں اندازہ بھی ہے الہان اس واقعے کے بعد سے کتنا ڈر گئی ہے۔۔۔؟ حمدان نے اسے لتاڑا تھا۔۔۔۔۔ شیاں کی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔۔۔"

"میں اس سے سوری کرنا چاہتا ہوں اور۔۔۔۔۔"

"تم اسکے سامنے بھی نہیں آؤ گے شیاں۔۔۔۔۔" حمدان نے درشتی سے اسکی بات کاٹی تھی مگر۔۔۔۔۔ شیاں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ حمدان نے کال کٹ کر دی تھی شیاں سیل کو دیکھتے ہوئے مسکرایا اور ٹیبل پر رکھا کارڈ دیکھا۔۔۔۔۔ حمدان کے گھر سے اسکے لئے شادی کارڈ آیا تھا وہ پہلے ارادہ نہیں رکھتا تھا مگر اب وہ تیار تھا۔۔۔۔۔ صرف الہان کیلئے۔۔۔۔۔"

مہندی کا فمکشن حویلی کے لان میں کیا گیا تھا منہا مہندی سے دو دن پہلے ہی آگئی تھی اور الہان کو بجھا بجھا دیکھ کر اب تشویش میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ الہان سے یوں سمے سمے رہنے کا سبب پوچھنا چاہتی تھی مگر شادی کے ہنگاموں میں تنہائی میسر ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔"

مہندی کا فمکشن لان میں ہی کر لیا گیا تھا انکے زیادہ رشتہ دار تو تھے نہیں اور نہ ہی لمبا چوڑا خاندان اور عینا اور ریحان کا میکہ سسرال دونوں ہی یہی حویلی تھی اسلئے حمدان کے کہنے پر حویلی کے بڑے سے لان میں ہی مہندی کا فمکشن اریج کر لیا گیا تھا۔۔۔۔۔ ہاجرہ بیگم گردن

اُکڑائے ادھر سے ادھر سب نوکروں کو ہدایات دینے پر مصروف تھیں انکی بہن رومانہ (منہا کی امی) صفیہ بیگم کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھیں ہاجرہ بیگم کو ان دونوں کو ساتھ دیکھ آگ لگ رہی تھی لیکن اگر وہ رومانہ سے گپ شپ کرنے لگ جاتی تو صفیہ کو انتظامات دیکھنے کا موقع مل جاتا جو وہ ہر حال میں نہیں دیکھ سکتی تھیں اسلئے جلتی کڑھتی نوکروں کو ہدایات دینے میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔

اندر کمرے میں لڑکیاں تیار ہو رہی تھیں سب نے مہندی کے یونٹ کے حساب سے لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔۔۔۔ منہا کا لہنگا وانٹ لکڑ اور الہان کا لہنگا سوٹ وانٹ لکڑ کا تھا۔۔۔۔۔ سب مہمان آچکے تھے 'لڑکیاں بھی تیار ہو کر لان میں جا چکی تھیں لیکن الہان نجانے کیوں سہمے دل کے ساتھ کمرے میں ہی کھڑی رہی۔۔۔۔۔ وہ مضطربانہ انگلیاں چٹا رہی تھی ابھی منہا اسے چھیڑ کر گئی تھی کہ ایک ریسہ خالہ کے ساتھ آچکے ہیں اور تو اور شیاں بھی آیا تھا اور شانزہ حمدان کو بھلائے شیاں کی نظر کرم کی منتظر تھی وہ تیز دھڑکنوں کے ساتھ دل پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔۔ اسکو شیاں کا سلگنا شدت بھرا لمس یاد آیا تھا۔۔۔۔۔ اسے نجانے کیوں یقین ہوا جیسے وہ اسکے لئے آیا تھا۔۔۔۔۔ اب اسکی ننھی سی جان مشکل میں تھی ایک طرف ایک سے سامنا مشکل تھا تو دوسری جانب شیاں کو دیکھنا۔۔۔۔۔ وہ کیا کرتی؟ اپنی بے بسی کسی پر ظاہر بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"اب آ بھی جاؤ یا ر سب پوچھ رہے ہیں تمہارا۔۔۔" منہا کی جھنجھلائی آواز پر اس نے بے بس نظروں سے منہا کو دیکھا تھا اور مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق دوپٹہ سینے پر پھیلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک ہے نا؟ اسکے سرخ ہوتے گالوں اور بجھا بجھا رویہ دیکھ کر منہا نے پوچھا تھا

"ہمممم۔۔۔۔"

"تو چلو پھر۔۔۔۔"

بلکہ ایک سیکنڈ رکویہ لگاؤ "منہا نے ڈریسنگ پر سے اٹھا کر اسکے آگے نازک سی بندیا کی

نہیں رہنے دو۔۔۔۔۔ الہان نے بے زاری سے انکار کیا تھا منہا نے اسے آنکھیں دکھائی

"نہیں۔۔۔۔۔ اتنی پیاری لگے گی بالوں میں۔۔۔۔۔" اس نے زبردستی وہ نازک سی بندیا اسکے بالوں میں پنوں سے سیٹ کر دی تھی اور وہ دونوں باہر آ گئے

باہر آ کر لاشعوری طور پر اس نے نظریں ادھر ادھر دوڑائیں شیاں نظر نہیں آیا تھا اس نے سکھ کی سانس لی۔۔۔۔

"کاش وہ چلے گئے ہوں" اس نے شدت سے دعا کی تھی۔۔۔۔ اور رُسہ خالہ کی طرف بڑھیں جو رومانہ سے باتیں کر رہی تھیں اور ساتھ ایک کھڑا تھا۔۔۔۔

"اسلام علیکم!" اس نے ایک کو چور نظر سے دیکھتے رُسہ خالہ کو سلام کیا تھا ایک لب بھیج کر وہاں سے ہٹ گیا الہان کے دل میں خلش اور درد سا اٹھا تھا۔۔۔۔

"و علیکم سلام!.... میری بیٹی تو آج بہت پیاری لگ رہی ہے" رُسہ نے کہا تھا وہ چھینپ گئی اور وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔۔

ماضی

۔۔۔۔۔ اگلے دن ہی ایک کی ماں زینب اپنے بڑے بہنوئی جس کو وہ خیر دین کے بعد باپ مانتے تھے کے ساتھ رخصتی کی تاریخ رکھنے آ گئی تھیں۔۔۔۔ پھوپھی مجید نے انکو دیکھتے ہی ایک کی رات والی حرکت کو مرچ مصالحہ لگا کر بیان کیا تھا وہ دونوں شرمندہ ہو گئے تھے مگر اماں لاڈلی نے انکو چپ کر وادیا۔۔۔۔ وہ ہاتھ نچاتی اور کئی صلواتیں سناتی چلی گئی تھیں۔۔۔۔۔ سب جانتے تھے حقیقت کیا ہے اسلیے جلدی میں چار دن بعد جمعے کی رخصتی رکھی جا چکی تھی۔۔۔۔۔ عاقب چاچا کی غلیظ نظروں نے ایک دوسرے سے نظریں ملانے کے لائق کہاں چھوڑا تھا سبکو۔۔۔۔۔ ماہ کامل کو تو جیسے کل رات سے نظر بند کر دیا گیا تھا اور

عاقب چاچا تو صبح کے بعد گھر آئے ہی نہیں تھے آتے جاتے مجیدن پھوپھی ماہکامل اور اماں لاڈی کو برا بھلا کہتیں کہ انکی وجہ سے انکا اکلوتا حیات رہ چکا بھائی گھر ہوتے ہوئے بھی درد کی ٹھوکریں کھا رہا تھا۔۔۔۔۔ آج جمعرات کی رات تھی جس رات عاقب گھر آیا تھا

وہ کب کا یہاں کھڑا تھا اور وہ دشمن جاں نظر ہی نہیں آرہی تھی وہ بے زار ہونے لگا تھا اتنے میں اسکا نیا نیا بنا رقیب اسے دیکھ کر چلا آیا۔۔۔۔۔ تمہیں یہاں کس نے بلایا ہے۔۔۔۔۔؟ حمدان نے شیال کے پاس آکر دھیمے مگر اکھڑے لہجے میں کہا تھا شیال کے ماتھے پر تیوری آئی۔۔۔۔۔

"یاد ہو تو آپ نے ہی انویٹیشن دیا تھا۔۔۔۔۔" شیال نے مسکرا کر طنز کیا تھا۔ حمدان نے مٹھیاں بھنجی۔۔۔۔۔

"پہلے کی بات اور تھی شیال۔۔۔۔۔"

"اب ایسا کیا ہو گیا۔۔۔۔۔؟" شیال انجان بنا

"تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔۔۔"

"دیکھو تم بات کو بڑھا رہے ہو الہان سے پوچھ لو..... کبھی پوچھا ہے اس سے جانی ہے دل کی بات۔۔۔۔۔" شیال نے آخری لائن اسکو تپانے کیلئے کی تھی اور حسب توقع وہ جل بھی گیا۔۔۔۔۔

"شٹ اپ ڈیم اٹ۔۔۔" حمدان دبے دبے لہجے میں غرایا

"حمدان۔۔۔۔۔" ولید نے اسے آواز دی تھی۔۔۔ شیال دل جلانے والی مسکراہٹ سے مسکرایا۔

"جاؤ۔۔۔۔۔" حمدان ماتھے پر بل لئے مڑ گیا تھا اسی وقت شیال کے سیل کی بپ ہوئی تھی بیک گراؤنڈ میوزک والیم اتنا تیز تھا وہ کال پک کر ناقدرے سائیڈ پر آ گیا جہاں میوزک کی آواز کم تھی۔۔۔۔۔

وہ مہندی کی پلیٹ رکھ کر مڑی تو شیال کو خود کی طرف دیکھتا پا کر جھنجھٹا اٹھی تھی۔۔۔۔۔ الہان نے جلدی سے واپس رخ موڑا دل ناپسندیدگی کے احساس سے تیز دھڑکنے لگا تھا اور اسکی جلا دینے والی قربت کا وہ لمحہ یاد آتے ہی اسکی سانسیں تیز ہوئیں۔۔۔۔۔ وہ لب کاٹ رہی تھی کہ منہا اسکے پاس آئی۔۔۔۔۔

"الہان تم نے شیاں کو نوٹ کیا وہ مسلسل تمہیں گھور رہا ہے۔۔۔؟" منہا نے آکر شرارت سے اسے کہا تھا وہ اندر تک کانپ گئی یعنی منہا نے نوٹ کیا تھا تو شاید کوئی اور بھی کر رہا ہو یا پھر ایک۔۔۔۔۔

"ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔" الہان نے بامشکل اٹکتے ہوئے کہا اسکے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکے تو منہا پریشان ہوئی تھی

"کیا ہوا؟"

"مے بی۔۔۔ بی پی لو ہے پلیز ماما کو بتا دینا میں اندر جا رہی ہوں۔۔۔ جیسے ہی طبیعت بہتر ہوتی ہے میں آتی ہوں۔۔۔" الہان نے ماتھے کا پسینہ پونچھتے بات بنائی تھی۔۔۔۔۔

"آریو شیور۔۔۔ بلکہ ایسا کرو حمدان بھائی کے ساتھ ڈاکٹر۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں تم فکر نہ کرو ویسے بھی ابھی عینا کی رسم ہونے میں ٹائم ہے۔۔۔ میں اتنے میں واپس آ جاؤ گی۔۔۔" الہان نے شیاں کی نظریں مسلسل خود پر محسوس کرتے ہوئے جلدی سے کہا تھا وہ جلد ہی اس منظر سے غائب ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" منہا نے کندھے اچکائے تھے الہان ڈوپٹہ سنبھالتی جلدی نے اندر بڑھی تھی۔۔۔۔۔

پاس سے گزرتے ہوئے ایک بچہ لڑکھڑایا تھا اور اسکے ہاتھ میں موجود کولڈ ڈرنک رس کے  
کپڑوں پر گر گئی تھی۔۔۔۔  
اففف۔۔۔

"سوری۔۔۔" بچہ شرمندگی سے بولا

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔ "رس نے مہربان مسکراہٹ سے کہا تھا اور اٹھ کر اپنے قمیض کا  
دامن دیکھا  
"جا کر صاف کر لیں ورنہ داغ لگ جائے گا" رومانہ نے مشورہ دیا تھا وہ سر ہلاتی اندر چلی  
گئیں۔۔۔۔

وہ اندر آ کر بیڈ پر ڈوپٹہ رکھ کر باتھ روم میں گئی چلی گئی تھی۔۔۔۔ پانچ منٹ بعد باہر آئی تو  
شیال کو اپنے روم میں دیکھ کر اسکے اوسان خطا ہونے لگے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔؟ شیال کو اپنے کمرے میں دیکھ کر اسکے ہاتھوں کے طوطے اڑے تھے وہ کمرے کا کھلا دروازہ دیکھ کر گھبرا گئی تھی ابھی یہاں کوئی آ جاتا تو کیا سوچتا۔۔۔

"میں تم سے کچھ کہنا چاہتا تھا؟" شیال نے کھڑا ہو کر سکون سے کہا تھا اور اسے بے سکون کر دیا

"مجھے کچھ نہیں سننا... آپ جائیں یہاں سے پلیز۔۔۔۔۔" وہ اسکے مقابل آ کر دبے دبے لہجے میں گویا ہوئی تھی

"مگر۔۔۔۔۔" شیال کی نظر بار بار اسکے لبوں پر بھٹک رہی تھی جہاں پنک پوسٹک کے ساتھ ایک تل نے اودھم مچا رکھا تھا وہ اڑکا

"اگر مگر کچھ نہیں پلیز جانیے یہاں سے۔۔۔۔۔" وہ نم آنکھوں سے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئی

شیال نے دو قدم آگے آ کر اسے ملائم ہاتھ تھامے تھے اور اس سے پہلے کے وہ ہاتھ پیچھے

کرتی شیال نے نرمی سے اپنے لب اس پر رکھے تھے الہان کی روح فنا ہونے لگی حیرت

سے اسکی آنکھیں کھل گئی تھی ہمیشہ وہ کتنے استحقاق سے اسکو چھو تا تھا۔۔۔۔۔ شیال نے

نظر اٹھا کر ایک جذب سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا اور دھیمے سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

"تمہارا یوں دیکھنا مجھے مسمرانہ کرتا ہے۔۔۔" وہ کہتے ہوئے مزید قریب آیا تھا اور الہان ڈر کر پیچھے کو ہوتی تو پہلو کے بل بیڈ پر گری تھی شیاں جلدی سے اسکو اٹھانے کیلئے ذرا سا جھکا اور ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔۔۔ الہان نے نم آنکھوں اور چکراتے سر کے ساتھ اسکا ہاتھ دیکھا تھا اور ناگواری سے منہ موڑا۔۔۔۔۔

"ڈونٹ وری ابھی صرف سہارا دے رہا ہوں۔۔۔۔۔" شیاں نے دلکشی سے مسکرا کر اسکی تشفی کی تو الہان نے لب بھنج کر چکراتے سر کو تھامتے اسکی چوڑی ہتھیلی پر اپنا نازک ہاتھ رکھا تھا اور اٹھنے کی کوشش کی اسکو سہارا دیتے ہوئے شیاں کو شرارت سو جھی تھی اور اس نے ایک ہلکے سے جھٹکے سے اسے کھینچا تو وہ کٹی ڈور کی طرح اسکے سینے سے آ لگی وہ دھان پان سی اسکے چوڑے سینے سے لگی کپکپا رہی تھی اور شیاں اسکی خوشبو سے بہک رہا تھا۔۔۔۔۔ الہان کی سانسیں شیاں کی سانسوں کو اپنے چہرے سے ٹکراتا محسوس کر کے تیز ہو گئی تھیں اور دل اتنی تیزی سے دھڑکنے رہا تھا کہ شیاں کو لگا دونوں دل اسی کے سینے میں دھڑک رہے ہوں۔۔۔۔۔ وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں اس سے دور ہونے لگی تو اسکی سسکی نکلی تھی۔۔۔۔۔ اسکی کانوں کی بالی شیاں کی کالر میں اٹک گئی تھی اور دور ہونے کی کوشش میں اسی بالی نے ان دونوں کو اور قریب کر دیا تھا۔۔۔۔۔ الہان نے گھبرا کر کپکپاتے ہوئے اس بالی کو کان سے نکالنا چاہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن گھبراہٹ میں اس سے ہو نہیں

پارہا تھا اور سرد بھی بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ شیاں تو بس اتنے قریب سے اسکو دیکھنے کا شرف حاصل کر چکا تھا اور کر رہا تھا اتنے میں شیاں نے اسکی کمر کے گرد ایک ہاتھ سے گھیرا ڈالا تھا اور دوسرے سے اسکے کان کی بالی اتارتے خود پر کنٹرول کھو بیٹھا تھا اور اسکے کان کی لو کو عقیدت سے چوم لیا تھا۔۔۔۔۔ الہان نے اسکے لمس سے جھنجھنا کر اسکی کالرڈ بوچ کر بے بسی بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ آنسو لڑھک کر اسکے گالوں پر پھسلے

۔۔۔۔۔

"مجھے یوں مت دیکھا کرو الہان۔۔۔۔۔ ٹرسٹ می میں خود پر کنٹرول نہیں رکھ پاتا۔۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بڑے مدھم اور دلکش محبت سے چورلجے میں اپنی بے بسی بیان کر رہا تھا۔۔۔۔۔ الہان نے اپنی نازک مٹھیوں سے اسے پیچھے دھکیلنا چاہا تھا مگر وہ پیچھے ہٹنے کے بجائے اسکے ساتھ لگا کھڑا تھا الہان کی آنکھیں بند ہونے لگیں الہان نے درد سے کراہنے کر چکراتا سہرا اسکے سینے پر ٹکا دیا اسی وقت شیاں نے اسکے شانے پر ایک اور گستاخی کی تھی۔۔۔۔۔

"الہان۔۔۔۔۔" حمدان کی آواز کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی شیاں نے سکون سے مڑ کر اسے دیکھا وہ لال غم و غصے سے بھری آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اسکے پیچھے رُسہ کھڑی ملامت والی نظروں سے الہان کو گھور رہی تھی جبکہ الہان اسکی بانوں میں شاید

بے ہوش ہو کر پہلے ہی جھول چکی تھی انکو وہاں مزید ٹھہرنا غیر مناسب لگا تھا وہ وہاں سے چلی گئیں۔۔۔ شیاں نے سکون سے اسے بیڈ پر لٹایا تھا اور مڑا۔۔۔

"بے ہوش ہو گئی ہے یہ۔۔۔۔" شیاں کے لہجے میں تھوڑی فکر مندی تھی حمدان نے آگے بڑھ کر اسکا کالر پکڑا اور ایک دھکا دیا تھا۔۔۔ کاش مہمان گھر پر نہ ہوتے تو وہ نجانے کیا کرتا۔۔۔۔

تم سے بڑا بے غیرت انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔۔ حمدان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شیاں کو قتل کر دیتا۔۔۔۔

اپنی حد میں رہو حمدان۔۔۔ شیاں نے اسے انگلی اٹھا کر وارننگ دی تھی۔۔۔۔

"حد۔۔۔۔۔ تم دونوں جو یہاں اپنی ساری حدود کراس کر رہے تھے وہ۔۔۔۔" حمدان نے ملاستی نظروں سے ان دونوں کے وجود کو تنفر سے دیکھا الہام کو وہ کیا سمجھتا تھا اور وہ کیا منگلی تھی۔۔۔۔ حمدان کی محبت کا یہی امتحان تھا اور اسکی محبت شک میں کہیں دفن ہو گئی تھی۔۔۔۔

میرے پاس وقت نہیں تمہاری بکواس سننے کا۔۔۔۔ شیاں نے وہاں سے جانے کیلئے قدم اٹھائے۔۔۔۔

اس کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔۔۔ حمدان نے نفرت سے الہان کو دیکھ کر کہا تھا جو خود پر بیتنے والی قیامت سے بے نیاز بے ہوش تھی۔۔۔

"لے کر تو میں اپنی الہان کو ایسے جاؤں گا کہ پوری دنیا دیکھے گی" شیال نے مضبوط لہجے میں کہا تھا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ اسکے منگلتے ہی منہا کمرے میں آئی تھی حمدان کو بیچ و تاب کھاتے اور الہان کو بکھر اساتے دیکھ کر اسے شدید گرہڑکا احساس ہوا تھا۔۔۔ وہ جلدی سے الہان کے قریب آئی اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے اور اس سے پہلے کہ وہ حمدان سے کچھ پوچھتی ایک نفرت سے ان دونوں کو دیکھتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔ اور وہ حیران کم اور غصہ زیادہ تھی کہ حمدان کو ذرا سی شرم نہ آئی الہان کو وہ اس حال میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

الہان کو ہوش آیا تو منہا کی زبانی شیال کو کمرے سے نکلتے اور حمدان کی کمرے میں موجودگی کا سن کر وہ بری طرح رونے لگی تھی۔۔۔ منہا نے اٹھ کر دروازہ بند کیا تھا اور اسکے پاس آئی۔۔۔

کیا ہوا ہے؟.... منہا کے لہجے میں خدشات مچل رہے تھے۔۔۔ الہان نے ہچکیوں کے درمیان روتے ہوئے سب بتا دیا تھا شیاں کا اسکو کڈ نیپ کرنا اور اسے چھونا۔۔۔ اور آج جو ہوا سب۔۔۔۔

"اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم نے کچھ بتایا ہی نہیں۔۔۔۔" منہا سن کر صدمے سے گنگ ہو گئی تھی وہ تڑپ کر روتی ہوئی اس کے گلے سے لگی تھی۔۔۔۔

"تم جانتی ہوناں منہا میں ایسی نہیں ہوں۔۔۔۔" اس نے اٹک اٹک کر کہا تھا اسکی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"ہاں میں جانتی ہوں تم ایسی نہیں ہو۔۔۔۔ لیکن وہ شیاں۔۔۔۔ اسکو تو میں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔" منہا کے لہجے میں نفرت تھی۔۔۔۔ الہان مزید تڑپ کر رونے لگی شیاں نے جب سے اسے چھوا تھا اسکو اپنا آپ آگ میں جلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

منہا نے اسے بڑی مشکل سے پین لکر دے کر سلا دیا تھا۔۔۔۔ اور نیچے جا کر سبکو بتا دیا کہ اسکی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔۔

اس نے زندگی میں پہلی بار سگریٹ پی تھی اور جیسے جیسے وہ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا وہ سگریٹ کے ساتھ ساتھ خود بھی سلگ رہا تھا۔۔۔۔۔ شیاں نے کسی نازک گڑیا کی طرح اسے تھام رکھا تھا اور وہ بھی شیاں کی بانہوں میں کتنی پرسکون تھی کہ اسکے سینے سے سر لگائے وہ اسکے لمس سے بہک رہی تھی۔۔۔۔۔

کاش وہ اس وقت الہان کو تلاش کرتا اسکے کمرے میں آیا ہی نہ ہوتا۔۔۔۔۔ اسی وقت دوسری طرف رسہ بھی یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ شکر گزار تھی کہ الہان کی معصومیت کے پیچھے چھپی بدکردار صورت انکے سامنے آگئی تھی ورنہ وہ تو کبھی جان ہی نہ پاتیں۔۔۔۔۔ اور ایک جسکو وہ الہان کیلئے منانے کا ارادہ کئے بیٹھی تھیں اب انہوں نے توبہ کر لی تھی کیا وہ اپنے بیٹے کیلئے ایسی بھولاتیں جسکا کردار مشکوک تھا۔۔۔۔۔ انکے دل سے اتر گئی تھی الہان۔۔۔۔۔ انہوں نے بے اختیار اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔۔ لیکن وہ دونوں ہی حقیقت سے ناواقف تھے اور دونوں ہی اپنے شک میں الہان کی معصومیت کو فراموش کر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔



سے بھی دامن بچاتا تھا جس سے کوئی ہو یا نہ ہو شانزے اور تائی امی دونوں ہی خوش تھیں۔۔۔۔۔ البتہ صفیہ کو حمدان کا رویہ چھینے لگا تھا۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنی الہان اور حمدان کیلئے خواب سجائے تھے حمدان اپنے روکھے رویے سے انکو نوچ نوچ کر پھینک رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آفس سے لوٹا تو کچن میں ریسہ کو بے ہوش دیکھ کر اسکے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے وہ انکو جلدی سے اٹھا کر ہاسپٹل بھاگا رشتے اور خاندان کے نام پر ایک ریسہ خالہ ہی تو اسکا کل سرمایہ تھیں۔۔۔۔۔ ہاسپٹل پہنچ کر ریسہ خالہ کو ایمر جنسی میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ اور کب تک انکو ہوش نہیں آیا ایک کی جان پر بنی رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔۔؟ ڈاکٹر نے آپکو سٹریس بتایا ہے۔۔۔۔۔ کس بات کی ٹینشن ہے آپکو۔۔۔۔۔؟ ایک ہاسپٹل کے بیڈ پر انکا ہاتھ پکڑے بیٹھا نرمی و تفکر سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔ ریسہ نے نقاہت بھری مسکراہٹ سے اسے دیکھا لائٹ براؤن ڈریس شرٹ میں اسکا مضبوط سراپہ دلکش تھا بلیک ٹائی کی ناٹ ڈھیلی ہو چکی تھی اور کالے بال آگے کو ماتھے پر گرے تھے وہ بلاشبہ ماہر کامل کا جوڑ تھا۔۔۔۔۔

مسکرائیے مت ۔۔۔۔ وہ انکو مسکراتے دیکھ نروٹھا ہوا۔۔۔ اچکے علاوہ میرا اس دنیا  
 میں کوئی ہے تو بتائیے۔۔۔۔  
 تم میری ایک بات مانو گے۔۔۔؟  
 سو باتیں تو پہلے ہی مانتا ہوں مگر ایک سو ایک پھر مان لیتا ہوں۔۔۔۔ وہ شرارت سے انکا  
 ہاتھ پکڑ کر گویا ہوا تھا۔۔۔۔  
 یہ آخری سمجھ کر مان لو۔۔۔  
 اللہ نہ کریں خالہ۔۔۔۔ وہ تڑپ اٹھا  
 پھر شادی کر لو۔۔۔۔  
 میری شادی ہو چکی ہے خالہ۔۔۔۔ اس نے ہر بار کی طرح ایک ہی جواب دیا۔  
 تمہاری شادی نہیں ہوئی ہے ایک۔۔۔۔ ماہی۔۔۔  
 ماہی کو ڈھونڈ لینا ہے میں نے۔۔۔  
 تب تک مجھے یقین دو کہ میں زندہ ہوں گی۔۔۔؟  
 خالہ اللہ آپکو لمبی زندگی دینگے۔۔۔

نہیں پہلے تم بتاؤ۔۔۔ ماہی کے مل جانے پر میں زندہ ہونگی یہ یقین دو تو آئندہ قسم لے لینا کہ میں تمہاری شادی کی بات کروں۔۔۔ انہوں نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا اور ایک کے لبوں کو قفل لگ گیا۔۔۔

میں تمہاری ماں ہوتی ناں تو میں دیکھتی کہ تم ابھی تک۔۔۔۔۔  
خالہ آپ جو چاہتی ہیں مجھے منظور ہے مگر ایسی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے ٹپ کر بولا تھا۔

"منہا کیسی ہے۔۔۔؟"

"منہا۔۔۔۔۔" وہ متحیر ہوا

"ہاں منہا۔۔۔۔۔ وہ مجھے بہت اچھی لگی اور اسکی امی بھی۔۔۔۔۔"

جو آپ چاہتی ہیں کر لیجی بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔۔ اس نے ٹالا تھا  
بہمسلم۔۔۔۔۔ وہ لب بھیج کر کسی سوچ میں ڈوب گئی تھیں۔۔۔۔۔ الہان نے جو کیا تھا وہ  
آنکھوں دیکھی مکھی نہیں نگل سکتی تھیں۔۔۔۔۔ منہا بہت اچھی تھی۔۔۔۔۔

دوسری طرف ایک سوچ رہا تھا کہ منہا کیا جانتی ہوگی الہان کی پسندیدگی۔۔۔۔۔؟ یقیناً وہ  
جانتی ہوگی ایک نے سوچا۔۔۔۔۔ اگر جانتی ہوگی تو خود انکار کر دے گی کیونکہ وہ الہان کو دکھ

کیسے دے سکتی تھی اسلئے وہ مطمئن تھا کہ انکار تو ہو ہی جانا تھا۔۔۔۔ اس بہانے ریسہ خالہ کو بھی ٹال دیا تھا۔۔۔۔

"ویسے مجھے لگا تھا آپ الہان کی بات کریں گی۔۔۔" ایک نے شرارت سے اپنی سوچ بتائی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ الہان نہیں وہ۔۔۔" وہ تذبذب میں پڑ گئیں کہ اسے الہان کی اصلیت بتائے یا نہیں

"جی الہان سے نہیں الہان جذباتی ہے منہا اسکے مقابلے میں پریکٹیکل لڑکی ہے وہ دل سے زیادہ دماغ کا استعمال کرتی ہے اسلئے اگر میری طرف سے اسکو وہ پیار نہ ملا تو وہ سمجھ کر میرے رنگ میں ڈھلنے کی کوشش کرے گی مگر الہان نہیں۔۔۔۔" انکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ایک نے کہا تھا اور انہوں نے شکر کا کلمہ پڑھا۔۔۔۔ اب صرف بات گھر جا کر رومانہ سے کرنی تھی۔۔۔۔

سب حیران تھے کہ شیاں اپنی ماں کو لے کر الہان کا رشتہ مانگنے آیا تھا۔۔۔۔ شانزہ اور تانی کا لہو تو جل کر خشک ہو گیا تھا۔۔۔۔ شیاں کی امی روزینہ امریکہ میں اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ رہائش پزیر تھیں اور پہلے شوہر سے انکی ایک ہی اولاد شیاں تھا شیاں نے انکو بہت

ایمر جنسی میں یہاں بلایا تھا وہ حمدان کے سامنے اپنے قول کو نبھانے کیلئے روزینہ کے ساتھ انکے گھر موجود تھا۔۔۔۔

"میرے بیٹے نے آپ کی بیٹی کو مہندی کے فکشن میں دیکھا تھا۔۔۔۔ اور اگلے ہی دن امریکہ میں یہ مجھے لینے آگیا۔۔۔۔" وہ سو بر طریقت سے شایستہ اردو بول رہی تھیں صفیہ اور ظفر صاحب انکے نرم رویے اور اخلاق سے متاثر ہو رہے تھے۔۔۔۔

آپ میرے بیٹے کو جانتے ہی ہیں۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔ یہ بھی کہ اسکی کمپنی کیسی ہے۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ حمدان نے اچانک لاؤنچ میں آکر انگارہ اگلا تھا قمر اور ظفر صاحب نے اسکو تنبیہ نظروں سے گھورا۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔ اور اسلئے میں بڑی پریشان رہتی تھی کہ نجانے یہ اپنی شادی کے حوالے سے کیا فیصلہ لے مگر اس نے میرے خدشات دور کر دئے۔۔۔۔" حمدان کی کڑوی بات پر بھی وہ مسکرا کر بڑے سبھاؤ سے بات کر رہی تھیں وہاں سب موجود لوگ حمدان کے رونے سے شرمندہ ہوئے سوائے حمدان اور تانی امی کے۔۔۔۔ حمدان شیاں کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔ اور شیاں کی نظریں ہر آہٹ پر بار بار بھٹک کر لاؤنچ کے دروازے کی طرف اٹھتی تھیں کہ شاید المان ہو۔۔۔۔ مگر وہ دل مسوس رہا تھا۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

مجید کی آنکھ کھلی تو صحن میں دو سایے حرکت کر رہے تھے وہ اٹھ کر صحن میں آئی  
 ۔۔۔۔ صحن میں موجود دو سایوں کی ابھی تک اس پر نظر نہیں پڑی تھی ۔۔۔ وہ صحن میں  
 موجود درخت کی اوٹ لئے کھڑی ہو گئی تھیں ۔۔۔ اور ایک آواز نے انکو اندر تک کپکپا دیا  
 تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔ امی میں نے آپ سے کہا ہے کہ آپ نے جو کرنا ہے کیجیے ۔۔۔ بس مجھے ابھی نہ  
 تنگ کیجئے ۔۔۔ یہاں اتنی ۔۔۔ "منہا سوتی ہوئی الہان کو ایک نظر دیکھ کر باہر آئی تھی کل  
 سے جیسے ہی شیاں کے رشتے کا سنا تھا وہ بخار سے تپ رہی تھی دوسری طرف حمدان نے  
 سب کے سامنے الہان سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا جسکی وجہ سے پوری حویلی میں  
 ایک سناٹا سا تھا ۔۔۔ اوپر سے رومانہ کے فون پر فون اسکا کوئی رشتہ آیا تھا جس کی وجہ سے وہ  
 کافی پر جوش تھیں اور چاہتی تھیں کہ رشتہ ہاتھ سے نہ جائے

"لیکن بیٹا ۔۔۔ بات تو سن لو وہ کافی اچھے لوگ ہیں اور ۔۔۔۔"

"اچھے لوگ ہیں تو کر دیجئے میں نے کب کہا کہ نہ کریں دیکھئے آپ پر چھوڑنے کا مطلب تو  
 یہی تھا ناں کہ آپ جہاں مرضی راضی ہیں وہاں میرا رشتہ کر دیں ۔۔۔ مجھے پتا ہے آپ

میرے لئے بہترین فیصلہ ہی کریں گے "منہا نے رسان سے کہا تھا رومانہ خوشی سے کھل اٹھی۔۔۔"

"پھر میں لڑکے کی تصویر بھیج رہی ہوں دیکھ لینا۔۔۔ اور دیکھ کر تمہیں شاکڈ لگے گا۔۔۔"

"کیوں بد صورت ہے کیا؟" منہا نے شرارتی لہجے میں کہا۔

"بد صورت نہیں۔۔۔"

"امی آپ تصویر واٹس اپ کر دیں میں دیکھ لوں گی۔۔۔ میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔" الہان نے نیند میں ڈر کر شاید اسکو آواز دی تھی وہ جلدی سے کہتی کال کٹ کر کے اسکے پاس آگئی۔۔۔۔

پتا نہیں حمدان کو ہو کیا گیا ہے؟ بڑے ابا نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔ حمدان کی پسندیدگی کسی سے ڈھکی چھپی تو نہیں تھی۔۔۔ حیران تو تائی امی بھی تھیں کہ حمدان جو الہان پر مرٹ جاتا تھا اب شادی سے ہی انکار کر رہا تھا وہ ایک طرف خوش تھیں لیکن شیال کے رشتے پر کڑھ بھی رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

عقل آگئی ہوگی حمدان کو بھی

کیا مطلب۔۔۔؟ کہیں تم نے کچھ کہا تو نہیں حمدان کو۔۔۔ بڑے ابانے انکو تیکھے چتونوں سے گھورا تھا تائی کو پتنگے لگ گئے۔۔۔

"آپکو تو میں ایسی ہی لگتی ہوں کچھ نہیں کہا تھا میں نے حمدان سے۔۔۔ البتہ پوچھا تھا کہ انکار کیوں کر رہا تو اس کی بھی وجہ سن لیجئے آپکی بھتیجی اور شیاں کو دیکھ لیا تھا اس نے ساتھ اور جس حال میں دیکھا تھا توبہ توبہ۔۔۔ ہاجرہ نے اپنے کلمے پیٹے

"کچھ بھی۔۔۔" بڑے ابانے انہیں گھورا تھا

"سچ کہا ہے اور ایسے ہی تو نہیں ساری دنیا کی لڑکیوں کو چھوڑ کر اسے الہان ہی دکھائی دی۔۔۔" انہوں نے ہاتھ نچائے۔۔۔

بس یہ بات میں نے سن لی آئندہ نہ سنوں۔۔۔ انہوں نے ہاتھ اٹھا کر تنبیہ کی تھی۔۔۔ وہ پاؤں پٹختی کمرے سے نکل گئیں باہر کھڑے ولید کو دیکھ کر انہوں نے منہ بسور کر سائیڈ سے نکل جانا ہی بہتر سمجھا تھا۔۔۔ ولید نے ساری بات سنی تھی اور شدت غم سے انکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی انہوں نے کبھی بھی شانزے کو الہان سے کم نہیں سمجھا تھا مگر اپنی بھابھی کے منہ سے اپنی بیٹی کیلئے ایسے خیالات سن کر انکو حقیقی دکھ ہوا تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ شیاں اور الہان کے بیچ میں کیا تھا کیا نہیں مگر وہ اتنا ضرور جانتے تھے کہ

بڑے بھائی کی تنبیہ کے باوجود بھی انکی بھابھی کی زبان نہیں روکنے والی نہیں تھی اس سے پہلے کے انکی بیٹی کی بدنامی ہوا انہوں نے شیاں کو ہی ہاں کرنے کا سوچا تھا۔۔۔۔

بھائی میں نے الہان کیلئے شیاں کو ہاں کہنے کا سوچا ہے۔۔۔ ولید قمر اور ظفر اکٹھے ہوئے تو ولید نے سنجیدگی سے اپنا فیصلہ انکے آگے رکھا تھا۔۔۔ ظفر تو حمدان کی وجہ سے بہت ہی شرمندہ تھے حمدان نے انکو بھی وہی بات کی تھی جو اس نے تائی کو بتائی تھی جس سے وہ حمدان سے کافی خفا تھے

لیکن حمدان۔۔۔۔

"حمدان انکار کر چکا ہے بھائی صاحب۔۔۔ میری بچی بوجھ تو نہیں مجھ پر جو زبردستی کسی کے سر پر مسلط کردوں" ولید کی بات پر ظفر کا سر اور شرم سے جھک گیا۔۔۔

مگر۔۔۔۔ شیاں کی ریپوٹیشن تم جانتے ہونا۔۔۔۔

جانتا ہوں لیکن بھابھی کی بھی عادت سے آپ واقف ہیں۔۔۔ انہوں نے آپ کے سامنے نہیں کہا بلکہ اور لوگوں سے بھی سنا ہے میں نے کہ بھابھی نے الہان کیلئے آنے والے شیاں کے رشتے کو بہت۔۔۔۔ آخر میں انکی آواز گلوگیر ہو گئی تھی۔۔۔۔ قمر نے غصے سے مٹھی بھینچی اور ظفر صاحب اپنی بے بسی چھپانے کیلئے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے

تھے۔۔۔۔۔ قمر صاحب نے اٹھ کر انکے شانے پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ وہ اپنی بیوی کی چرب زبانی کے آگے خود بے بس تھے

منہا کو ذرا بھی احساس ہوتا کہ اسکے لیے آنے والا رشتہ ایسا کسا ہے تو وہ پہلے ہی انکار کر دیتی اس نے جب سے ایک کی تصویر دیکھی تھی وہ شاکہ تھی اس نے تصویر دیکھتے ہی رومانہ کو کال کی۔۔۔۔۔

امی یہ۔۔۔۔۔؟

دیکھا شاکہ ہو گئی ناں۔۔۔۔۔ رومانہ نے مزے سے کہا تھا وہ جلدی سے بولی

نہیں امی میں نہیں۔۔۔۔۔ کر سکتی

لیکن کیوں؟ وہ پریشان ہوئیں

www.urduNovelsMania.com

یہ۔۔۔۔۔ یہ سر ہیں میرے اور الہان۔۔۔۔۔

"الہان اب ٹھیک ہے اب بھی کیا وہ خوش نہیں ہوگی شیاں کا رشتہ آیا ہے اور سب مان بھی گئے ہیں" رومانہ کے لہجے پر وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔

مگر الہان نہیں ہے راضی۔۔۔۔۔

لو اب بھی راضی نہیں چکر تو۔۔۔۔۔

"امی پلیز خالہ کی زبان بولنا بند کیجئے" اس نے سختی سے کہا تھا اسکو اپنی خالہ اور امی کی سوچ پر بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔

دیکھو منہا تم ہاں کر چکی ہو۔۔۔ اور میں بھی ریسہ کو ہاں کر چکی ہوں  
 "جب ہاں کر ہی چکی ہیں تو مجھے کیوں کال کی جو آپ کی مرضی کریں" اس نے روہانسی ہو کر کہا  
 تھا اور کال کٹ کر دی تھی۔۔۔

"یا اللہ الہان کیا سوچے گی میرے بارے میں... " وہ تب سے یہی سوچ رہی تھی اور الہان  
 سے نظریں چرا رہی تھی

سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل مسلسل بج رہا تھا الہان نے تھوڑی دیر منہا کے آنے کا انتظار کیا پھر  
 خود اٹھ کر کال پک کر لی تھی۔۔۔۔  
 اسلام علیکم!

وعلیکم سلام۔۔۔ بیٹا کیسی ہو؟ رومانہ نے اسکی آواز پہچان کر پوچھا تھا۔۔۔۔

"جی آنٹی بلکل ٹھیک آپ سنائیں۔۔۔"

"میں بھی ٹھیک۔۔۔"

بیٹا منہا کہاں ہے۔۔۔؟

آنٹی وہ شاید کچن میں ہے۔۔۔

"اچھا بیٹا جب وہ آئے ناں تو آپ اس سے پوچھ لینا کہ اسکو تصویر مل گئی تھی۔۔۔" انہوں نے جان بوجھ کر کہا تاکہ الہان کا پتا چل جائے انکو جب سے منہا نے الہان کا نام لیا تھا وہ ٹھٹک گئی تھیں۔۔۔

"تصویر۔۔۔؟" وہ چونکی

"ہمم۔۔۔ آپکے سر ایک کا رشتہ آیا تھا اسکے لئے۔۔۔" رومانہ نے رسان سے کہہ کر الہان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

ایک سر کا۔۔۔؟ وہ صدمے سے لنگ رہ گئی تھی ایک اور منہا۔۔۔ منہا نے اسے انجان کیوں رکھا۔۔۔ یا شاید وہ بتانا نہ چاہتی ہو۔۔۔ بہر حال وجہ جو بھی تھی وہ اندر تک کٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔۔ اپکو نہیں بتایا۔۔۔؟" شاید آپکو سر پر انز دینا چاہتی ہو "رومانہ نے انجان بننے ہوئے کہا تھا وہ سن سی سنتی رہی پھر اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کال کب کٹ ہوئی رومانہ نے کیا پوچھا اس نے کیا جواب دیا۔۔۔ مگر وہ دل پر ہاتھ رکھے آنکھوں میں نمی لئے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔ اسکا دل کیا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔۔ اسے تکلیف ایک اور منہا کے ایک ساتھ ہونے کی اتنی نہیں تھی مگر منہا نے اس سے کیوں چھپایا۔۔۔۔ یہ

خیال اسے تڑپا رہا تھا کیا وہ سمجھتی تھی کہ الہان اسکی خوشیوں میں رکاوٹ بن جائے گی۔۔۔۔؟ الہان نے اپنی آنکھیں پونچھی تھیں اور خود کی تکلیف کا گلہ گھونٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ اسے منہا کو دکھانا تھا کہ وہ اسکی خوشیوں میں رکاوٹ کے بجائے شریک ہے پھر چاہے اسکی خوشی ایک ہو مگر دوست تو وہ اسکی تھی ناں۔۔۔۔ اور دوستی میں کیسا حسد کیسی جلن اور اس محبت کیلیے کیا رونا جوا اسکو پہلے ہی دھتکار چکا تھا۔

صفیہ کمرے میں اسکے لئے سوپ کے کر آئی تھی۔۔۔۔ حمدان کے انکار کے بعد وہ بھی نبجھی نبجھی رہنے لگی تھیں۔۔۔۔ الہان کو انہیں دیکھ کر ایک دھچکا سا لگا۔۔۔۔ ایک اسکی ذات کی وجہ سے کتنے لوگ ٹینشن میں تھے۔۔۔۔

"ارے امی آپ۔۔۔۔ میں نیچے ہی آرہی تھی ناں۔۔۔۔" وہ خواہ مخواہ میں شرمندہ ہوئی تھی اور جلدی سے بولی نقاہت سے اسکی آواز پہلے سے بھی دھیمی نکل رہی تھی۔۔۔۔ صفیہ نے بیٹھ کر اسکے ماتھے پر سے بال ہٹائے وہ اسکی آنکھوں میں چھپی نمی دیکھ سکتی تھیں۔۔۔۔ ماں جو تھی۔ الہان نے انکا ہاتھ تھام کر چوما۔

"بہت تنگ کیا ناں میں نے؟" الہان کے دل پر جو چوٹ لگی تھی اسے سہارنا بہت مشکل لگ رہا تھا اس نے روہانسی آواز میں پھیکے سے مسکراتے ہوئے صفیہ کو کہا۔

نہیں میری بچی۔۔۔۔۔ بلکل نہیں دودن کا بخار ہے پھر ٹھیک ہو جاو گی اتنی پیاری بیٹی سے کوئی تنگ ہوا ہے بھلا؟ صفیہ نے ٹپ کر اسکا ماتھا چوما تھا اور وہ دونوں رونے لگیں۔

امی ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

"بس چپ رونا نہیں بالکل بھی۔۔۔۔۔ بس۔۔۔" صفیہ نے اسکی نقاہت کے پیش نظر جلدی سے اپنے بھی آنسو پونچھے تھے اور اسکے بھی۔۔۔۔۔ وہ بھی سر کو اثبات میں ہلاتی چپ ہو گئی۔

۔۔۔۔

"تمہارے لئے شیاں کی امی رشتہ لے کر۔۔۔" وہ ادھوری بات کر کے لب بھیج گئیں کیونکہ ایک تو یہ اتنا اعلیٰ رشتہ نہیں تھا دوسرا انہیں لگ رہا تھا کہ الہان کی یہ حالت حمدان کے انکار پر ہوئی ہے

"آپ۔۔۔ آپ انکو ہاں کر دیں" منہا جو کمرے میں داخل ہونے لگی تھی اسے دیکھ کر

الہان نے کہا تھا تاکہ اسے بھی پتا چل جائے کہ وہ اسکی خوشیوں کی قاتل نہیں

"میں میں حمدان سے بات کروں گی۔۔۔۔۔ ایسی بھی بات نہیں۔۔۔" صفیہ کے دل کو

گھونسا پڑا اب انکی بیٹی ایسے عیاش کے قابل تو نہیں تھی منہا اندر آ کر اسے غصیلی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں امی میرا وجود کسی کو بھیک میں دینے کے لئے نہیں ہے" الہان نے شدت سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"بھیک میں ایک اچھے انسان کو دینے سے اچھا ہے آپ مان اور عزت سے مانگتے ایک عیاش کو سوئپ دیں کم از کم میری روح کو وہ اپنے طعنوں سے کچلے گا تو نہیں۔۔۔۔" الہان کہتے کہتے رونے لگی تھی صفیہ آنکھوں کی نمی چھپاتی اٹھ کر چلی گئیں۔۔۔۔ منہا کی پلکوں پر بھی نمی در آئی تھی۔۔۔۔

وہ آنسو پونچھ کر چپ ہوئی تھی اور منہا کی گھوری سے بچنے کے لئے سائیڈ ٹیبل پر پڑا سوپ کا پیالہ اٹھالیا اور چچچ چلانے لگی تو تم یہ چاہتی ہو؟

"ہمم۔۔۔۔ کوئی شک۔۔۔" اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کی ابھی بھی نمی تھی اور منہا کو دیکھ کر اسے اپنا دکھ چھپانا بہت مشکل لگ رہا تھا

"نہیں کوئی نہیں بلکہ یقین ہے کہ تم شیاں سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

"لیکن میں اس سے کر رہی ہوں" وہ نظریں چرائے بولی تھی اور سوپ کا پیالہ واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا

منہا اسکے آگے آکر بیٹھی تھی اور اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا اسکی آنکھیں آنسوؤں کی وجہ سے سرخ تھیں۔

"وہ تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا الہان۔" منہا نے اسے جھنجھوڑا تھا  
 "وہی کرتے ہیں۔۔۔ کیونکہ انہوں نے مجھے چھو لیا ہے اور انکا لمس۔۔۔" الہان نے کرب سے اپنے لب بھینچ لئے۔۔۔

وہ انتہا کا پلے بوائے ہے۔۔۔ منہا نے رو ہانسی ہو کر کہا۔۔۔

لیکن انہوں نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔ الہان کا لہجہ کسی بھی جذبات سے عاری تھا۔ منہا ناراض ہو کر اٹھ کر چلی گئی۔۔۔ الہان کو دکھ ہوا کہ ابھی بھی منہا نے ایک اور اپنے رشتے کے بارے میں اسے نہیں بتایا تھا

منہا ناراض ہو کر اپنے گھر چلی گئی تھی لیکن ایک طرف وہ الہان کی خوشی کا قاتل خود کو سمجھ رہی تھی مگر وہاں جا کر وہ شاکدہ گئی کہ الہان کی

شادی طے پاگئی تھی حمدان سب سے روٹھ کر باہر ملک جانے کی تیاری کر رہا تھا عینا اور ریحان بھی آگئے تھے وہ دونوں بھی حمدان سے ناراض تھے اور الہان کی شادی کی تیاریوں میں پیش پیش تھے۔۔۔ جبکہ ثانی امی اور شانزہ الہان کی شادی کے بجائے منہا کی منگنی

ایئنڈ کرنے کیلئے چلے گئی تھیں جو منہا کے کافی رونے پیٹنے کے باوجود کافی اصرار کر کے تائی امی اور رومانہ نے الہان کی شادی کے دن ہی رکھ دی تھی ایک چپقلش تھی جو پورے خاندان کے درمیان در آئی تھی۔۔۔ دوسری طرف الہان کو جب ایک اور منہا کی منگنی کا پتا چلا تو وہ بس کرب سے مسکرا کر رہ گئی تھی۔۔۔

تو تم نے شادی کر ہی لی؟ منہا نے اسکی شادی کے دن کال کی تھی جب وہ شیال کی دلہن بن کر بیٹھی تھی۔۔۔ منہا کے کال کرنے کا مقصد محض یہ جاننا تھا کہ کہیں وہ ایک اور منہا کی منگنی سے واقف تو نہیں۔۔۔۔

ہم کرنی ہی تھی۔۔۔ شیال ہر لحاظ سے اچھے ہیں۔۔۔ اس نے شاید خود سے بھی جھوٹ بولا تھا۔۔۔

"تو ہوتے رہیں اور۔۔۔" منہا کو تھوڑی تسلی ہوئی اسکی شدت سے خواہش تھی کہ الہان اسکی منگنی سے انجان ہو۔۔۔ پھر بعد کی بعد میں دیکھی جاتی۔

"بلکل۔۔۔" الہان ترنت بولی

"اچھا میں رکھتی ہوں اور ویسے بہت چاہت تھی تمہاری شادی میں شرکت کی مگر تمہیں میری ناراضگی کی کیا پرواہ اور۔۔۔"

"ایک سر سے منگنی مبارک ہو منہا۔۔۔" الہان نے اسکی بات کاٹ کر بہت خلوص سے کہا تھا اور کال کٹ کر دی۔ منہا اسکی بات پر جہاں کی تہاں تھم کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ بیٹھا تھا اسے کوفت ہو رہی تھی اسے لگا تھا کہ منہا انکار کر دے گی مگر وہ شاکہ ڈھو تھا جب اسے معلوم ہوا کہ منہا راضی ہو گئی تھی اب اسکے پاس پیچھے ہٹنے کا کوئی جواز نہیں بچا تھا۔۔۔ مگر اسکے منع کرنے کے باوجود ریسہ خالہ نے منگنی اتنی دھوم دھام سے کرنے کا کہہ دیا تھا اور جب سے انکی طبیعت خراب ہوئی تھی تب سے وہ انکی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا۔۔۔ اب وہ اسٹیج پر لائٹ براؤن کلر کی شیر وانی پہنے ایک شاندار شخصیت کے ساتھ منہا کی آمد کا منتظر تھا۔۔۔ اچانک ریسہ خالہ اسٹیج پر سے اترتی ہوئیں چکرا کر گری تھیں۔۔۔ اور ایک کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔۔۔

ایمر جنسی میں ریسہ خالہ کو ہاسپٹل لایا گیا تھا اور ہوش میں آتے ہی انہوں نے منہا کے بابا اور ماما کے سامنے اپنی خواہش رکھ دی تھی۔۔۔ ریسہ کو اپنی زندگی کا بھروسہ نہیں تھا اسلئے اس نے ایک اور منہا کے فوری نکاح کی درخواست کر دی تھی۔۔۔ اور ہاسپٹل کے کارڈور میں بیٹھا ایک سوچ رہا تھا کہ اسکی زندگی میں ابھی کتنے موڑ آنا باقی تھے۔۔۔

اور منہا صرف شاگڈ تھی اپنی قسمت سے نالاں۔۔۔۔۔ کچھ ہی گھنٹوں میں منہا شہریار سے منہا ایک بن گئی تھی

وہ اپنے قول کے مطابق اسے دھوم دھام سے لینے آگیا تھا اسکی شادی کی میڈیا والے بڑھ چڑھ کر کوریج کر رہے تھے انہی میں ایک جیا بھی تھی پر اعتماد اور قدرے بولڈ رپورٹر۔۔۔ جس نے شیاں سے اسکے ماضی کے حوالے سے کچھ تیکھے سوالات کئے تھے اور اتنی اچانک شادی پر حیرانگی کا بھی اظہار کیا تھا شیاں اسکی پر اعتمادی سے متاثر ہو گیا تھا اب اسکی نظر اپنے ساتھ کھڑی الہان پر کم اور اپنے ساتھی کیمہ مین سے باتیں کرتے ہوئے جیا پر زیادہ بھٹک رہی تھیں جیا ابھی اسکی نظروں کو محسوس کرتی محظوظ ہو رہی تھی مگر انکسور کرتی رہی وہ اسے سلگتے دینا چاہتی تھی اتنا کہ وہ اس کی طرف خود پیش قدمی کرے

www.urdu novels mania.com

ماضی

چھوڑو چاچا جی۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ ماہکال کا ہاتھ عاقب چاچا نے مضبوطی سے جکڑ رکھا تھا اور وہ بے دریغ چلتی خود کا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"بس تھوڑی ہی دیر ماہی۔۔۔ بھر جائیاں تو اللہ کی طرف بھیج دیں اب مجیدن کے بعد تجھے حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔۔۔" عاقب کے لہجے میں خباثت کوٹ کوٹ کر بھری تھی مجیدن پھپھی نے صدمے سے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔ سامنے سکے چاچا کی ہوس کی طاقت تھی۔۔۔ اور بے چاری کمزور ماہی۔۔۔ اور بھر جائی۔۔۔ مر گئیں۔۔۔ ماہی بری طرح ٹپ کر رہی تھی

مجھے تجھ سے گھن آرہی ہے چاچا۔۔۔ وہ گلوگیر آواز میں زہد خند ہوئی اور مجھے تجھ پر پیار۔۔۔ اس نے ایک ہاتھ سے اسکی نازک کلائی جکڑے دوسرے ہاتھ سے اسکی لٹ اپنی انگلی پر لپیٹی تھی۔۔۔ ماہی نے نفرت سے منہ موڑا۔۔۔ اچانک ماہی نے اسکے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑے تھے اور عاقب کی گرفت ڈھیلی ہوتے ہی اسکو دھکا دیتی پیچھے ہوئی۔۔۔ اس سے پہلے عاقب دوبارہ اس پر جھپٹ پڑتا مجیدن آگے بڑھی تھی کیا ہو رہا ہے یہاں اور تو یہاں کیا کر رہا ہے؟

"وہ۔۔۔ میں۔۔۔ میں کچھ۔۔۔ پانی پینے آیا تھا۔۔۔ مگر یہ صحن میں کھڑی تھی شاید بھاگ رہی تھی۔۔۔ عاقب نے اٹکتے ہوئے سارا دمعا اس پر ڈال دیا تھا۔۔۔ ماہی ہٹلائی۔۔۔ پھپھی۔۔۔ شدت غم سے اسے بولا ہی نہیں جا رہا تھا مجیدن پھپھی آگے بڑھی تھی اور گھبرا کر بولی۔۔۔ "ماہی بھاگ جا"

عاقب چاچا حیران اور طیش کے عالم میں بولا۔۔۔ یہ تو کیا کہہ رہی ہے؟ ماہی سسکتی الگ پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"ماہی اس ہوس بھری بلا سے بچ جا۔۔۔ بھاگ جا۔۔۔" اس نے آگے بڑھ کر ماہی کو دروازے کی طرف دھکیلا تھا۔۔۔ عاقب نے بھی اپنی اصلیت کھلتے دیکھ شرافت کا چولا اتار پھینکا۔۔۔

رک سالی میں دیکھتا ہوں کہ کیسے جاتی ہے۔۔۔؟ وہ ماہی کو پکڑنے کیلئے آگے بڑھے تھے مگر پھسپی مجید نے اسکا بازو پکڑ کر پیچھے کھینچنا تھا اور چلائی۔۔۔

ماہی ایک کی امانت میں خیانت نہ کر۔۔۔ بھاگ جا اسکے ناپاک ہاتھوں میں آنے سے تو اچھا ہے تو مر ہی جائے۔۔۔

اچھا تو تو بھی بھر جائیاں کے پاس جانا چاہتی ہے۔۔۔۔۔ عاقب نے حیوانیت سے اسکا گلہ دبوچا تھا۔۔۔ ماہی ڈر کے مارے پیچھے ہٹی دروازے کو دھکیلتی گھر سے نکل گئی

۔۔۔ عاقب اسکے پیچھے جانا چاہتا تھا مگر پھسپی مجید نے زندگی کی رمت ابھی بھی باقی تھی اس نے عاقب کا ہاتھ سختی سے جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔۔ اور عاقب جتنا ہو سکے اسکے گلے پر دباؤ ڈالتا گیا آخر کار پھسپی مجید کی بھی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی تو عاقب اسکے بے جان وجود کو چھوڑ کر باہر ماہی کے تعاقب میں بھاگا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔ نکاح ہوتے ہی منہا اپنے بابا شہریار کے ساتھ ہاسپٹل سے گھر واپس چلی گئی تھی اسکا دل آنے والے وقت سے بری طرح گھبرا رہا تھا اور اس نے تو ایسا خواب و خیال میں بھی سوچا نہیں تھا کہ وہ یوں اچانک کسی کی دلہن بن جائے گی۔۔۔۔۔ وہ بھی ایک کی۔۔۔ وہ ایک جس پر الہان فدا تھی وہ ایک کیلیے الہان کی شدتوں کی گواہ تھی اور اب۔۔۔۔۔ اب وہ شرمندہ تھی سوچ رہی تھی کہ الہان کا سامنا کیسے کرے گی۔۔۔۔۔ اگر الہان اس سے ناراض تھی تو سہی تھی منہا نے الہان کو بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا اور منگنی کروا لی۔۔۔۔۔ منگنی کہ بجائے نکاح ہی۔۔۔۔۔ گھر آ کر اسے معلوم ہوا تھا کہ ایک ہفتے کے اندر ہی اسکی رخصتی ہے اور وہ بلبلا گئی تھی۔۔۔۔۔

میں کیا اتنی بوجھ ہوں آپکے لئے؟ اس نے چھوٹے ہی رومانہ سے شکوہ کیا۔۔۔۔۔ رومانہ نے اس محبت پاش نظروں سے دیکھ کر اسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

کس نے کہا بوجھ ہو۔۔۔ کیا ہمارا دل نہیں تھا کہ ہم تمہیں دھوم دھام سے رخصت کریں مگر ریسہ کو ڈاکٹر ز نے جواب دے دیا ہے اور اپنے آخری دنوں میں کیا ہم انکی یہ خواہش بھی پوری نہ کریں۔۔۔۔۔

مگر امی۔۔۔ وہ پھر بھی تذبذب کا شکار تھی مگر اسکو ریسہ کی طبیعت کے بارے میں جان کر حقیقی دکھ ہوا تھا

بیٹا۔۔۔ یہ مت سوچنا الہان کی اتنی اچھی جگہ اور اچھی شادی ہوئی تو تمہاری کیوں نہیں۔۔۔ بلکہ

میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا۔۔۔ منہا نے شدت سے نفی میں سر ہلایا تھا اس نے دل ہی دل میں ایک اور شیاں کا موازنہ کیا تو ایک کوشیاں سے بہت بلند اور بہتر پایا اسکو گوناگوں خود کے نصیب پر رشک ہوا تھا ہنگامی حالات میں سہی مگر اسکو کافی اچھا ہمسفر ملا تھا جانتی ہوں کیونکہ تم الہان کی طرح خود بڑھو نہ کر نہیں لائی۔۔۔ میری بچی بہت معصوم ہے۔۔۔ انکے لہجے میں الہان کیلئے کینہ تھا جو تائی کے علاوہ کوئی اور بھر نہیں سکتا تھا۔۔۔ منہا ناچاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گئی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اسکو لاکر شیاں کے ماسٹر بیڈروم میں بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ کمرہ جس نے بھی سجایا تھا بہت ڈیسنٹ طریقے سے سجایا ہوا تھا۔۔۔ شیشے کی بڑی بڑی تینوں دیواروں پر سوفٹ وائلٹ کمر کے پردے اور اس پر شیشے اور موتی کی لڑیاں لٹکائی ہوئی تھی اور بیڈ پر گرے سوفٹ وائلٹ نیٹ کے چمکیلے پردے۔۔۔ پورا کمرہ بمعہ فرنیچر سافٹ وائلٹ اور سفید کمر کا حسین

امتزاز تھا۔۔۔ اس نے نم آنکھوں سے ارد گرد کمرے کو دیکھا وہ کافی بڑا کمرہ تھا اور ساتھ  
اٹیچ ڈریسنگ۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھنے سے پہلے ہی ایک کوا اپنے دل و دماغ سے نکال چکی تھی مگر ضبطِ عشق کے  
بعد ضبطِ نفرت کا مرحلہ بہت مشکل تھا۔۔۔ وہ شیال کے وجود سے بھی کھن کھاتی تھی اور  
اب پل پل اسکی قربت برداشت کرنا آسان نہیں تھا۔۔۔ وہ شیال کو صحیح سمجھتی تھی مگر  
اپنے لئے نہیں۔۔۔۔۔ الہان کی دانست میں اسکی دنیا الگ اور الہان کی دنیا الگ تھی اور  
شیال نے زبردستی جب اسے چھوا اور زندگی میں شامل کیا تو اسکی نظر میں شیال گر گیا تھا  
۔۔۔ وہ کیسے سہہ سکتی تھی اس انسان کی قربت لڑکیاں جس کے گلے کا ہار بنی رہتی تھیں  
۔۔۔ کیا وہ کوئی اچھا انسان ڈیزرو نہیں کرتی تھی؟ شاید ایک جیسا... اس نے ٹپ کر سوچا  
پھر خود کو سرزنش کی تھی وہ کسی اور کا تھا اور اس سب سے بڑھ کر وہ خود کسی کی امانت تھی  
ایک اب ایک شجر ممنوع تھا اسکے لئے۔۔۔ وہ گھٹن زدہ سانس خارج کرتی اٹھ کر  
ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئی۔۔۔ اسکا دم گھٹ رہا تھا اتنی بھاری زیورات اور جوڑے میں

۔۔۔

۔۔۔۔۔ رات کے ایک بجے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس نے بیڈ پر دیکھا وہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔ کہاں ہو؟۔۔۔ دیکھو یا رماڈرن بنو ٹیپیکل لڑکیوں کی طرح اب شرمانا بند کر دو۔۔۔۔۔" شیال نے بیڈ پر اسکو نہ پا کر جھنجھلا کر کہا تھا۔ اسکی نظروں میں اب تک جیا کا دلکش اور پر اعتماد سر اپا سلگ رہا تھا جو اسے جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔۔ جاتے جاتے وہ اسے مخصوص لہجے میں پیغام دے جا چکی تھی اور شیال اسکے قرب سے فیض اٹھانے کیلئے مچل رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے اہان کیلئے اپنی بے قراری بھول گئی تھی یاد تھا تو بس اتنا کہ جیا اسکا کلب میں انتظار کر رہی تھی اور پھر انکا پروگرام شیال کے اپارٹمنٹ جانے کا تھا۔۔۔۔۔ وہ شاید کلب پہنچ بھی چکی تھی اسلئے اسکا سیل بار بار گنگنا رہا تھا اور شیال کو بھی وہاں پہنچنے کی بہت جلدی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے بھی شوق نہیں ہے آپکے لئے انتظار میں بیٹھنے کا یا شرمانے کا۔۔۔" چند لمحے ٹھہر کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس سے اسکا جواب آیا تھا شیال قدرے حیران ہو کر آگے ہوا تو وہ ڈوپٹے سے بے نیاز بال کھولے شیشے کے سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی۔۔۔۔۔ اور دلہن والے میک اپ میں اسکا حسن پورے چاند کی طرح منور تھا۔۔۔۔۔ شیال پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اسکے پیچھے آ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"اچھا تو تم بول بھی سکتی ہو۔۔۔؟" شیال نے مذاق اڑایا تو وہ آئینے میں اپنے پیچھے نظر آتے اسکے عکس پر ایک برہم نظر ڈال کر واپس نظر جھکا گئی تھی۔۔۔۔ اور کان سے ایئر رنگ اتارنے لگی شیال نے آگے بڑھ کر اسکا ایئر رنگ اتارنے کیلئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا کان کی لو پر اسکا لمس محسوس کرتے ہی الہان نے جلدی سے آنکھیں سختی سے میچ لیں تھیں۔۔۔۔۔ شیال آئینے میں اتنا دلکش منظر دیکھ کر اس کے مزید قریب ہوا تھا اور پیچھے سے ہی اسکو ایک ہاتھ سے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔۔ اور دوسرے ہاتھ سے ایئر رنگ اتار کر کارپٹ پر گرا دیا۔۔۔۔۔ وہ سختی سے آنکھیں بند ہونے کے باوجود خود پر شیال کی بے باک نظریں محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ شیال نے پیچھے سے ہی اسکی کمر اپنے سینے سے لگائے اسکی تھوڑی پکڑ کر اپنی طرف کی اور گال پر نرمی سے لب رکھے تھے وہ پوری کی پوری جھنجھنا اٹھی۔۔۔۔۔ "مجھے جانا تھا۔۔۔۔۔" شیال نے اس کے شانے پر لب رکھتے آہستہ سے مگر بے بسی سے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

"تو۔۔۔۔۔ تو جانیے۔۔۔۔۔" الہان نے کپکپاتے لہجے میں کہا وہ اسکے مضبوط حصار میں مچل بھی نہیں پارہی تھی۔۔۔۔۔ شانے سے نیچے سرایت کرتے لبوں کی گستاخیاں اسے تڑپا رہی تھیں۔۔۔۔۔

شیال نے ایک جھٹکے سے اسکارخ خود کی جانب موڑا۔۔۔۔۔ اور اسکی بند آنکھوں کو غور سے دیکھا۔۔۔۔۔ شیاں تین بار اسکے قریب آیا تھا مگر تینوں بار اس نے اتنے قریب سے اسکی آنکھوں کو نہیں دیکھا تھا وہ جب بھی اسکے قریب ہوتی تھی آنکھیں بند کئے کپکپاتی ہوئی نجانے کیوں اچانک شیاں کے دل میں اسکی آنکھوں کا رنگ دیکھنے کی خواہش جاگی تھی۔۔۔۔۔

:اس نے الہان کی لرزتی بند پلکوں کو جھک کر چوم لیا اور اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے بے اختیار کہا تھا۔۔۔۔۔

"الہان میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔۔۔" کتنی دلکش فرمائش کی تھی شیاں نے۔۔۔۔۔ شیاں کے دھیے مطالبے پر اسکا دل بے ربط سا دھڑکا اور بند پلکیں مزید پھڑپھڑاتی تھیں اور سرخ ہونٹ بھیچ گئے شیاں اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو اتنے قریب سے دیکھتے مزید بے قابو ہوئے جا رہا تھا اس سے پہلے کے وہ سارے فاصلے مٹا ڈالتا۔۔۔۔۔ اسکا سیل دوبارہ رنگ ہوا تھا اس نے الہان کو اپنی بے باک نظروں کی گرفت میں لئے سیل نکال کر کال پک کی تھی دوسری طرف جیا تھی۔۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ کب آرہے ہو مسٹر ہینڈسم۔۔۔۔۔" جیا نے بے تابانہ اٹھلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ شیاں نے اپنی بانہوں میں موجود الہان کو دیکھا وہ اب بھی اسکی بانہوں میں قید

دھڑکنوں سے قریب تر تھی اور جیا کی آواز اس نے بھی سنی تھی اسلئے برہم اور قدرے چڑکر اسکی بانہوں سے نکلنا چاہا اسی اثنا میں اسکی ہلکی نم آنکھیں شیاں کی آنکھوں سے ملی تھیں اور شیاں مسمرانز سا ہو گیا۔۔۔ "معصومیت کا شاہکار۔۔۔"

"ہیلو شیاں۔۔۔۔۔ شیاں۔۔۔۔۔" اسکی طرف سے جواب نہ پا کر جیا مزید بولی تھی۔۔۔۔۔  
 "رونک نمبر۔۔۔۔۔" شیاں نے سرگوشی کی تھی جیسے الہان کو اپنے دل میں موجود اسکی حشیت کا بتایا ہو اور موبائل پیچھے پھینکا تھا۔۔۔۔۔ الہان نے حیرانی سے اسکی جانب دیکھا جہاں جذبات اور محبت کا سمندر تھا اور اسکی نظروں سے سٹپٹا کر پلکیں جھکا دیں۔۔۔۔۔  
 شیاں نے اسکے لبوں پر گستاخی کی تھی الہان نے اسکے سینے پر ہاتھ دھر کر پیچھے کرنا چاہا مگر وہ شاید اس موڈ میں نہیں تھا اسکے ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں جکڑے تھے اور کئی منٹ اپنی شدتیں اسکے ہونٹوں پر نقش کرنے کے بعد پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 "تم قابل تحسین ہو جانم۔۔۔۔۔" شیاں نے جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے اسکو بانہوں میں اٹھایا اور بیڈ کی جانب بڑھا الہان کی ساری مزاحمت اسکی بے باکیوں کے آگے دم توڑ گئی۔۔۔۔۔

نہند آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ بیڈ پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی کہ اسکا سیل رنگ ہوا تھا اس نے سیل اٹھا کر دیکھا ایک کے نمبر سے کال تھی وہ رات کے اس پہر ایک کی کال دیکھ کر حیران و پریشان سی ہو گئی تھی دل بھی زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔ نکاح کے بول پڑھنے کے بعد ہی ایک جیسے بہت الگ اور انوکھا احساس بن کر دل میں ٹھہرنے لگا تھا اور جو پڑھنے کے دوران بے باکی سے اس سے سوال و جواب کرتی تھی اب نجانے کیوں ہچکچارہی تھی۔۔۔۔ سیل بپ ہونا بند ہو گیا تھا منہا کی دھڑکن بھی معمول پر آئی مگر کچھ لمحے بعد دوبارہ سیل بپ ہوا تھا اور اسکی دھڑکن نے رفتار پکڑ لی۔

۔۔۔۔۔ اس نے شش و پنج میں ہونٹ چباتے گھبراتے ہوئے کال اٹینڈ کر لی تھی۔۔۔

ہی۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔ منہا کی آواز دبی دبی اور کپکپانے لگی۔۔۔۔ ایک بات کر رہا ہوں۔۔۔ ایک نے اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں کہا تو اسکی ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔

ج۔۔۔۔ جی۔۔۔۔

پہلے تم کمفر ٹیبل ہو جاؤ مجھ سے بات کرتے ہوئے میں کوئی ایسی ویسی بات کرنے کے لئے فون نہیں کیا۔۔۔۔۔

ایک نے اسکی آواز کی لرزش کو بھانپ کر رسان سے کہا تھا۔۔۔ اس نے طنز نہیں کیا تھا مگر نجانے کیوں منہا کو طنز لگا۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کہہ دیجئے جس بات کیلئے آپ نے کال کی ہے" منہا روکھائی سے چند لمحے بعد گویا ہوئی۔۔۔

کچھ حقائق ہیں جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں مگر شاید ابھی ان باتوں کا وقت نہیں مگر صرف اتنا پوچھنے کیلئے کال کی تھی یہ جو سب ہوا اس میں تمہاری مرضی شامل تھی؟....

"دیکھئے سر مرضی کا نہیں کہہ سکتی البتہ مجھ پر ذور زبردستی بھی نہیں کی گئی یہ خالصتاً گھر والوں کا فیصلہ تھا جو میں نے قبول کیا۔۔۔۔" اس نے نیپے تلے لہجے میں کہا تھا اور چپ ہو گئی۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک کی دھیمی آواز اتھر پیس میں ابھری تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اب سو جاؤ۔۔۔۔۔"

"جی سر۔۔۔۔۔" اب اسکا دل کسی خوش کن احساس سے دھڑک ہی نہیں رہا تھا

"اور سر نہیں ایک کہہ سکتی ہو تم۔۔۔" ایک نے آہستہ سے کہا تھا منہا نے کچھ کہے بنا کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

عاقب ماہی کے تعاقب میں بھاگا تھا مگر اسے سمت کا تعین نہیں تھا کہ وہ کس طرف سے پکی سڑک کی طرف بھاگی ہوگی۔۔۔۔ انکا گاؤں کے بیچ میں گھر تھا اور پکی سڑک کی طرف دو راستے نکلتے تھے ایک پرانے قبرستان کا خاردار جھاڑیوں سے اٹا ہوا دوسرا سیدھا سیدھا پگڈنڈی پر سے ہوتا ہوا وہ کچا راستہ پکی سڑک پر نکلتا تھا جہاں سے شہر جانے والی بسیں متی تھیں وہ اپنی حوس میں اندھا دھند دوڑ رہا تھا اسے یقین تھا کہ وہ مل جائے کیونکہ عاقب کی دانست میں وہ ڈرپوک سی قبرستان میں سے نہیں گزر سکتی اسلئے اس نے پگڈنڈی والا راستہ ہی چنا ہوگا اور وہ پگڈنڈی پر ہی دبوچ لے گا اور اگر قبرستان والا راستہ ہی چنا ہو تو وہ پھر بھی اسکو پکی سڑک پر دبوچ لیتا کیونکہ رات کے درمیانے پھر کسی سواری یا بس کا ملنا ناممکن تھا۔۔۔۔

ادھر دوسری طرف ماہی کا مل زخمی پاؤں کے ساتھ بھاگ رہی تھی قبرستان کی تاریکی کے خوف پر اس حیوان سے بچنے کی لگن حاوی تھی اسلئے دن کے اجالے میں بھی یہاں آنے سے ڈرنے والی لڑکی رات کے اس پہر بھاگ رہی تھی اسے آس پاس کی بوسیدہ قبروں سے کیا خوف آتا وہ تو خاردار جھاڑیوں سے لگنے والی خراشوں سے بھی بے نیاز بھاگ رہی تھی۔۔۔۔ اسکے کپڑے پھٹ چکے تھے اور بازوؤں اور ٹانگوں کے علاوہ جسم پر بھی کئی جگہ خراشیں لگ چکی تھیں

صبح اسکی آنکھ گال پر ٹھنڈے لمس سے کھلی تھی اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔۔۔ شیاں اسکے گال پر ہاتھ رکھے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسکے ماتھے پر گرتے نم بال اور کھلا کھلا چہرہ رات میں اسکی فتح کا اعلان کر رہے تھے چمکیلی خمار بھری آنکھوں میں صرف الہام کا عکس تھا وہ رات کی اسکی بے خودی یاد کر کے پلکیں جھکا گئی۔۔۔۔۔ اور بے اختیار سینے پر کسبل لیا تھا ڈوپے کیلئے نظریں دوڑائیں تو یاد آیا کہ وہ رات کو ڈریسنگ ٹیبل کے سٹول پر ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ پہلو میں بیٹھے شیاں سے نظریں چراتی اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

"گڈ مارنگ۔۔۔۔۔" شیاں نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔۔  
 "امید ہے کہ اتنی اچھی رات کے بعد تمہاری صبح کافی اچھی ہوگی۔۔۔۔۔" شیاں نے آگے کو جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ کانوں کی لووں تک سرخ پڑ گئی۔۔۔۔۔ اسکی جسارت بڑھنے لگی

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔" اس نے شیاں کے سینے پر ہاتھ دھرتے پیچھے ہٹاتے ہوئے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے ایسا صرف شیاں کی قربت سے بچنے کیلئے بہانہ بنایا تھا ورنہ اسکی بھوک تو کب کی اڑ چکی تھی



"تمہارے گھر جا رہے ہیں وہاں تمہیں چھوڑ کر ماما کو انیر پورٹ چھوڑنے جانا ہے وہاں انکے دوسرے شوہر کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے اور پھر جیا کے پاس "شیال نے اپنے پورے دن کی مصروفیت بتائی تھی جیا کے نام پر الہان نے نفرت اور کڑھ کر سر جھٹکا۔۔۔ اور شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں تیزی سے نمی پھیل رہی تھی۔۔۔"

کیسا ہم سفر ملا تھا جو رات میں اس کا تھا اور دن میں نجانے کس کس کا تھا۔۔۔ اسے شیال سے بالکل بھی محبت نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ یہ سب بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی اسی تلخ سوچوں میں سلگتے اسکا گھر آ گیا تھا۔۔۔ وہ اسے دروازے پر ہی چھوڑ کر چلا گیا ناں اس نے اندر آنے کا کہا تھا اور نہ اس نے بلایا تھا۔۔۔ گھر کے اندر آئی تو سب سے پہلا سامنا اسکا حمدان سے ہوا تھا۔۔۔ جو نفرت سے اسے دیکھتا ہوا وہاں سے چلا گیا وہ بھی آنکھوں میں نمی لئے اپنے پورشن کی طرف بڑھ گئی۔

صفیہ کے کمرے کی طرف آ کر اسکے قدم اپنا نام سنتے ہی دہلیز پر جم گئے تھے۔۔۔۔۔  
الہان کا انتخاب شیال ہی کیوں؟... کیا کمی تھی میری بیٹی میں۔۔۔۔۔ ولید کی بے بس آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی

"اب بس بھی کریں جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔" صفیہ کی آواز گلو گیر تھی

"تمہیں نہیں پتا صفیہ۔۔۔۔ بھابھی رومانہ کو اور نجانے کس کس کو بتاتی پھر رہی ہیں کہ ایان کاشیال سے چکر تھا۔۔۔ اور شیال کی حرکتیں تم نے دیکھی ہیں اب اسکا نئی لڑکی سے افیئر سننے میں آرہا ہے" ولید نے کہا تو صفیہ سوچ میں پڑ گئی تھیں۔

ویسے رُسہ کا بھی فون آیا تھا مجھے جس دن مہندی تھی وہ کچھ بتانا چاہتی تھیں الہان کے بارے میں اور اسی دن کا حمدان ذکر کر رہا ہے کہیں وہ دونوں سچ۔۔۔ صفیہ کی بات پر الہان کے قدموں تلے سے زمین کھسکی تھی

نہیں صفیہ میری بیٹی ایسا کبھی نہیں کر سکتی وہ شیال کو مجبوراً قبول کر سکتی ہے مگر ایسی اوچھی حرکت نہیں۔۔۔۔" ولید نے شدت سے انکی بات کی نفی کی تھی مگر صفیہ کی بات پر دہلیز پر کھڑی الہان کا دل اندر تک کٹ گیا تھا وہ اُلٹے قدموں اپنے ماں باپ سے ملے بنا ہی گھر چلی گئی جتنی بے چینی اسے گھر جا کر ولید اور صفیہ سے ملنے کی تھی وہ ساری بے چینی بے قراری اب دکھ میں بدل گئی تھی ابھی تو اس نے صفیہ کی گود میں سر رکھ کر اپنا غم مدغم کرنا تھا مگر شاید وہ بھول گئی تھی کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ داغ یافتہ تھی اور شیال کی محبوبہ بھی۔۔۔ شیال جو ایک عیاش پرست تھا

ماضی :

بھاگتے بھاگتے پکی سڑک پر وہ پہنچ کر رک گئی تھی اسکا وجود خراشوں سے لہلہاں ہو رہا تھا اور دور دور تک پھیلا اندھیرا اسکا سر بھی بری طرح چکرا رہا تھا وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑی۔۔۔۔۔ بے ہوش ہوتے ہوئے اس نے دور سے آتی ہوئی ایک کار کی ہیڈ لائٹس دیکھی تھیں اور خود کو اللہ کے سپرد کر دیا۔۔۔

گوپال نے کار چلاتے ہوئے کسی کو سڑک پر گرتے ہوئے دیکھا تھا کار کی ہیڈ لائٹس میں نظر آتی وہ کوئی لڑکی تھی گوپال نے پاس لے جا کر کار روکی اور اتر کر دیکھا۔۔۔ وہ جو کوئی بھی تھی اسکا لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا اور بازو سے چھلکتے ہاتھوں پر خراشیں تھیں جس سے خون رس رہا تھا گوپال نے ادھر ادھر تاریکی میں دیکھا دور دور تک کوئی نہ تھا گوپال نے اسکی نبض چیک کی چودھیمی دھیمی چل رہی تھی اور جھک کر اس کو سہارا دیا تھا اور اٹھا کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈالا تھا۔۔۔ کار فرائے بھرتی اب ماہ کامل کو نئی منزل کی طرف لے جا رہی تھی



۔۔۔۔۔ جیا نے اسکی قربت کو محسوس کرنے کیلئے اسکے گلے میں اپنی برہنہ بازو حائل کر دئے تھے۔۔۔ انداز ایسا تھا کہ خود کو شیاں کے سامنے پیش کر دیا ہو کہ لو حاضر ہوں میں جو چاہے کر لو۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کا ارتکاب کرتا اسکی نظریں بے اختیار جیا سے ملی تھیں۔۔۔۔۔ جیا اسی کی جانب دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں خماری تھی۔۔۔ شیاں نے اسکی بھوری آنکھوں کو کالی لرزتی آنکھوں میں بدلتے ہوئے پایا شیاں نے سر جھٹکا لیکن اس پر جیسے ان آنکھوں کا سحر طاری ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ جیا نے شیاں کی آنکھوں میں دیکھا جہاں تذبذب تھا اور دلربائی سے مسکرائی۔

"رک کیوں گئے۔۔۔؟" اس نے شیاں کے گلے میں موجود بانہوں کو جھلایا تھا اور شیاں کا ارتکاز توڑنا چاہا۔۔۔ وہ اسکے اتنے قریب آ کر دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن شیاں کے ذہن میں تو الہان کا رات والا سٹا سٹا وجود بس گیا تھا جب شیاں نے اسے چھوا تو وہ اسکی بانہوں میں ایسے سمٹ گئی تھی جیسے اسکے علاوہ الہان کا کوئی سا بٹان ہی نہ ہو۔۔۔ شیاں کو وہ لمحہ یاد آیا جب اس نے الہان کی پلکوں کو چھوا تھا اور وہ لرز کر سختی سے اپنی آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔ اسے وہ ادا چاہیے تھی جو الہان کے گریز میں تھی سمننا جب جو الہان کو جب جب وہ چھوتا تھا وہ اسکی بانہوں میں پناہ لیتی تھی۔۔۔

الہان میرا نام لو؟ شیاں نے بے اختیار جیسا سے سرگوشیاں نہ فرمائش کی تو پہلے وہ حیران ہوئی تھی پھر اسکے ماتھے پر بل آگئے۔۔۔

"میں الہان نہیں ہوں" جیانی نے تنک کر کہا تھا شیاں کا جیسے ارتکا زٹوٹا وہ ہوش میں آیا تھا اور اس پر اپنی گرفت چھوڑ کر اٹھانے لگا تو جیانی نے بے تابانہ اپنی بانہوں کا گھیراؤ اس پر تنک کیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے شیاں۔۔۔؟ اس نے بے قراری سے کہا شیاں نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے اسکی بانہوں کا حصار توڑا تھا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اسے ہوا کیا تھا وہ بالکل بھی اپنی طلب کے قریب آ کر اس طرح سے دور نہیں ہوا تھا وہ پیاسا تھا اور پیاس بجھانے بنا کبھی پیچھے نہیں ہٹتا تھا مگر یہ کیا۔۔۔؟ وہ خود کی حالت پر حیران و پریشان تھا۔۔۔

"آئی ایم سوری۔۔۔" شیاں نے آہستہ سے کہا جیانی نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

"نو آئی ایم سوری کہ میں یہاں آگئی۔۔۔"

"تو جاؤ۔۔۔ جاسکتی ہو تم۔۔۔" شیاں نے اسے کہا تو جو وہ کامل افسوس میں ڈوبی تھی سلگ اٹھی۔۔۔

"یونو؟... تمہیں وہی چلتی پھرتی بہن جی ہی ڈیزرو کرتی ہے" اس نے جان بوجھ کر ایسے جھک کر اپنا پرس اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ اسکے جسم کی ساری حشر سامانیوں ظاہر ہوں

جائیں وہ ایک آخری موقع جانے نہیں دینا چاہتی تھی شیال کی قربت اسے کہیں کا کہیں پہنچا سکتی تھی شیال نے بازو پکڑ کر اسے کھینچا اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر مضبوطی سے کہا تھا "اسلئے وہ میری بیوی بن کر میرے گھر میں ہے" اس کی نظر آج بھٹکی نہیں تھی نیت میں کھوٹ نجانے کہاں مفقود ہو گیا تھا

وہ جھٹکے سے اپنا بازو چھڑاتی تن فن کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ شیال نے تھک کر اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرالیا تھا اور سوچنے لگا۔۔۔ کیا ہو رہا تھا اسے؟....  
 "الہان... اس نے آہستہ سے اسکو پکارا تھا اور اندر تک طمانیت اتر گئی اس میں۔۔۔ وہ خود کی حالت پر حیران ہوتا وہاں سے نکل آیا۔۔۔۔۔

راستے میں اسے سڑک پر احمر ٹکرا گیا تھا۔۔۔ شاید اسکی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔ اسلئے وہ لفٹ لینے کیلئے کھڑا تھا۔۔۔ شیال نے کچھ سوچ کر اسکے سامنے گاڑی روکی اور کار کا شیشہ نیچے کیا۔۔۔۔ احمر اسکو دیکھ کر اندر ہی اندر کڑھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"آؤ میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔" شیال نے کہا تھا۔۔۔ احمر نے پہلے انکار کرنا چاہا مگر پھر کچھ سوچ کر ہاں کر دی کیونکہ اسکا ایک فارن کمپنی کے مینیجر کے ساتھ بزنس ڈنر تھا اور اگر وہ لیٹ ہو جاتا تو لاکھوں کا آرڈر انکے ہاتھ سے نکل جاتا۔۔۔ وہ چپ چاپ بیٹھ گیا لیکن چہرے پر ناراضگی تھی۔

"اب ناراضگی ختم کر دیو یا رجو تمہاری خود ساختہ ہے" شیال نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا

وہ کچھ نہیں بولا اور باہر دیکھتا رہا۔۔۔ شیال نے سامنے دیکھا تھا  
تم سناؤ۔۔۔ کیسی چل رہی ہے مونا کی بانہوں میں۔۔۔ شیال نے مذاق میں پوچھا تھا ارادہ  
اسکی ناراضگی رفع کرنے کا تھا۔۔۔

"بہت اچھی۔۔۔ کم از کم تمہاری طرح کسی کی چھوڑی ہوئی کو گھر پر لا کر نہیں بٹھایا" احمر  
بھی کہاں چپ رہنے والا تھا ٹٹخ کر بولا تھا شیال کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔ اس  
نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی اور کار سے نکل کر اسکے طرف پھرے شیر کی طرح  
بڑھا۔۔۔ اسکی طرف کا دروازہ کھول کر اسے گھسیٹ کر باہر نکالا تھا اور بری طرح پیٹنے لگا  
کافی لوگ اکٹھے ہونے لگے تھے مگر شیال جیسے دیوانوں کی طرح پیٹ رہا تھا اسکا جنون دیکھتے  
ہوئے کسی میں ہمت نہیں تھی کہ اسے کوئی روک لے۔۔۔ مار مار کر احمر کو جب شیال نے  
آدھ موا کر دیا تو جھک کر اسکی کالر سے پکڑ کر اسے اٹھایا تھا اور اسکی تھوڑی پکڑ کر اسکے  
چہرے کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔



اسکی اور ایک کی جوڑی کو کوئی بد دعا ہی نہ دے دے۔۔۔ اتنا خوبصورت دوستانہ ایک بلا وجہ ڈر کی وجہ سے ٹوٹ رہا تھا۔۔۔

وہ دیوانوں کی طرح کارڈ رائیور کرتا ہوا اپنے گھر پہنچا تھا اور ملگجے سے حلے میں کندھے پر کوٹ ڈالے وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا اسکا دل آج ہر چیز کو تھس تھس کرنے کا کر رہا تھا اپنے بیڈروم میں جا کر وہ پوری طرح شراب کے نشے میں غرق ہو جانا چاہتا تھا تاکہ احمر کی باتوں پر جو اسکا خون کھول رہا تھا وہ کسی طور بھول سکے۔۔۔۔ یوں غصے میں جاتے ہوئے اسکے نوکرنے بھی دیکھا تھا اور دوسرے سے مخاطب ہوا۔۔۔

دیکھنا چاند کہیں اور سے تو نہیں نکلا۔۔۔ شیاں سر وہ بھی بنا کسی لڑکی کے۔۔۔۔ شادی ہو گئی ہے ناں۔۔۔ دوسرے نوکرنے مذاق کہا تھا

"ارے شادی کیا۔۔۔ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات۔۔۔ ایسے لوگ بھیڑے ہوتے ہیں منہ پر خون لگ گیا تو لگ گیا ابھی نئی ہیں بھابھی۔۔۔ آگے دیکھنا ہوتا کیا ہے۔۔۔ اور بنا لڑکی کے اسلئے آئے ہونگے کہ بھابھی کی واپس گھر آمد کا پتا چل گیا ہو گا دیکھا نہیں تھا کیسے غصے میں تھے ارمان ادھر سے جو رہ گئے۔۔۔۔ نوکرنے پوری تقریر کر دی تھی۔۔۔۔ دوسرے نوکرنے تائید میں سر ہلایا اور افسوس سے بولا تھا

بھابھی کے گھر والے بھی نجانے کیسے تھے جو سر کے ساتھ شادی ہی کر دی۔۔۔  
 پیسہ میری جان پیسہ۔۔۔۔۔ پیسہ ختم تو سارے عیب سامنے آجائیں گے پھر کہاں کی شادی  
 کہاں کی بھابھی۔۔ نوکر نے استہزاہیہ کہا تھا دوسرا نوکر اسکی دانشمندانہ باتوں کا قاتل ہو  
 گیا۔۔۔

اپنے کمرے میں آکر اس نے غصے سے کوٹ پھینکا تھا اور جب سامنے والے کاوچ پر بیٹھی  
 الہان پر اسکی نظر پڑی تو جہاں کا تھاں تھم گیا۔۔۔ الہان نے اسے دیکھ کر نظریں جھکا لیں  
 اور اس سنجیدگی سے اپنی گود میں رکھا میگزین پڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔ جس میں شیال کے رنگیں  
 قصے بھی ان صفات کی زینت بنے ہوئے تھے۔۔۔ وہ اندر ہی اندر کڑھ کر رہ گئی  
 تم کب آئیں۔۔۔۔۔؟ شیال نے اپنی شرٹ کے کف موڑتے اسے گہری نظروں سے  
 دیکھ کر کہا تھا۔  
 www.urdu novels mania.com

دن میں ہی آگئی تھی۔۔۔ الہان بے نیازی سے جواب دے رہی تھی  
 دو تین دن رہ لیتی۔۔۔ شیال نے دل کی خوشی پر کنٹرول کر کے مروت میں کہہ دیا مگر وہ  
 سمجھی تھی جیسے وہ اسکے یہاں واپس آنے سے غصہ ہے کیونکہ الہان کے ہوتے ہوئے وہ  
 عیاشی نہیں کر پا رہا تھا

"دودن یا سال آنا تو میں نے اسی قید میں تھا۔۔۔ اور آپ میرے ہوتے ہوئے بھی اپنی مہمان کو لاسکتے ہیں" الہان نے میگزین کے ورق پلٹتے ہوئے نجائے کتنی ہمت کر کے یہ بات کی تھی۔۔۔

شیال آنکھیں چندھیائے تیزی سے اسکی جانب بڑھا تھا بازو سے پکڑ کر اسکو صوفے کی پشت سے لگایا اور اس پر جھکا۔۔۔ اتنا کہ الہان کی لرزتی پلکیں شیاال کی پلکوں سے ٹکرا رہی تھیں

"ان آنکھوں میں دیکھو ڈیم اٹ۔۔۔۔ تمہارے علاوہ کون ہے یہاں؟... چھوڑا ہے کسی کو تم نے۔۔۔۔ شیاال کو قید کر کے خود قیدی ہونے کا الزام دے رہی ہو

مجھے۔۔۔۔" شیاال کے لہجے میں غصے بھری بے بسی تھی۔۔۔۔ الہان نے لرزتے لب اور تیز ہوتی سانسوں سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کی تھی کیونکہ دوسرا ہاتھ کا بازو اسکی گرفت میں جو تھا۔۔۔ مگر شیاال نے اسکے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا جوڑ کر اسکی یہ کوشش ناکام کر دی تھی شیاال کی نظر اسکی شفاف گردن پر ٹکی تھی۔۔۔۔ اس نے طمانیت محسوس کی اسکی دھیمی سانسوں سے سلگتے ہوئے وہ مطمئن تھا نجائے کیوں۔۔۔ جیا کی قربت میں جو بے چینی تھی الہان کی قربت میں وہ سکون میں ڈھل رہی تھی۔۔۔۔ شیاال

بے تابانہ اسکے چہرے پر جا بجا اپنی محبت نقش کرنے لگا الہان نے اس کے لمس پر سانس روک لیا تھا۔۔۔۔۔

شیال نے مزید پیش قدمی کر کے نرمی سے اسکی گردن پر اپنے لب رکھے۔۔۔ الہان نے سلگتے بے تاب جسارتوں پر سختی سے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر لی تھیں وہ انجان نہیں تھا۔۔۔۔۔ شیال نے ایک ہاتھ سے اسکی مٹھی تھامی اور جھک کر اسکی مٹھی کھول کر اپنے لب اس پر رکھے تھے۔۔۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔ الہان نے اسکی قربت سے جل کر راہ فرار چاہی تھی اور اسکو ایک ہاتھ سے پیچھے دھکیلتی اٹھ کھڑی ہوئی مگر شیال کے ہاتھ میں اسکا ہاتھ قید تھا۔۔۔۔۔

وہ اسکے سامنے کھڑی تھی اور وہ دزانوں اسکے سامنے بے بس بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ یعنی آخر کار اس نے اپنی ہار تسلیم کر ہی لی تھی۔۔۔۔۔ اس نے جذب سے الہان کے پہلو پر لب رکھے تو ایک کرنٹ سا اس میں دوڑ گیا تھا

"اس مٹھی میں میرا دل لئے پھرتی ہیں آپ مسز شیال۔۔۔۔۔ میں جاؤں تو جاؤں کہاں؟" شیال کی سرگوشاں افسف۔۔۔۔۔

۔۔۔ وہ اسکی ہیزل گرین آنکھوں میں وہ دیکھنے سے احتراز برت رہی تھی۔۔۔۔۔ شیاں اسکا ہاتھ تھا مے تھا مے ہی اسکے مقابل کھڑا ہوا تھا اور اسکے جھکے سر کو دیکھا وہ بس رونے کو تھی۔۔۔۔۔ دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو ہو رہا تھا

"چلو گی میرے ساتھ...؟" شیاں نے دھیمے سے پوچھا تھا اور اسکا جواب سنے بنا اسکا ہاتھ یونہی پکڑے بیڈروم سے نکلا اور پھر رکا نہیں تھا۔۔۔۔۔ کچھ دیر میں کار روڈ پر فراٹے بھر رہی تھی الہان نے نہ پوچھنے کی زحمت کی تھی کہ وہ کہاں جا رہے اور نہ شیاں نے بتایا تھا۔۔۔۔۔

سارا خاندان اکٹھا تھا۔۔۔۔۔ مگر الہان اور شیاں نہیں آئے تھے۔۔۔۔۔ منہا کے دل میں الہان کو وہاں نہ دیکھ کر اس کے لئے کدورت بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ منہا کو لگ رہا تھا جیسے وہ ایک اور اسکی شادی کی جلن کی وجہ سے نہیں آئی اور یہی بات اسکے دل میں الہان کی طرف سے میل لے آئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اب الہان سے رقابت محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

اس نے مدہوشی میں درد سے کراہتے نیم وا آنکھوں سے دیکھنے کی کوشش کی تھی وہ ایک گاڑی میں تھی اس نے کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی نجانے اب وہ کس کے ہاتھ لگ گئی تھی مگر اس سے اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا خراشوں سے اس کا جسم دکھ رہا تھا اس نے اللہ سے دل سے دعا کی کہ اللہ اس کی عزت اور ایک کی امانت کی حفاظت فرمائے اور کچھ دیر بعد دوبارہ اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا۔۔۔۔۔

----- ماضی -----

۔۔۔۔۔ ماہِ کامل کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک گھر میں پایا تھا وہ کچھ لمحے غائبِ دماغی سے چھت کو گھورتی رہی پھر جیسے اسے سب یاد آ گیا تھا اسلئے بری طرح ڈر کر اٹھ بیٹھی۔ جلدی میں یکدم حرکت کرنے کی وجہ سے اس کی جسم پر لگنے والی چوٹوں اور خراشوں میں درد اٹھا تھا اور اسکے منہ سے دبی دبی چیخ نکلی۔۔۔ اس کی چیخ سن کر کراپا جلدی سے اندر آئی تھی اور اسکے سامنے آ کر چارپائی پر بیٹھی۔۔۔

"ارے ارے۔۔۔ لیٹی رہ۔۔۔" کراپا نے قریب آ کر اسکے کندھوں پر نرمی سے دباؤ ڈالا تھا وہ سر اسیمہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی سکے رشتوں کا ایسا روپ دیکھ کر آئی تھی کہ اب غیروں پر یقین کرنا تو دور دور تک ممکن نہ تھا۔۔۔

"گھبرامت۔۔۔ تو یہاں بلکل سورکشت (محفوظ) ہے" کرپا نے شاید اسکی آنکھوں کی گھبراہٹ بھانپ لی تھی اسلئے نرمی سے بولی۔ ماہر کامل کو اسکی زبان ولجے سے پتا چل گیا کہ وہ کوئی ہندو عورت تھی ماہ کامل اب اعتبار کرنے سے ہچکچا رہی تھی کافی پریشان کن سوچوں نے اسکے گرد ایسا گھیرا ڈالا تھا کہ وہ منکل ہی نہیں پار ہی تھی۔۔۔ ماں اور ساس کی موت کا غم۔۔۔ ایک سے دوری۔۔۔ عاقب کے خود تک پہنچ جانے کا ڈر۔۔۔ پھوپھی مجیدین کے حوالے سے وسوسہ۔۔۔ اسکا ذہن مختلف پر اگندہ سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا اور اب یہ نئے لوگ کیا اس کو ان پر اعتبار کرنا چاہیے تھا۔۔۔ اسکا دماغ لکا را بالکل نہیں۔۔۔۔

مجھے یہاں کون لایا؟ میرے کپڑے۔۔۔ اس نے بے تابی سے پوچھتے ہوئے اپنے حلقے پر غور کیا یہ وہ لباس نہیں تھا جو وہ کل رات پہنے ہوئے تھے۔۔۔ میرے کپڑے کس نے بدلے اور تم سب کون ہو؟ کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟ اس نے بیڈ کراؤن سے لگ کر بری طرح لرزتے ہوئے متعدد سوالات پوچھ ڈالے تھے۔

"میں نے کپڑے بدلے ہیں تمہارے۔۔۔" دیلیز پر دودھ کا گلاس لئے ویدیا نمودار ہوئی تھی ماہ کامل نے اب بھی نظروں سے ویدیا کی دھیمی دوستانہ مسکان کو دیکھا۔۔۔

"تو دیکھ اسے میں آتی ہوں" کرپا نے ویدیا کو کہا تھا اور کمرے سے نکل گئی ویدیا نے دوستانہ مسکان سجائے رکھی تھی سائیڈ ٹیبل پر دودھ کا گلاس رکھ کر اسکے ساتھ بیٹھی۔

"میرے بھیا۔۔۔ گوپال کو تم سڑک پر ملی تھیں تمہارا جسم زخموں سے چورتھا اور دور دور

تک کسی مدد کے آنے کے آثار نہیں تھے اور نہ ایسی حالت میں تمہیں اتنے ویران

علاقے میں چوڑا جاسکتا تھا اسلئے بھیا تمہیں یہاں لے آئے۔۔۔ چنتا مت کرو تم یہاں

سرکشت ہو اور جب تک من چاہے یہاں رہو۔۔۔ اس گھر اس پر یوار کو اپنا

سمجھو۔۔۔ ہمسم" ودیا نے اپنی نرمی سے اسکو تھوڑا ذہنی سکون ملا تھا مگر اصل دکھ ابھی باقی

تھا اسے ایک سے ملنا تھا ہر حال میں۔۔۔ وہ کب تک یہاں رہتی۔۔۔۔۔ ودیا نے اسکو

دودھ کا گلاس تمھایا تھا اور کمرے سے باہر نکل گئی وہ خود بھی چاہتی تھی کہ تھوڑے ذہنی

سکون کے بعد اگر ماہ کامل انہیں خود بتائے تو ٹھیک تھا۔

"کیا کہتی ہے؟" ودیا کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر ہنڈیا چولے پر چڑھاتی کرپا نے اس سے

استفسار کیا تھا۔

"چوٹ کھائی ناری ہے بھگوان جانے کیا دکھ لئے یہاں پہنچی ہے من کیا تو خود بتا دے گی

"ودیا نے رسان سے کہا تھا اور دوسرے کمرے میں چلی گئی

دوسری طرف صبح کا اجالا پھیلنے والا تھا اور وہ خالی ہاتھ اپنی ہوس کو سلاتے ہوئے پریشاں

تھا کہ گھر میں تین لاشیں ہیں اور گھر گیا تو پولیس کیس بنے گا اور پولیس اسے پکڑ لے گی اسکے

خلاف ایک گواہی دینے والا زندہ تھا عاقب اپنی گندی ہوس اور اردوں کو مٹی میں ملاتا گھر پہنچا تھا فجر کی اذانیں ہونے میں وقت تھا اور پھر جیسے سوچ لیا تھا اسے کیا کرنا ہے اور اسے ایک کے آنے سے پہلے پہلے یہ کرنا تھا جو شہر سے اپنی شادی کی شاپنگ کر کے اور اپنی خالہ ریسہ کو لے کر آ رہا تھا۔۔۔ اس نے دونوں گھر پر تیل چھڑک کر وہ گھر نظر آتش کر دیا تھا اور وہاں سے دور نکلتا چلا گیا صبح تک یہ قیامت خیز خبر پورے گاؤں میں پھیل گئی کہ تین لاشیں جل کر خاکستر ہو گئی ہیں اور وہ ماہ کامل کا کچھ پتا نہ تھا پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایک کو فون کیا تھا اور سب سن کر اسکے قدموں تلے سے زمین نکل گئی یہ ایک ایسا صدمہ تھا جسے سہنا محال تھا فوری طور پر اسکی گاؤں واپسی ہوئی تھی اور اپنی ماں چاچی اور پھوپھی کی خاکستر لاشیں دیکھ کر اسکی آنکھیں لہو رنگ ہو گئیں اور اس سے زیادہ یہ سوال سوہان روح تھا کہ ماہ کامل اسکی امانت کہاں تھی؟ کیا عاقب اسے کے گیا تھا یہ خیال اسکے ذہن کو ایسے کچھ کے لگاتا تھا جیسے اسکے سر پر کوئی کیلیں ٹھوکتا ہے۔۔۔ وہ برداشت کے آخری پیمانے پر تھا تدفین کر کے بھی وہ ریسہ کے لاکھ اصرار کرنے کے باوجود گاؤں نہیں چھوڑ پارہا تھا اسے قاتل عاقب کی تلاش تھی اور آخر کار پندرہ دن کے بعد پولیس کو عاقب مل گیا پولیس نے اپنے ہتھکنڈے آزما کر اس سے اقبال جرم کروایا تھا اسے سزا سنادی گئی مگر عاقب کو بھی ماہ کامل کا معلوم نہیں تھا۔۔۔ ماہ کامل اسکی امانت اور جان۔۔۔ کہیں

گمنام ہو گئی تھی۔۔۔ اور اسکے بعد وہ ریسہ خالہ کے کہنے پر جتنی کوئی اولاد نہیں تھی اور شوہر بھی طلاق دے کر دوسری شادی کر کے ملک سے چلا گیا تھا وہاں آ گیا انکا بیٹا بن کر۔۔۔ وہ ایک عزم لے کر جی رہا تھا کہ اسے ماہ کامل ضرور ملے گی

وہ رات کے تین بجے یہاں پہنچے تھے۔ تھکے ہونے کی وجہ سے آتے ہی سو گئے تھے اسلئے اسے یہاں کی خوبصورتی دیکھنے کا موقع نہیں ملا تھا صبح اسکی آواز پرندوں کی چچھاہٹ سے کھلی تھی وہ خود پر سے شیاں کا بازو آہستہ سے ہٹاتی اٹھ بیٹھی ایک نظر شیاں کو دیکھا تھا اور کلس کر رہ گئی نجانے کیوں جتنی وہ اپنی دیوانگی اور بے تابی اس پر آشکار کرتا تھا اتنا وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی اور اب بھی یہ ہی ہوا تھا اصولاً تو البان کو خوش ہونا چاہیے تھا کہ اسکا شوہر شیاں اب پرانی لڑکیوں کی طرف مائل ہونے کے بجائے اسکا اسیر ہوا جا رہا تھا مگر وہ رات سے شدید کوفت کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔ اسے شیاں کا یہ صرف ڈھکوسلہ لگ رہا تھا اور کچھ نہیں۔۔۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کی طرف چلی آئی اس نے آگے بڑھ کر پردے ہٹائے تھے دھند بھری سرد ہوانے اسے کپکپا دیا تھا مگر وہ تو سامنے کا منظر دیکھ کر حق دق رہ گئی اسکو خوبصورت پرندے اپنی کھڑکی کے آگے چچھاتے نظر آ رہے تھے دور پہاڑوں پر آبشار کا پانی ایک سفید لکیر کی مانند گرتا لگ رہا تھا اور سبز رنگ کے گھنے درخت جو بلند و بالا چوٹیوں پر

سجائے گئے ہوں جیسے۔۔۔۔۔ کتنا خوبصورت منظر تھا۔۔۔۔۔ وہ ایک بھولے بھٹکے خیال میں کھو گئی۔

تمہیں پتا منہا میری خواہش ہے کہ میں ہوں اور دھند بھری سرد صبح کا آغاز میں پرندوں کی چچھاہٹ سے کروں اٹھ کر کھڑکی تک جاؤں کھڑکی میں سے سامنے پہاڑوں کا منظر ہو اور دور کہیں جھرنا بہنے کی آواز آرہی ہو۔۔۔۔۔ اور پیچھے دیکھوں تو۔۔۔۔۔ الہان منہا کی طرف رخ کئے کھڑی بہت اشتیاق و روانی سے بتایا رہی تھی بنا اسکی آنکھوں کا اشارہ سمجھے اسے چپ نہ ہوتے دیکھ منہا نے جلدی سے اسکی بات کاٹی تھی

تمہارے پیچھے سرایبک۔۔۔۔۔

سرایبک۔۔۔۔۔ وہ الجھی اور منہا کی نظروں کا اشارہ سمجھ کر گھبرا کر مڑی تھی پیچھے کھڑا ایبک ہلکا سا مسکرایا شاید اس نے الہان کو پہلی بار اتنا روانی اور پر جوشی سے بولتے سنا تھا البتہ منہا واقف تھی۔۔۔۔۔ اور اسکی اسی مسکراہٹ پر الہان فدا ہو گئی تھی۔ وہ اس لمحے سے منکل کر اس لمحے میں پہنچی تو اسکی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

اس نے پیچھے مڑ کر بے خبر سوائے شیاں کو دیکھا تھا دعا قبول ہوئی بھی تو کس صورت میں۔۔۔۔۔ اس نے ناشکری سے سوچا تھا اب اسے نہ منظر متاثر کر رہا تھا اور نہ کچھ اور۔۔۔۔۔ وہ پلکوں پر ٹھہرے آنسو پونچھتے کھڑکی بند کر کے صوفے پر آ بیٹھی تھی اور ٹی وی چلایا۔۔۔۔۔ چینل

سرچنگ کرتے ہوئے مشہور خبروں کے چینل پر چلتی خبر پر اسکا ہاتھ لرزاتھا  
 --- شیال --- اسکی آنکھوں میں بے اختیار نمی آگئی تھی

--- ایل ای ڈی سکرین پر ایک دوسرے آدمی کو دیوانوں کی طرح مارتا ہوا وہ شیال  
 ہی تھا مجھے میں سے کسی نے احمر کو مارتے ہوئے اسکی ویڈیو بنالی تھی اور اب وہ ویڈیو  
 وائرل ہوتی خبروں کی زینت بنی ہوئی تھی --- اور ساتھ ساتھ ایک ہیڈ لائن بھی چل رہی  
 تھی

(شیال مرتضیٰ کا نشے میں اپنے دوست پر تشدد) الہان کی آنکھیں نمی سے بھر گئیں  
 --- اس نے کرب سے لب بھینچتے ہوئے چینل فارورڈ کیا تو وہ بھی ایک نیوز چینل تھا جس  
 پر جیاشیال کے خلاف دھواں دھار بیان بازی کر رہی تھی اسکی ساری ہمدردیاں احمر کے  
 ساتھ تھیں اور ایسی باتیں کہ کوئی بھی سنتا وہ شیال کو ہی موزود الزام ٹھہراتا جبکہ کون جانتا تھا  
 کہ یہ وہ لاوا اور زہر تھا جو شیال کے اسکے رد کرنے کے بعد اب بہہ رہا تھا۔ الہان کا ضبط  
 جواب دے گیا تو اس نے ریمورٹ ٹیبل پر پٹھا اور اٹھ کر ایل ای ڈی کا پلگ ہی سوچ بورڈ  
 سے نکال لیا --- قدم قدم چلتی وہ شیشے کے سامنے آئی تھی اور ماتھے پر آئے بال  
 درست کر کے شیشے میں اپنا عکس دیکھا ---

پیچھے شیاں کا عکس نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ لش گرے ٹی شرٹ میں اوندھا لیٹا گہری نیند میں تھا ہاف بازو سے اسکے مسلز نمایاں تھے اور چہرے کے خوبصورت نقوش مگر کردار بالکل میلا

۔۔۔۔۔

"سو آپ سٹریٹ فائٹر بھی نکلے" الہان نے تلخی سے سوچا تھا اس نے کبھی بھی ایسے ہمسفر کا تصور نہیں کیا تھا۔۔۔ اور شیاں تو اسکے خوابوں کے شہزادے سے بالکل مختلف تھا۔۔۔ وہ آنکھوں کی نمی پونچھی بیڈ کے کنارے آکر ٹک گئی تھی اسی لمحے شیاں کا موبائل بجا تھا بیل مسلسل ہو رہی تھی۔۔۔ شیاں نے کسمسا کر آنکھیں کھولی تھیں اور ایک سائیڈ کی نرم سی مسکراہٹ پاس کی وہ اتنی دلکش مسکراہٹ کے جواب میں مسکرا بھی نہ سکی تھی اور چہرہ پھیر لیا۔۔۔

"جانم موبائل پکڑاؤ گی؟" اس نے سیدھا ہو کر ایک ہاتھ گردن کے نیچے رکھ کر دوسرا اسکی جانب بڑھایا تھا الہان نے دیکھا موبائل اسکی سائیڈ والی ٹیبل پر رکھا اب بھی بج رہا تھا۔۔۔ الہان سیل اٹھا کر اسکے ہاتھ میں دینے کے لئے آگے کو ہوتی تو شیاں نے ایک جھٹکے کے ساتھ اسکو موبائل کے ساتھ ہی خود کی طرف کھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔ وہ سیدھی اسکے اوپر گر گئی "شرافت سے تو تم آتی ہی نہیں ہو قریب۔۔۔" شیاں نے اسکے گال پر اپنے لب مس کرتے شوخی سے کہا تھا۔۔۔ الہان تیز دھڑکتے دل لرزتی پلکیں لئے اٹھنے لگی تو شیاں نے

ایک بازو سے اسکو اپنی گرفت میں لیتے دوسرے سے مسلسل بچتے سیل کو کان سے لگایا تھا دوسری طرف اسکا سیکمیٹری تھا اور اسکو کل والی حرکت کی سنگینی کا احساس دلایا تھا۔۔۔ خبروں میں ہوتی بیان بازیاں اور جیا کے دھواں دار انکشافات اور احمر کا مظلوم بن کر ہر رپورٹر کو متنازعہ بیان ریکارڈ کروانا۔۔۔ شیاں کے ماتھے پر بل در آئے تھے اور اسکے گرد گرفت ڈھیلی ہوئی تو وہ جلدی سے کھسک کر دور بیٹھی۔۔۔ شیاں نے لب بھینچتے سیل آف کر کے الہان کو دیکھا تھا جو سر جھکائے اپنے ناخنوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ زرا ایل ای ڈی اون کرنا شیاں نے سیل سائیڈ پر پھینکتے خطرناک سنجیدگی سے الہان کو کہا تھا وہ سمجھ گئی کہ شیاں کو خبر پہنچ گئی ہے

اس نے جا کر چپ چاپ ایل ای ڈی اون کی اور خود صوفے پر بیٹھ گئی شیاں کچھ دیر خبریں دیکھتا رہا اور الہان کی طرف دیکھا تھا سن تو وہ بھی رہی تھی۔۔۔ شیاں نے واپس سیل اٹھایا تھا اور ایک نمبر ڈائل کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔ الہان نے کڑھ کر سکریں کو دیکھا تھا

"میں جانتا تھا کہ تمہیں میری یاد ضرور آئے گی" احمر نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا

تھا۔۔۔

میں۔۔۔۔۔

"نو نوشیال اب بات بہت آگے نکل گئی ہے اب دیکھنا تمہاری کیرئیر کی دھجیاں کیسے بکھرتی ہیں۔۔۔ میں بخشنے کے موڈ میں نہیں۔۔۔" احمر نے اسکی بات کاٹی تھی اور بولا۔۔۔ شیاں طنزیہ مسکرایا

"اچھا۔۔۔۔۔ چلو دیکھتے ہیں پہلے اپنا واٹس اپ چیک کر لینا اور ہاں مونا اور تمہارے رنگین لمحات۔۔۔۔۔ افسفصف "شیاں نے اسکے ہوش اڑا کر کال کٹ کر دی تھی۔۔۔ اور اب دوسرے دشمن کو کال کر رہا تھا۔۔۔ کیسے کال کی؟ جیا کے لہجے میں غرور تھا۔۔۔

"کچھ تھا جو تمہارا میرے پاس رہ گیا تھا"

کب؟ وہ حیران ہوئی۔۔۔

"جب تم نے مجھے اپنے قریب آنے کی اجازت دی تھی اور۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ۔۔۔۔۔" جیانا دان نہیں تھی اسے شیاں کا اطمینان کھٹک گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیا کی کوئی کمزوری اسکے ہاتھ لگ چکی ہے

"واٹس اپ چیک کر لو ورنہ ایک پریس کانفرنس میری بھی ہوگی اور جو میرے قریب آ کر اپنا فیوچر سکيور کرنے کا خواب تم نے دیکھا تھا وہ بالکل تباہ ہی نہ ہو جائے "شیاں نے روکھے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔ جیا نے جلدی سے کال کٹ کر کے واٹس اپ دیکھا وہ چند سیکنڈ

کی بناوائس کے کین کی ویڈیو تھی جب وہ شیاں کے قریب تھی۔۔۔ اسکے طوطے اڑ گئے۔۔۔ اسی وقت اسکے سیل پر شیاں کا میسج آیا تھا اس نے جلدی سے میسج اوپن کیا یہ جو سب بول رہی ہوں جلدی سے اپنے بیانات واپس لے لو ورنہ یہ سیدھا اسی چینل پر چلے گی جس چینل پر بیٹھی تم بیانات دے رہی ہو۔۔۔ اسی وقت جیا نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسکو کال کی

"تم انتہائی گھٹیا انسان ہو" وہ غرائی  
 "بلکل۔۔۔" شیاں نے ہنستے ہوئے کہتے کال کٹ کر دی تھی۔۔۔۔ اور احمر جو بار بار گھبرا کر کال کر رہا تھا اسکی کال ایڈمنڈ کی  
 مجھے پتا تھا

میں تجھے اور مونا کو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔ احمر انگاریوں پر لوٹ رہا تھا۔۔۔۔ مونا نے اپنی اور اسکی ویڈیو بنالی تھی

مونا تو اپنے ایک پروجیکٹ کے لئے ملک سے باہر ہے اور۔۔۔ سال دو سال وہاں ہی رہنے کا ارادہ ہے اسکا۔۔۔ شیاں نے مزے سے اطلاع دی تھی احمر مونا کی چال بازی پر کڑھ کر رہ گیا

تم اپنے دوست کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو شیاں؟ اسکا سارا تننا جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

"ابھی کیا نہیں ہے اور کرنے کا ارادہ بھی نہیں ہے بس آئندہ الہان یا میری راہ میں مت آنا۔۔۔" شیاں نے کہا تھا وہ چپ ہو گیا۔ مگر اندر ہی اندر وہ کڑھ رہا تھا

"جو تم کہو گے وہ کروں گا" احمر نے کہا تھا شیاں نے کال کٹ کر دی۔۔۔۔

اور مڑا تو پیچھے الہان نم آنکھیں لئے کھڑی تھی۔۔۔۔۔ شیاں اسکی جانب بڑھا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔ اور رو ہانسی ہوئی تھی

آپ بلیک میلر بھی ہیں؟

"جی جانی۔۔۔" شیاں نے سکون سے اعتراف کیا تھا اور کھیچ کر اسکو اپنی بانہوں میں بھرا۔۔۔۔ وہ مچلی تھی

"میں آپ سے ابھی بات نہیں کرنا چاہتی" اس نے منہ پھیرتے ہوئے کہا تھا

"مجھے ابھی کرنی ہے" وہ اسکے گرد گھیرا تنگ کرتا بضد ہوا۔۔۔۔

"آپ کی ایسی حرکتیں میرے لئے ناقابل برداشت ہیں شیاں" اس نے لرزتے لہجے میں کہا تھا

"تو کیا کروں محبت نہ کروں؟ شیاں نے اسکی جھکتی خمشتیں آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے استفسار کیا تھا وہ کڑھ گئی۔۔۔۔

مجھے گھٹن ہوتی ہے شیاں۔۔۔۔ وہ تڑخی

"اور مجھے جیسے نئی سانسیں بخش دی جاتی ہیں" وہ جھک کر اسکی بات کا اثر لئے بنا سرگوشی میں بولا تھا اور اسکی گردن پر اپنے لب مس کئے الہان کے گال تمٹما اٹھے۔۔۔

"مجھے چھوڑئیے۔۔۔۔" وہ اور مچلی تھی شیال نے کچھ سوچتے ہوئے اسے آزاد کیا تھا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ الہان اپنی بکھرتی سانسوں کو سنبھالنے لگی۔۔۔۔ وہ

کمرے میں آئی تو شیال صوفے پر ٹھاٹ سے بیٹھا فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے ایل ای ڈی سکرین دیکھ رہا تھا جہاں چینل تو خبروں والا ہی تھا مگر اب وہاں شیال کے خلاف چلتی خبر کو افواہ اور فیک قرار دیا جا رہا تھا۔۔۔۔ شیال مرتضیٰ جو شاطر دماغ تھا

فوتگی میں آئے مہمان جا چکے تھے اب پورے گھر میں صرف وہ اور ایک ہی رہ گئے تھے

بکھی بکھی ہاجرہ تانی ملنے آ جاتی تھیں اور کچھ الٹی سیدھی پٹیاں پڑھا کر چلی جاتی۔۔۔۔ اسکی رخصتی ایسے ہی نصیب میں لکھی تھی سو منہا نے اپنے کڑھتے دل کو سمجھا لیا تھا۔۔۔ اور

ایک کے روکنے کے باوجود گھر کے سارے کام چپ چاپ سرانجام دیتی تھی ایک کو بھی اپنی ہر چیز وقت پر تیار ملتی تھی اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔ بکھی بکھی وہ

منہا کو ایسے خاموش اور سنجیدگی سے کام کرتے ہوئے دیکھتا تو حیران رہ جاتا تھا کہ یہ وہی

منہا ہے جس کو کئی کئی بار کہنا پڑتا تھا کہ چپ ہو کر بیٹھے۔۔۔۔ شیال کو منہا کی پڑھائی بھی

ادھوری رہ جانے کا دکھ تھا۔۔۔ اسلئے وہ سوچ رہا تھا کہ وہ منہا کا ایڈیشن دوبارہ کروادے۔۔۔۔ مگر اس نے پہلے منہا سے پوچھنا تھا کہ وہ آگے ایڈیشن لینا چاہتی بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔ رات میں وہ سونے لگی تو اسکے کمرے کا دروازہ کھٹکا تھا وہ فی الحال رسہ کے کمرے میں ہی رہ رہی تھی نہ ایک نے اسے اپنے کمرے میں سونے کا کہا تھا اور نہ اس نے ایسی کوئی پیش قدمی کرنے کی کوشش کی تھی اس وقت کون ہو سکتا ہے؟۔۔۔۔ اس کے ذہن میں آیا۔۔۔

"ایک سر۔۔۔۔" پھر اس نے اپنی سوچ کی نفی کی تھی۔۔۔۔ "وہ یہاں اتنی رات کو کیوں آئیں گے؟" منہا نے خود کلامی کی تھی۔۔۔۔ دروازہ دوبارہ کھٹکا تھا۔۔۔۔ "مگر انکے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے" وہ خود کلامی کرتی اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی مگر اسکا ہاتھ دروازہ کھولتے ہوئے کپکا رہا تھا آج پہلی بار وہ ایک کے روبرو کسی اور رشتے سے بات کرنے جا رہی تھی اسلئے اسکا گھبراہٹ فطری تھا۔۔۔۔ اسکا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔۔۔۔ اپنی سانسیں بحال کر کے اسنے ڈور ناب گھمایا تھا باہر راہداری خالی دیکھ کر اسکے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے اسکے ذہن میں متعدد ڈراموں کے سین چلنے لگے وہ پہلے ڈرتی نہیں تھی مگر اس لمحے نجانے اسے کیا ہوا وہ ایک جھٹکے سے پورا دروازہ کھول کر کمرے سے ایک کو پکارتی ہوئی منکلی تھی اور دس قدم بعد ہی سامنے سے اسکی پکار پر حیرانی سے آتے ایک سے ٹکرا

گئی تھی۔۔۔۔۔ اپنے سامنے ایک کو دیکھ کر وہ بری طرح اس سے چمٹ گئی۔۔۔ ایک حیران و پریشان سا کھڑا تھا۔۔۔۔۔ کیا ہوا؟

"سروہ میرے کمرے کا کوئی دروازہ نوک کر رہا تھا اور جب میں نے باہر دیکھا تو کوئی نہیں تھا اور۔۔۔۔۔" وہ کپکپاتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔۔۔ ایک کا دل چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے۔۔۔۔۔ یہ لڑکی طوفان ہی تھی ابھی تک چند سیکنڈوں میں بلاوجہ ڈر کر اس نے پورا گھر سر پراٹھا لیا تھا۔۔۔۔۔

منہا۔۔۔۔۔ ایک نے اسے خود سے دور کرنا چاہا

"سرپلیز آپ کہیں مت جائیے گا کوئی ہے۔۔۔" اس نے مضبوطی سے ایک کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑ رکھا تھا

"منہا کوئی نہیں ہے فارگاہ ڈسک وہ میں تھا" ایک نے کھینچ کر اسکو خود کے سینے سے علیحدہ کرتے ہوئے بازو جھنجھوڑتے تھوڑے تیز لہجے میں گویا ہوا تھا وہ رک کر اپنی آنکھیں چندھیا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ پھر ایک جھٹکے سے پیچھے ہوتی تھی اور منہ پھولا لیا۔۔۔۔۔

"اتنی رات کو اور جب میں نے دیکھا تو آپ نہیں تھے وہاں۔۔۔۔۔" منہا کی انوسٹیکشن شروع ہو چکی تھی

تو تمہارے کمرے کا دروازہ کھٹکا کرو ہاں سے ہلنا ممنوع ہو جاتا ہے؟ ایک نے طنز کیا  
"یہ سب بھی ہوتے ہیں کچھ سر۔۔۔"

"اب تم مجھے سکھاؤ گی" ایک نے کچھ تپ کر کہا تھا منہا نے اثبات میں سر ہلایا  
"جی بالکل۔۔ ایک تو اتنی رات کو آنا نہیں چاہیے کسی لڑکی کے بیڈ روم میں دوسرا آہی  
گئے تھے تو آواز بھی دے دینی تھی تاکہ مجھے پتا ہو کہ کون آیا ہے"

"پہلی بات تم میری بیوی ہو سو مجھ پر ایسی کوئی قدغن نہیں لگا سکتیں دوسری بات اتنی  
رات کو میں وہاں کھڑا نہیں رہ سکتا تھا کہ کب محترمہ کا موڈ ہو کب دروازہ کھولے اور تیسری  
بات تمہارے ایڈیشن کے متعلق بات کرنے آیا تھا کچھ اور کہنے نہیں۔۔۔" ایک بھی  
دوبدو جواب دینے میں ماہر تھا منہا کا منہ تحیر سے کھلا

"ہاں تو یہ ایڈیشن والی بات صبح بھی ہو سکتی تھی ناں سہرا بھی ہی کیوں؟..... اور یہ جو بار بار  
آپ رومینس کا ٹونٹ کرتے ہیں ناں۔۔۔ اتنے بھی ہینڈ سم نہیں آپ"

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔ جاو جا کر سو جاؤ۔۔۔ ایک کو کوئی جواب نہ سوچھا تو ناک سے مکھی  
اڑانے والے انداز میں کہا تھا اب وہ رات کو ساڑھے بارہ بجے کیا بحث کرتا اور کرتا بھی  
کیسے اسکی زبان افہفہف۔۔۔ ایک جھنجھلاتا نا تو اور کیا کرتا۔۔۔۔

"ایویں ہی۔۔۔۔" اس نے خفگی سے سر ہلایا اور وہاں سے ایک کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔۔ ایک کا ماتھا ٹھنکا۔۔۔۔

"آپکا کمرہ ادھر ہے" اس نے اشارہ کیا تھا

"وہاں نہیں سونامجھے۔۔۔ ڈر لگ رہا ہے" وہ ڈوپٹہ جھٹکتی لٹھ مار جواب دے کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔ ایک پیچھے بیچ و تاب کھاتا رہ گیا تھا

وہ وہاں سے اسے شیاں جر منی لے آیا تھا۔۔۔۔

جب سے تم یہاں آئی ہو گھربات کی؟ شیاں نے کمرے میں آ کر پوچھا تھا جب وہ بستر پہنچا رہی تھی

"نہیں۔۔۔ کیونکہ میرا موبائل گھر میں ہی رہ گیا تھا" الہان نے مصروف سے انداز میں کہا تھا شیاں نے اپنا موبائل اسکی طرف بڑھایا

"یہ لو اس سے بات کر لو۔" الہان نے شیاں کو دیکھا تھا اور ایک نظر موبائل کو پھر موبائل اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ پہلی بپ پر ہی اسکی کال اٹینڈ ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہیلو الہان کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں۔۔۔ کافی دنوں بعد صفیہ کی آواز سن کر وہ روہانسی ہو گئی شیاں نے چیل سرچنگ کرتے اسکو دیکھا دل کیا کہ سارے آنسو اسکے ایک لمحے میں چن لے۔۔۔

"میں نے خبروں میں دیکھا کہ شیاں۔۔۔ تم نے خود کو کس آگ میں جھونک لیا الہان" وہ گلوگیر لہجے میں بولی تھیں

امی۔۔۔ چھوڑئیے وہ کم مائیگی کے احساس سے بچنے کے لئے جلدی سے بولی "یہ بتائے گھر میں سب کیسے ہیں؟..."

سب ٹھیک ہیں۔۔۔ منہا کی شادی ہو گئی ہے اور تم کہاں تھیں؟ تمہارا سیل بھی آف تھا منہا نے کئی بار کال کی

اچھا۔۔۔ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اتنا ہی کہہ سکی اندر کہیں دل میں کچھ چھتا تھا اتنی جلدی؟ ہاں ریسہ کی وفات ہو گئی ہے نا؟

"کب؟ وہ جلدی سے کپکپاتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔"

"ایک مہینہ ہو گیا ہے" صفیہ کی بات پر وہ صدمے میں گھر گئی تھی

"۔۔۔۔۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟" الہان نے بے بسی سے پوچھا تھا اسے افسوس ہوا کہ ریسہ خالہ کی آخری بار صورت نہ دیکھ پائی تھی

"منہا نے تمہیں فون کئے تھے مگر تم نے فون نہیں اٹھایا"

"مگر آپکے پاس شیال کا نمبر بھی تو تھا ناں اور۔۔۔"

"شیال کوئی ضرورت نہیں ہے ہم تو پہلے ہی پچھتا رہے اور تمہارے ابو بھی اس پر بہت غصہ ہیں۔۔۔ تم ہاں نا کرتی ناں تو" صفیہ نے منہ بسور کر اسکی بات کو رد کر دیا تھا

"امی۔۔۔۔" اس نے بہت کرب سے کہا تھا بار بار اسے وہ لمحے اور روئیے یاد آ رہے تھے جس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی کا سب سے ناپسندیدہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوئی تھی

۔۔۔۔ اس نے کال کٹ کر کے موبائل سائیڈ پر رکھا تھا اور آنکھوں میں نمی لئے سونے کے لئے لیٹ گئی تھی۔۔۔ اور کبل منہ تک تان لیا ہولے ہولے اسکا جھٹکے کھاتا وجود

شیال کو احساس دلایا رہا تھا کہ وہ رورہی ہے۔۔۔۔ مگر اس وقت شیال اسکے قریب جا کر اسے اگر اپنی اپنائیت کا احساس دلانے کی کوشش کرتا تو وہ مزید بپھر جاتی کیونکہ شیال جانتا تھا کہ وہ اسے نفرت کی حد تک ناپسند کرتی تھی اسلئے لب بھیج کر دل مسوس گیا۔۔۔۔ مگر اسکی بے چینی اس رات عروج پر تھی

صبح وہ اٹھی تو ایک ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

دکھائی نہیں دے رہا بال بنا رہا ہوں۔۔۔ ایک نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔ وہ اسکی پشت کو تیکھے چتونوں سے گھورنے لگی۔۔۔

"آپ رات کو یہاں سوئے تھے۔۔۔؟ وہ آنکھیں سکیڑ کر پوچھنے لگی ایک نے شیشے میں کمرل میں لپٹے اسکے نازک وجود کو گھورا تھا اور ہیر برش ڈریسنگ پر پھینک کر مڑا تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہاں تھارات میں۔۔۔ ایک نے تلخ مسکراہٹ سے پوچھا تھا وہ گر بڑائی۔

"اگر آپ تھے تو یہ بہت بری حرکت ہے"

یہ میرا کمرہ ہے میڈم جی۔۔۔ ایک نے بتایا لیکن کل رات یہ یہاں میں تھی اور۔۔۔

تو تم کون ہو میری؟ اس نے نارمل لہجے میں پوچھا تھا مگر منہا کے گال تممتا اٹھے ایک کو منہا کا یوں پزل ہو کر سر جھکانا ماہی کی یاد دلا گیا تھا۔ ایک کے دل میں ٹیس اٹھی تھی۔ وہ رخ پھیر کر اپنا عکس آئینے میں دیکھتا ہوا بولا تھا

اس گھر میں سونے کی جگہ ہے مگر میری استعمال کی ساری چیزیں یہاں ہی تھیں۔۔۔ منہا نے تیزی سے دھڑکتے دل کو لگام دی وہ ہر بار اسکی خوش فہمی کو بری طرح سے توڑتا تھا

"اٹھ گئی ہو تو ناشتہ بنا دو ماہی۔۔۔" ایک کے منہ سے بے اختیار نکلتے ماہی کا نام سن کر منہا نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا اسے لگا کہ ایک نے اسکو پیار سے ماہی کہا ہے دوسری طرف ایک شرمندگی سے پر فیوم کی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

نجانے وہ ایک کے ساتھ اسکے ہر پل میں کیوں در آتی تھی۔۔۔

منہا مسرت سے گنگنائی کمبل سے نکل کر واش روم کی جانب بڑھی تھی اسے ایک کے لئے ناشتہ بھی بنانا تھا

ایک لمبی صاف سڑک پر ہلکی ہلکی مگر سرد ہوا میں وہ اور شیاں ایک ساتھ چل رہے تھے اور قریب ہی ان سے چند قدم آگے فٹ پاتھ پر کھڑا ایک مچھلا اپنے والٹن پر سو فٹ رو مینٹک دھن بجا رہا تھا جس نے آس پاس کے ماحول کو اور رو مینٹک بنا دیا تھا وہاں زیادہ تر نوجوان لڑکے لڑکیوں کے جوڑے تھے۔۔۔ شیاں نے ایک نظر مسکرا کر اس بے نیاز کو دیکھا جو اس کے دل میں چھپی محبت سے انجان نجانے کس خیالوں میں مگن چلتی جا رہی تھی۔۔۔ جب وہ دونوں اس والٹن والے لڑکے کے سامنے پہنچے تو شیاں نے آگے بڑھ کر اسکا نازک ہاتھ تھامتا تھا البان نے زرا کی زرا مڑ کر اسکو بے تاثر چہرے کے ساتھ دیکھا مگر

آنکھوں میں ایک سوال پنہاں تھا۔۔۔ اور شیاں نے اسکی آنکھوں کا پیغام پڑھ لیا تھا اور مسکرایا۔

"مجھے تمہارے ساتھ ڈانس کرنا ہے" شیاں کی انوکھی فرمائش پر اس نے ارد گرد دیکھا تھا جیسے اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا ہو اور ناگواری سے ہاتھ چھڑا کر جانے لگی

جب شیاں نے اسکے ہاتھ کو جھٹکا دیا تھا وہ اسکے سینے سے لگ گئی یہ جو ہوا تھا اچانک ہوا تھا الہان کچھ سمجھ ہی نہیں پائی اور جب سمجھی تو سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اسکے سینے سے سر اٹھاتی سنبھل کر دوبارہ دور ہونے لگی تو شیاں نے اسکے گرد اپنا حصار بنا کر دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اسکی نازک انگلیوں میں پھنسا لے اونچا کر کے اسے ہوا میں گھمایا تھا اور اسے زمین پر ٹکا کر گھمانے لگا۔۔۔ وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی مگر وہ اسکی ہر مزاحمت کو اس طرح سے ہینڈل کر کے اپنی من مانیوں میں ڈانس کا روپ دے رہا تھا کہ دیکھنے والے داد دینے بنا نہیں رہ پارہے تھے وائلن کی دھن پر ایک بلیک ہائی نیک اور بلیو جینز میں آنکھوں میں ڈھیروں محبت لئے شیاں اور کالی میکسی میں متمتاتے گالوں سے اسکی بانوں میں ہلکی ہلکی مچلتی الہان نے وائلن کی دھن کو ایک نئے انداز سے محسوس کیا تھا۔۔۔ اچانک شیاں نے اسکے قدم زمین پر ٹکاتے اسکی آنکھوں پر لب رکھے تھے جن میں انتہا کا غصہ بھرا تھا انکے ارد گرد کا سارا ماحول تالیوں سے گونج اٹھا تھا اچانک ان دونوں کے پاس ایک کورین بچی

کافی زیادہ پھول لئے بڑھی تھی اور شیاں کی جانب بڑھائے شیاں اسکے تمتماتے چہرے کو دیکھتے ہوئے بچی کی آمد پر چونکا اور مسکرا کر الہان کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے بچی سے پھول لے کر اسکے گال پر بوسہ دیا تھا بچی شرمناک مسکراتے ہوئے واپس بھاگ گئی۔۔۔۔۔ شیاں نے دوبارہ الہان کی جھکی پلوں کو دیکھتے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکی جانب پھول بڑھائے تھے الہان کی پہلی بار شیاں کو دیکھ کر ایک ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی الہان نے نجانے کیسے پھول تھامنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا تھا اور شیاں نے خوبصورتی سے مسکراتے پھول اسکو دینے کے بجائے اٹھتے ہوئے پھول فضا میں اچھالے تھے اور الہان کوشد سے خود میں بھیجنے لیا۔۔۔۔۔ دوبارہ سے ماحول تالیوں سے گونج اٹھا تھا اور وہاں موجود ہر شے انکی محبت کے امر ہونے پر دعا گو تھی

Urdu novels mania  
www.urdu novels mania.com

ماضی

کافی دن ہو گئے تھے اسے یہاں رہتے ہوئے کرپا اور ودیا بہت پیار کرتی تھیں اسے۔۔۔۔۔ اور گوپال بھی اسکا بہنوں کی طرح خیال رکھتا۔۔۔۔۔ وہ کافی دن توپاؤں پر زخموں کی وجہ سے چل نہیں پائی تھی مگر سب سے پہلے ٹھیک ہوتے ہی گھر جانا چاہتی تھی اسے یقین تھا کہ ایک اسکو پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہوگا اور وہ بھی تو اس سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ مگر

جب گوپال کو اپنے گھر کا پتا بتایا تو گوپال وہاں سے کوئی اچھی خبر نہیں لاپایا تھا اس نے آکر جو بتایا یہ ماہی پر نئی قیامت تھی مگر وہ ایک بار خود جا کر دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ اسلئے شدت سے اپنے ٹھیک ہونے کی منتظر تھی۔۔۔

گوپال ماہی کی شدت دیکھتے ہوئے اسے اسکے گھر لے گیا تھا مگر جہاں پہلے انکا گھر ہوتا تھا وہاں خاکستری دیواروں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔۔۔ گوپال نے اسکی حالت کے بیش نظر کار سے اتر کر ایک گاؤں والے سے خود پوچھا تھا۔۔۔ اور جو اسکو سننے کو ملا وہ بہت اذیت ناک تھا۔۔۔

محله والوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہا ایک اور ماہی کا مل کے نکاح سے پہلے کہ رات کو جب ایک شہر گیا ہوا تب عاقب چاچا نے سب کو مار دیا تھا اور ایان کو کے کر چلا گیا اور اسکی عظمت ریزی کر کے اسکو مار کر کہیں چھوڑ آیا تھا اور گھر آ کر گھر کو آگ لگا دی اور پولیس سے بچنے کے لئے بھاگ گیا لیکن اب وہ پولیس کی حراست میں تھا اور پچانسی کا انتظار کر رہا تھا ایک یہ گھر بیچ کر دل برداشتہ ہوتا اپنی خالہ ریسہ کے ساتھ شہر چلا گیا تھا اور اب واپس کب آتا آتا بھی نہیں گیا کہاں گیا گاؤں والے انجان تھے۔۔۔ ماہ کامل سب سننے کے بعد پوری طرح ٹوٹ گئی تھی اور گوپال کے ساتھ واپس آگئی۔۔۔۔ اور تب سے کسی معجزے کے ذریعے ایک سے ملنے کی امید لئے بیٹھی تھی

۔۔۔۔۔ شیاں کو نیند میں الہان کے یکدم اپنے قریب ہونے کا احساس ہوا تو اس نے خوشگوار حیرت سے آنکھیں کھولی تھیں وہ اسکے سینے سے لگی بخار کی شدت سے کانپ رہی تھی شیاں نے ہاتھ اٹھا کر اسکے ماتھے کو چھوا وہ تپ رہا تھا۔۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔۔" شیاں متفکر ہو کر آہستگی سے اسے خود سے علیحدہ کرتا اٹھا تھا اور انٹرکام کا بٹن دبایا۔۔۔۔۔ ریسپنشنٹ کو کہہ کر ایک ڈاکٹر کو اپنے روم میں آنے کا کہا۔۔۔ اور دوبارہ اسکے ساتھ لیٹ کر شدت سے اسکو اپنے حصار میں لیا تھا

"چلو اسی بہانے تم خود میرے قریب تو آئیں" وہ اسکے ماتھے پر اپنی محبت ثبت کرتا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ الہان نے ہلکی سی کسمسا کر اور اسکے سینے میں منہ دے لیا تھا

اس نے آگے پڑھنے سے انکار کر دیا تھا اور ایک نے بھی زیادہ اصرار نہیں کیا وہ دونوں اب بھی ایک دوسرے سے گریزاں رہتے تھے جیسے دوا جنبی مسافر سفر کر رہے ہوں اور وقت ضرورت بات کر لی پھر اجنبی بن گئے۔۔۔۔۔ ایک دن تائی آئی تو اسے لہجے لہجے حلیے میں دیکھ کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر رہ گئیں۔۔۔۔۔

لڑکی یہ تم نے کیا حالت بنا رکھی ہے؟ ہاجرہ تو صدمے میں رہ گئی تھیں اسے دیکھ کر

"ٹھیک تو ہوں" اس نے اپنے کھٹنوں تک آتے فراک اور ٹائٹس بالوں کا جوڑا اور میک سے بے نیاز چشمے میں خود کو سب سے پیاری گردانتے ہوئے ہوئے کہا تھا

"خاک ٹھیک ہو۔۔۔ یہ کیا سر جھاڑ منہ پہاڑ گھومتی رہتی ہو ارے اللہ کی بندی اپنے شوہر کے لئے توتیار ہو جایا کرو" ہاجرہ نے اسکو ڈپٹا

شوہر۔۔۔ جو میری طرف دیکھتے بھی نہیں۔۔۔ منہا ایک سے بظاہر لاکھ گریزاں سہی مگر اسکی لاپرواہی کھلتی تو تھی اسلئے جل کر بولیں

"اسلئے ہی نہیں دیکھتا یہ جو تم بھوتنی بنے گھومتی رہتی ہو" ہاجرہ نے اسکے سر پر چپت لگائی تھی اس نے منہ بسورا۔۔۔

"کس کے لئے تیار ہوں خالہ۔۔۔ ہم دونوں کی کونسا پسند کی شادی ہے" وہ قنوطیت کی انتہا پر تھی

"پسند کی شادی نہیں ہے تو کیا زندگی بھر ایسے ہی رہنا ہے" ہاجرہ ہاتھ نچاتی صوفے پر جا بیٹھیں اور چادر اتار کر سائیڈ پر رکھی تھی

مطلب؟ وہ ابھی

"مطلب یہ کہ سچ سنو رک رہا کرو"

"مجھ سے نہیں رہا جاتا نا خالہ۔۔۔" اب وہ روہانسی ہوئی ایک کے سامنے جانا اسے اتنا پزل کر دیتا تھا اور یوں سچ سنور کر رہنا۔۔۔ اس سے تو ناممکن ہی تھا ایک کیا سوچتا شوہر کو اپنا کرنا ہے تو یہ کرنا پڑے گا۔۔۔ الہان کو دیکھا کیسے شوہر کو قابو میں کیا ہے جرمی کی سٹرکوں پر ڈانس کرتی پھر رہی ہے توبہ توبہ بے حیائی اور صفیہ کو دیکھو کیسی میسنی ہے کچھ کہہ دو تو اپنی بیٹی کی بات پر صم بکم ہو جاتی ہے۔۔۔ ہاجرہ نے کہا تھا الہان اسکی شیال کے ساتھ ڈانس کرنے والی بات پر شاکہٹ ہوئی۔۔۔۔۔

اپنی الہان۔۔۔۔۔ منہا کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا

"تمہاری ہی الہان بھی ایسی بے حیا سے تو مجھے کوئی رشتہ نہیں رکھنا۔۔۔ تم ہی کہتی پھر رہی تھیں کہ اسکی پسند کی شادی نہیں اگر یہ پسند کی شادی نہیں تھی اور اتنی بے حیائی ہے تو پسند کی شادی میں کیا کرتی یہ لڑکی۔۔۔ تم بھی دیکھنا اس مولے (فیش بک) پر.... توبہ توبہ۔۔۔۔۔" ہاجرہ نے پوری تقریر کر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

خالہ یہ جو کچھ دن پہلے شیال کی ویڈیو آئی تھی کیا سچ تھی؟ منہا نے بھی پچھلے دنوں خبروں میں چلتی شیال کے خلاف افواہیں سنی تھیں اسلئے پوچھ بیٹھی

"ارے ہمیں تو پتا نہیں سب کہہ رہے ہیں تو سچ ہی ہوگی مگر کہہ دیتی ہوں صفیہ اور ولید کا یہ چہیتا داماد انکی عزت دو کوڑی کی طرح کر کے چھوڑے گا" انہوں نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیشن گوئی کی تھی۔۔۔

"اللہ نہ کرے" منہا نے دل ہی دل میں کہا تھا کیونکہ الہان کی کرنی میں صفیہ اور ولید کا کیا قصور تھا جو یہ دنوں رسوا ہوتے۔۔۔

رات میں ایک کے کپڑے پریس کر کے وہ اپنے کمرے میں آئی تو اس نے ہاجرہ کی بات یاد آتے ہی فیس بک اوپن کی۔۔۔ شیاں کا آفیشل اکاؤنٹ کھولنے کے بعد وہ جیسے جیسے تصویریں دیکھتی گئی اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔۔۔۔۔ بہت ساری تصویریں تھیں جو ڈانس کرتے ہوئے کسی نے لے کر فیس بک پر ڈال دی تھی۔۔۔۔۔ ایک تصویر میں شیاں اسکی کانوں میں سرگوشی کر رہا تھا دوسری میں وہ اسے بانہوں میں اٹھائے فضا میں گھما رہا تھا اور تیسری تصویر کا منظر۔۔۔۔۔ منہا نے لب بھیج کر موبائل سائیڈ پر رکھا

"تو یہ افواہ نہیں تھی یہ سچ تھا کہ تمہارا اور شیاں کا ایفیر تھا۔۔۔۔۔ ورنہ جو تم محبت کا راگ الاپتی تھیں اسکو بھول نہ گئی ہوتیں۔۔۔۔۔ یہ ہے الہان تمہاری معصومیت کے پیچھے چھپی

سچائی۔۔۔۔ "وہ خیالوں میں الہان سے نفرت سے مخاطب ہوتی اور قیاس کرتی یہ بھول گئی تھی شیاں الہان کا اب شوہر تھا شرعی حقدار۔۔۔۔ وہ کچھ بھی کرتے یہ حلال تھا۔۔۔۔۔

"اور میں ایک سے اب بھی گریزاں رہتی ہوں صرف اسی لئے کہ کہیں الہان کے ساتھ دھوکہ نہ ہو جائے جبکہ اب تو وہ میرے شوہر ہیں۔۔۔۔" اس نے اپنی قنوطیت بھی الہان کے سر تھوپ دی تھی۔۔۔۔ وہ یہ بھی بھولی ہوئی تھی کہ اس نے الہان سے رقابت کا آغاز خود کیا تھا۔۔۔۔ اور اندر ہی اندر وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ الہان ایک اور اسکی زندگی میں آئے۔۔۔۔۔ وہ الہان کی بددعا سے ڈرتی تھی مگر اب نہیں۔۔۔۔ اسکا ذہن نئے تانے بن رہا تھا

"میں مزید ایسے جھوٹ پر یقین نہیں کروں گی کبھی بھی۔۔۔۔ ایک میرے شوہر ہیں اور رہیں گے" اس نے دل کی دل میں تہیہ کیا تھا

www.urdu novels mania.com

شیاں جیسے ہی کمرے میں آیا اسکے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو شیاں اسے بخار کی دوا دے کر گیا تھا اور اب وہ ٹاول لپیٹے کھڑی ٹھنڈ سے تھر تھر کپکپاتی اپنے گیلے بال سلجھا رہی تھی۔۔۔۔ ایک تو بخار اوپر سے ٹھنڈ میں یوں کھڑے ہونا۔۔۔۔۔ شیاں نے شکر ادا کیا کہ ہیٹر اور آتش دان کے باعث سردی کافی کم تھی ورنہ وہ تو ٹھنڈ

سے اکڑ چکی ہوتی۔۔۔۔۔ شیاں تیزی سے اسکی جانب بڑھتا تھا اور غصے سے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔۔۔

اس وقت ہاتھ لینے کی کیا پڑی۔۔۔ ٹھنڈ ہے سردی لگ جائے گی تو۔۔۔ شیاں نے اسکے برہنہ بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا

مر جاؤں گی ناں تو مر جانے دیجئے۔۔۔ الہان نے تقریباً بند ہوتی آنکھوں سے جواب دیا تھا وہ شاید ہوشی میں تھی ورنہ اس حالت میں وہ اسکے سامنے کبھی نہ آتی شیاں نے لب بھینچے "تم بہت خود غرض ہو الہان صرف اپنا سوچتی ہو" شیاں نے سنجیدگی سے جتایا تھا اور اسکے صبح بھگیے بدن سے نظریں چرائیں

تو کیوں آتے ہیں مجھ خود غرض کی طرف۔۔۔؟ اس نے کسمسا کر خود کو پچھڑایا تھا۔۔۔۔۔ اسے یوں پہلی بار ضدی موڈ میں دیکھ کر وہ حیران تھا ورنہ کبھی شیاں کو لگتا تھا جیسے وہ الہان کے ڈمی کے ساتھ رہ رہا ہو جو نہ اس سے بولتی تھی نہ کوئی تاثر دیتی تھی اسکو آج صحیح معنوں میں الہان کے اپنی زندگی میں ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ لبوں پر صلح جو مسکراہٹ سجاتا اسکی طرف بڑھتا تھا اور محبت سے تھوڑی پکڑ کر اسکا غصے سے پھولا چہرہ اپنی طرف کیا

ایٹ لیسٹ کپڑے پہن لو۔۔۔ شیاں کے لئے وہ بزدلی کھڑی اپنی تمام حشر سامانیوں سمیت حیران اور امتحان بنی ہوئی تھی۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ کوئی گستاخی کر کے اسکی ناراضی مول لیتا اسلئے اسے سمجھایا

"نہیں۔۔۔۔ کرنا مجھے کچھ۔۔۔ میں آج رات یہاں ہی بیٹھوں گی" وہ تیزی سے نفی میں سر ہلاتی اسکا ہاتھ جھٹک کر آتش دان کے آگے جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

شیاں نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا یہ دو اس پر اتنی نشہ آور ثابت ہوگی کاش اسے پتا ہوتا اب تو وہ ٹاول میں جو اسکے سینے سے لے کر گھٹنوں تک با مشکل آ رہا تھا مقید ہو کر آتش دان کے سامنے دزانو بیٹھی تھی شیاں اسکی جانب گیا۔۔۔

"تو ٹھیک ہے میں بھی آج رات یہاں ہی بیٹھوں گا" شیاں نے اسکے ساتھ دزانوں بیٹھ کر کہا تھا۔۔۔ وہ آتش دان کی جانب ہاتھ کئے اپنے ہاتھ گرم کرتی کبھی ان گرم ہاتھوں کو خود سے لپیٹ لیتی شیاں بظاہر اپنے سیل میں مگن مگر اسکی حرکتوں کو نوٹ کر رہا تھا۔۔۔ آخر اس سے برداشت نہ ہوا تو کہہ اٹھا۔

"الہاں تمہیں سردی لگ رہی ہے جا کر بیڈ پر سو جاؤ" شیاں نے ایک بار پھر اسے کہا تھا وہ ناراض نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ اور نفی میں سر ہلایا شیاں نے اپنی جیکٹ اتار کر اسکے کندھوں پر ڈالنے کی کوشش کی تھی وہ شیاں کے ہاتھوں میں جیکٹ کو خود سے دور

کرنے لگی تو شیاں جو جیکٹ اسکے کندھوں پر ڈال چکا تھا اس جیکٹ کے ساتھ ہی الہان کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔

"شدت سے واقف ہو میری پھر بھی ایسی حرکتیں کرتی ہو۔۔۔" شیاں نے سرگوشی کرتے ہوئے اسکے برہنہ کندھے پر محبت سے لب رکھے تھے۔۔۔ اس نے شیاں کی کالر دو بچلی تھی اور کپکپاتے لہجے میں بولی

کب ختم ہوگی آپکی یہ دیوانگی۔۔۔ کب اتر جاؤں گی آپکے دل سے۔۔۔؟ الہان کی آنکھوں میں بے اعتباری تھی۔۔۔ وہ جیکٹ کے کناروں کو پکڑے ابھی بھی اسکے اتنا قریب تھا "کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہوگا؟" شیاں نے محبت سے دوبارہ سوال پوچھتے اسکے آگ کی تپش سے سرخ و گرم ہوتے گال پر اپنے لب رکھے تھے۔ وہ لب بھیچ گئی تھی اسے خاموش اور مچلتا دیکھ کر شیاں کا ہاتھ سرانت کرتا ہوا اسکی کمر کی جانب گیا تھا اور اس نے نازک سی دھان پان سی الہان کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا تھا اور اسکے دونوں ہاتھ جکڑ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اسکو مزید قریب کر لیا جیکٹ اتر کر قالین پر گر گئی تھی۔۔۔

ایسا۔۔۔ ایسا ہو گیا تو۔۔۔؟ الہان نے اسکے ہاتھوں میں سے ہاتھ نکالنے کی کوشش کی تھی

"ناممکن ہے یہ۔۔۔" شیاں بے تباہ کہتا اسکے لبوں پر جھک گیا الہان نے آنکھیں سختی سے میچ کر اسکے ہاتھوں میں قید اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھیج لیں۔۔۔

"سانسیں تو چھین لیتے ہیں میری۔۔۔ میری سانس پر میرا اختیار نہیں رہنے دیتے۔۔۔" الہان نے گہرے سانس لیتے یونہی آنکھیں میچے زوٹھے پن سے نیا شکوہ کیا تھا۔۔۔

"اپنی فراہم بھی تو کرتا ہوں" شیاں نے دلکشی سے مسکرا کر جواب دیا۔  
 "بس یہ محبت نہیں ہے" وہ مچلتی ہوئی اب بھی بضد تھی۔۔۔ اسکی آنکھیں بند ہوئی جارہی تھیں شیاں نے تمنا تے گالوں کو بغور دیکھا تو اپنا اختیار کھونے لگا۔۔۔ شیاں کے دل نے ان لمحوں کو روک رکھنے کی التجا کی تھی  
 "تو محبت کس کو کہتے ہیں۔۔۔" شیاں کو اس سے بحث کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔ شیاں نے اسکے کندھے سے مشک رو گیلیے بال ہٹائے تھے

محبت۔۔۔ وہ جیسے خود کلامی کر گئی۔۔۔ محبت ایک۔۔۔ اسکے منہ سے سرسراتی سرگوشی کی مانند بے اختیار لفظ نکلا تھا اور شیاں جو محبت میں پور پور ڈوب کر آج سرشار ہو رہا تھا اسکی گرفت ڈھیلی پڑ گئی وہ نیند سے بے حال ہو کر وہیں اسکی بانہوں میں اسکے کندھے

پر سرٹکا گئی تھی۔۔۔ اور شیاں۔۔۔ اسکی حالت دگرگوں تھی۔۔۔ اس نے نازک سی  
المان کو اٹھا کر بیڈ پر لٹایا تھا اور کمبل ڈال کر بالکونی میں نکل آیا۔۔۔۔  
ایک۔۔۔ شیاں کی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔۔۔

۔۔۔۔۔ صبح اسکی آنکھ کھلی تو وہ شیاں کی شرٹ میں کمبل میں لپیٹی تھی اس کا بخار اب  
قدرے کم تھا۔۔۔ وہ سر دبا تی اٹھ پیٹھی صوفے پر بیٹھے شیاں نے جلدی سے اٹھ کر اسکی  
جانب پیش قدمی کی تھی اور اسکے پہلو میں آ کر بیٹھا۔۔۔ اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر اندازہ  
لگایا جاسکتا تھا کہ وہ پوری رات سویا نہیں ہے۔۔۔ المان نے خود کو اسکی شرٹ میں دیکھا  
تو اسکے گال سرخ ہو گئے وہ اچھے سے جانتی تھی کہ رات وہ کسی اور لباس میں تھی اس  
نے کمبل خود کے سینے تک کھینچ لیا۔

"آپ۔۔۔۔" اس سے کچھ کہا نہیں جا رہا تھا

"ڈونٹ وری میں نے ویسٹرس کو کہا تھا چلیج کرنے کا۔۔۔" شیاں نے اسکی آنکھوں میں  
مذبذب پڑھ کر از خود کہا تھا المان چونکی۔۔۔ شیاں آج حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔  
کیا ہوا ہے؟ وہ بے اختیار پوچھ پیٹھی۔۔۔ شیاں نے ایک ابرو اچکا کی  
"کچھ ہونا چاہیے تھا؟"

"نہیں مگر رات۔۔۔ رات کیا ہوا تھا" الہان کو نجانے کیوں کچھ کھٹک رہا تھا۔ شیال نے اس سے نظریں چرائیں

تم نہیں جانتی۔۔۔؟

آپ سوال پر سوال کیوں کر رہے ہیں؟.... آپ بتائیے کل رات آپ میرے قریب آئے تھے تو کیا ہوا۔۔۔" وہ جھنجھلا گئی تھی

"میں نے کل رات تمہارا نیاروپ دیکھا جس سے میں انجان تھا" شیال پھیکا سا ہنسا تھا۔ الہان کو کچھ اور لگا۔۔۔

ابھی آپ نے کہا کہ ویٹرس نے چیلنج کروایا تھا مجھے۔۔۔

مجھے ہوس کا پجاری سمجھنا چھوڑ دو ڈیم اٹ۔۔۔ اور کچھ کر بھی لوں تو کر سکتا ہوں حق رکھتا ہوں پہلی بار نہیں تھا تمہارے قریب آنا تمہیں چھوٹا مگر نہیں کیا اسلئے ہی کہ تم۔۔۔" وہ لب بھیج کر رہ گیا تھا الہان شرمندہ ہوئی تھی واقعی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔۔۔

"مجھے بھوک لگی ہے" اس نے دھیمے سے کہا تھا شیال چپ چاپ اٹھ کر انٹرکام کی جاب بڑھا تھا اور آرڈر نوٹ کروانے لگا۔۔۔۔ الہان بغور اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی اور اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی کہ رات کیا ہوا تھا جو اس کو اتنا سنجیدہ کر گیا تھا

شام میں وہ آفس سے لوٹا تو منہا کو دیکھ کر ٹھٹکا تھا وہ لانگ فراک اور چوڑی دارپا جامے میں سلیقے سے ڈوپٹہ سینے پر پھیلائے ہلکے پھلکے میک اپ میں تھی۔۔۔ بلاشبہ وہ الگ لگ رہی تھی اسکا ٹھٹکنا منہا نے بھی نوٹ کیا تھا اور اسکا دل تیز سپیڈ سے دھڑکنے لگا مگر وہ بے نیاز بنی ٹیبل پر کھانا لگاتی رہی۔۔۔ ایک سر جھٹک کر کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا اور فریش ہو کر بلیک قمیض کے کف موڑتے ٹیبل پر آیا تھا وہ چپ چاپ اسکے ساتھ والی کرسی چھوڑ کر دوسری کرسی پر بیٹھ گئی اور اپنے لئے کھانا نکالنے لگی۔۔۔ اسکے ہاتھوں کی لرزش ایک نے نوٹ کی تھی مگر انور کرتا کھانا کھانے لگا دوسری طرف وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کتنا نجوس انسان اسکی تعریف میں دو لفظ بول دیتا تو کیا ہو جاتا آج اس نے ایک کی پسند کی تین چار ڈنٹز بھی بنالی تھیں مگر اسنے کھانے پر بھی کوئی اپنا رسپانس نہیں دیا تھا منہا کا سارا جوش بہ گیا۔۔۔ اب وہ بے دلی سے بریانی پلیٹ میں ڈال کر چیچ سے گھما رہی تھی۔۔۔

"آج کوئی آیا تھا کیا" ایک کی آواز نے ماحول پر چھائے سکوت کو توڑا تھا

"نہیں کوئی بھی نہیں آیا" اس نے چونک کر جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"تو یہ اتنا اہتمام کس لئے۔۔۔؟" اس نے دوبارہ سوال داغا۔۔۔ منہا نے منہ بسورا

۔۔۔ وہ ایک سے سوال کے بجائے ستائش کی تمنا کئے بیٹھی تھی

"ایسے ہی ۔۔۔" اس نے بھی پھر ایک کویہ کہہ کر کے سب اسکے لئے کیا ہے زیادہ بھاؤ دینا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔" ویسے سب ڈنرزمیری پسند کی ہیں اور کھانا بھی بہت مزیدار بنا ہے تھینک یو "ایک نے ستائشی لہجے میں کہا تھا وہ اندر ہی اندر کڑھی اسے اپنی تعریف چاہیے تھی۔۔۔ اچھا کل تیار ہو جانا۔۔۔ کیوں؟

"کل ڈنر اور شاپنگ کرنے جائیں گے" ایک کی بات پر اس کا چہرہ بے اختیار کھل گیا تھا جب سے شادی ہوئی تھی تب سے ہی وہ اس اپارٹمنٹ سے باہر نہیں نکلی تھی ورنہ شادی سے پہلے وہ اور اہان خوب شاپنگ اور اوٹنگ پر جاتے تھے "سچی۔۔۔" منہا کو یقین نہیں آ رہا تھا "ہاں جی کل تیار رہنا اسی طرح ڈھنگ کا" ایک نیکین سے ہاتھ پونچھتا کہہ کر اسے صدمے میں جھونکتا چلا گیا تھا "ڈھنگ کا"

"لے منہا اور کر خواہش سر سے تعریف سننے کی" اس نے جل کر سوچا تھا اور منہ پھولا کر برتن سمیٹنے لگی

دید می دیکھیں ناں ماں کو.... ماہ کامل کمرے سے باہر آئی تو ودیا نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی طرف متوجہ کیا تب جانے کس بات پر کرپا سے بحث کر رہی تھی گوپال بھی موجود تھا آجکل اسکی ڈیوٹی نہیں تھی کیونکہ شیاں جرمنی ہنی مون منانے گیا ہوا تھا اور دو دن بعد ہی اس نے آنا تھا

کیا ہوا؟ ماہ کامل نے وہاں رکھے موڑھے پر بیٹھ کر پوچھا۔۔۔

"کہہ رہی ہے تم تینوں کے ساتھ میں بھی شہر چلوں۔۔۔ اب میں بوڑھی جان کہاں جاؤں گی"

"نہیں اماں جی میں نہیں شہر جاؤں گی" ماہ کامل نے انکار کیا تھا کرپا نے اسکو گھورا۔۔۔

"چلی جا باولی ہو جاوے گی گھر رہ رہ کہ"

مگر۔۔۔۔۔ وہ متذبذب تھی

چلو نہ دید می مزہ آئے گا ماں نے تو انکار کر دیا ترنت اب آپ تو مان جاؤ پھر گوپال بھیا بھگوان جانے کب قابو میں آئیں۔۔۔ ودیا نے اسکے کندھے جھکائے تھے اور اسکے گال پر

بوسہ دیا وہ مسکرا اٹھی

، اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"

یا ہو۔۔۔ ماہی دیدی کی جے وہ نعرہ مارتی اندر کی طرف بھاگی تھی ماہ کامل ہنس پڑی  
۔۔۔ گوپال اور کرپا دونوں نے اسکو دائمی ہنستے رہنے کی دعا دی تھی

منہا کے ساتھ ایک بوتیک میں ڈریس دیکھتے ہوئے اسکی نظر اچانک شاپ کی گلاس وال  
سے باہر پڑی تھی اور اسکا دل بہت بری طرح سے دھڑکا۔۔۔ ایک لڑکے اور لڑکی کے  
ساتھ سرمئی شال میں وہ ماہ کامل ہی تھی وہ مال کے ایکزٹ ڈور کی جانب جا رہے تھے  
ایک کی آنکھوں میں نمی آئی تھی وہ جیسے سن ہو گیا تھا کتنا ڈھونڈا تھا کتنا تلاش کیا  
تھا۔۔۔ اسکے لبوں پر ہر وقت دعا بن کر مچلنے والی اسکی ماہ کامل آج اسکے سامنے تھی بالکل  
سامنے۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ہوش والوں کو کیا خبر  
بے خودی کیا چیز ہے۔۔۔

وہ بے خود سا ایک ٹرانس میں ماہ کامل کو دیکھتا چلا جا رہا تھا جیسے مدتوں بھٹکنے کے بعد  
بخارے کو اسکا من پسند ٹھکانا مل گیا ہو اور اسے خواب کا سا گمان ہو۔۔۔۔۔ اسے ڈر ہو کہ  
یہ خواب ہے اسکی طرف لپکے گا تو وہ سب ہوا میں تحلیل ہو جائے گا اسکا خوبصورت خواب  
ٹوٹ جائے گا

"سنئے سر۔۔۔" منہا کو کوئی لباس پسند آگیا تھا اور وہ اسکی بھی رائے لینا چاہ رہی تھی مگر وہ اپنے اختیار میں ہوتا تب ناں۔۔۔۔ اپنی بے خودی سے باہر نکلتے ہی اس نے ماہر کامل کو دوبارہ نہ کھونے کے ڈر سے پکارا تھا۔۔۔

"ماہر کامل۔۔۔" اسکے تیز اور بے تابی سے پکارنے پر منہا نے تحیر سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ ایک ٹپ کر آگے بڑھا شاپ کے شیشے ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے ماہر کامل کو اسکی آواز نہیں سنائی دی تھی اور وہ ایجنٹ ڈور سے نکل گئی۔۔۔ ایک باہر کی جانب بھاگنے لگا تو منہا اسکی راہ میں حائل تھی

ایک۔۔۔۔ "منہا نے دیوانگی سے ایک راہ کو تکتے اور باہر کو لپکتے ایک کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔ ساری شاپ میں سناٹا چھا گیا تھا سب ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ ایک نے منہا کا ہاتھ بری طرح جھٹکا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ میری ماہی۔۔۔" وہ کہہ کر بے تباہ شاپ سے نکلا ماہر کامل کو کھودینے کا خوف و حوصلہ وہ دوبارہ کیسے لاسکتا تھا خود میں۔۔۔۔ اور منہا کو سانپ سونگھ گیا تھا وہاں موجود سب اسکی جانب ترحم بھری نظروں سے دیکھتے آپس میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے اور وہ خود پتھرائی نظروں سے گلاس وال کے باہر دیوانوں کی طرح باہر کی جانب بھاگتے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"میری ماہی۔۔۔۔" اپنی خوش فہمیوں پر ماتم کناں ہونا کوئی اس سے سیکھتا کہ کچھ تھا بھی نہیں اور بچا بھی نہیں۔۔۔۔

ماہرِ کامل نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی پانی مانگا تھا اسکا نجانے کیوں گلہ خشک ہو رہا تھا۔۔۔ البتہ ودیا گوپال پر برسی تھی

"یہ اتنی مہنگی جگہ لانے کی کیا جرورت تھی"

"شیال سر اپنی پتنی کو یہاں سے ہی شاپنگ کرواتے ہیں" گوپال نے بتایا تھا ودیا نے منہ بنایا

"وہ شیاں سر ہیں ہم شیاں سر کی طرح رئیس نہیں ہیں"

یار تمہیں پیسوں کی کیوں چنتا تھی پیسے تو میں نے دینے تھے ناں۔۔۔

بھگوان ہی بچائے۔۔۔ میں تو نہ کچھ خریدوں یہاں سے ایک رومال خریدنے لگو تو وہ بھی

پانچ ہزار کا۔۔۔ ودیا نے منہ بنایا تھا

"ٹیکسی والے بھیا۔۔۔ کسی چھوٹی دکان سی پر روک لینا۔۔۔" ودیا نے گوپال کو گھورتے

ہوئے ٹیکسی والے کو مخاطب کیا تھا

ان دونوں کی نوک جھوک جاری تھی مگر ماہِ کامل کا دل نجانے کیوں عجیب انداز سے دھڑک رہا تھا جیسے مال میں وہ اپنا بہت قیمتی اثاثہ چھوڑ کر نکلی ہو اس نے خود کے دل کو وہم سمجھ کر سر جھٹکتے ایک اور بار لبوں سے پانی کی بوتل لگائی۔۔۔ اور آنکھیں موند کر سر پیچھے پشت سے لگا دیا۔۔۔ اسکے انداز میں بے چینی ہی بے چینی تھی اور زمانے بھر کی تھکن۔۔۔۔

وہ بے مراد سا واپس شاپ پر لوٹا تو اسے منہا نہیں ملی تھی۔۔۔ ایک کفِ افسوس سے ہاتھ ملتے اپنے اپارٹمنٹ آگیا منہا کی سینڈل دیکھ کر اسے تھوڑا سکون ملا کہ وہ بخیر وعافیت یہاں پہنچ گئی تھی وہ منہا کو تھوڑا وقت دینا چاہتا تھا اسلئے سیدھا اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر ہارے ہوئی جواری کی طرح بیٹھ گیا تھا اور سر ہاتھوں میں گرایا۔۔۔۔ اسکی آنکھیں شدتِ ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں

"ماہِ کامل۔۔۔۔" اس نے سرگوشی کی تھی۔۔۔ اسکا سر مئی چادر میں مقید خوبصورت سا چہرہ اب بھی اسکی نگاہوں میں تھا اور اسکا عشق مزید بے تاب ہو رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر وہ بیٹھا اپنے لا حاصل عشق کا سوگ مناتا ہا پھر اٹھا تھا آج اس نے منہا کو ماہِ کامل کے بارے میں سب بتانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔ اس نے منہا کے کمرے کے دروازے کے پاس آکر ہلکی سی دستک دی تھی۔۔۔۔ اندر مکمل خاموشی تھی اور پھر اچانک پانی گرنے کی آواز آئی اور

بند ہو گئی تھی چند سیکنڈ بعد دروازہ کھلا تھا منہا بھیگا چہرہ لئے سامنے تھی مگر اسکی آنکھوں سے اندازہ ہو رہا تھا جیسے وہ بہت روئی ہو۔۔۔ ایک شرمندہ ہوا۔

میں اندر آ سکتا ہوں؟

"آپکا گھر ہے کہیں بھی آ جاسکتے ہیں" منہا نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا وہ اسکا طنز سمجھ کر نظر انداز کر گیا اور اندر آ کر بیڈ پر بیٹھا تھا منہا سینے پر بازو لپیٹے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"آئی ایم سوری جو آج مال میں ہوا"

بس۔۔۔۔۔ یہی کہنا تھا؟ منہا نے اسی بے تاثر لہجے میں پوچھا

"نہیں ایک بات بتانی تھی" ایک نے ایک اور بار تسلی سے جواب دیا

کیا بتانا ہے۔۔۔۔۔ جو دیکھ چکی ہوں وہ کافی ہے کہ ایک بیوی کے ہوتے ہوئے آپ

دوسری لڑکیوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ میں دوسری لڑکیوں کی

طرح چپ چاپ یہ سب دیکھ کر برداشت کروں" منہا ٹڑخی تھی

"وہ کوئی دوسری نہیں ہے" ایک نے تپ کر کہا تھا "وہ میری بیوی ہے" منہا کے سر

پر ہم پھٹا تھا 'بیوی' اس کے لبوں سے سرسرا تے ہوئے نکلا وہ چیل کی طرح اس تک پہنچی

تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اس سے پہلے اسکی طرف لپکتی منہا اسکا گریبان پکڑتی ایک نے اسکی دونوں  
کلاٹیاں بے دردی سے پکڑ کر نیچے جھٹکی تھیں۔۔۔۔۔

"بی ہیویور سیلف۔۔۔" ایک کی آنکھیں سرخ تھیں وہ تڑخ کر چلائی تھی  
"آپ کی ہمت کیسے ہوئی دوسری شادی کرنے کی مجھے دھوکہ دینے کی۔۔۔"

دھوکہ کونسا دھوکہ۔۔۔؟۔۔۔ وہ دوبارہ بھڑکا تھا

"واہ ایک۔۔۔ یہ کوئی دھوکہ ہی نہیں... "منہا نے طنزیہ کہتے تالی بجائی تھی۔۔۔ ایک  
بیوی گھر میں ہوتے ہوئے دوسری شادی کر لی اور یہ آپ کی نظر میں دھوکہ ہی نہیں  
۔۔۔ ارے پہلے پہلی بیوی کہ حقوق تو پوری طرح ادا کر دیتے جو دوسری بیوی کے پیچھے  
بھاگ رہے ہیں"

ایک کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔۔  
"مجھے تم جیسی جاہل سے کوئی بحث ہی نہیں کرنی مجھے لگا تھا کہ الہان سے زیادہ تم میچور ہو اسلئے  
میں نے اس پر تمہیں فوقیت دی لیکن میں غلط تھا۔۔۔ تم تو اس سے بھی زیادہ بے وقوف  
ہو" الہان کا نام منہا کے تن بدن میں آگ لگانے کے لئے کافی تھی وہ جیسا سوچتی تھی ویسا  
ہو گیا تھا الہان کی ذات ان دونوں میں کسی نہ کسی طرح درہی آئی تھی۔۔۔ پہلے وہ سن سی  
رہ گئی پھر زہر خند سا بولی تھی

"کر ہی لیتے کیونکہ جیسے آپ ویسی وہ۔۔۔۔ وہ بہت جلد ایڈجسٹ ہو جاتی ہے آپ کی طرح ہی کسی کے بھی ساتھ کسی۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ بات پوری کرتی ایک نے اپنی تربیت کے برخلاف اسے تھپڑ مارا تھا وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی تمہاری اتنی گھٹیا سوچ پر تفصیلی ہے وہ کفِ افسوس سے کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

"الہان۔۔۔۔ مجھ سے بہتر۔۔۔۔" منہا مٹھیاں بھنچے سرخ آنکھیں لئے ڈریسنگ کی چیزیں گرانے لگی اسکے اندر آگ لگ رہی تھی ایک کی سرسری انداز میں کی گئی بات اسکی اور الہان کی دوستی کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی تھی

ایک بازار سے کھانا لے آیا تھا اسے افسوس تھا کہ اس نے منہا کو تھپڑ مارا اسلئے احساسِ ندامت بڑھنے سے پہلے وہ کھانا ٹرے میں نکال کر اسکے کمرے میں لے آیا۔۔۔۔ وہ کبل میں لپٹی چھت کو گھور رہی تھی اسے دیکھ کر کروٹ بدل کر لیٹ گئی

کیوں آئے ہیں اب؟ اسکا منہ پھولا ہوا تھا

مجھے افسوس ہے کہ میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ ایک نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی اور جھجکتے ہوئے اسکے پہلو میں بیٹھا

اور مجھے افسوس ہے کہ میں ۔۔۔ منہا یونی رخ موڑے کہہ رہی تھی کہ ایک نے سختی سے اسکا بازو پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا اسکی بات اُدھوری رہ گئی

"بس منہا کسی نئے الزام سے پہلے بہتر ہے کہ سچ سن لو" ایک نے جھنجھلا کر کہا تھا وہ کمبل ایک سائیڈ پر پھینک کر اٹھ بیٹھی

"سچ یہی ہے ناں کہ آپ ایک سوتن لاکچے ہیں اور اپنی بات منوانے کے لئے بیوی پر ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتے"

"ہاں سوتن تو میں لایا ہوں مگر تم پر نہیں ماہی پر کیونکہ وہ میری پہلی منکوحہ ہے۔۔۔۔"

"آپ نے پھر میرے گھر والوں سے جھوٹ کیوں بولا؟... سچ کیوں نہیں بتایا تاکہ وہ مجھے ایک شادی شدہ جھوٹے شخص سے بیاہنے کے بجائے میرا اچھا فیصلہ کرتے۔۔۔۔" اس نے تپ کر کہا تھا

"میں جھوٹا نہیں تھا اور نہ ہوں بلکہ منگنی سے پہلے ہی ایک ایک بات تمہاری تائی کو بتائی تھی خالہ نے۔۔۔۔" ایک نے ماتھے پر بل لئے جتایا اسکے نخرے بڑھتے ہی جا رہے تھے وہ تائی کا نام سن کر پہلے شاکڈ ہوئی پھر شدت سے نفی میں سر ہلایا تھا

"جھوٹ ہے یہ۔۔۔۔"

"یہی سچ ہے چاہے پوچھ لینا اپنی امی سے۔۔۔۔"

انہوں نے مجھ سے یہ کیوں چھپایا؟ وہ صدمے میں تھی

"ان سے پوچھنا یہ سب ۔۔۔ لیکن پہلے سچ سن لو" ایک نے اسکو ایک ایک بات ماہی اور

اپنی بتادی تھی وہ سن کر اس سے ہمدردی جتانے کے بجائے طنزیہ بولی

"تو جب اتنی دیوانگی بھری محبت تھی کہ پہلو میں کھڑی بیوی اور اسکی عزت کا خیال نہیں رہا تو

دوسری شادی کرنے کی وجہ جان سکتی ہوں ۔۔۔"

"تمہیں سب جاننے کا حق ہے" ایک نے اسے بتایا تھا وہ استہزاہیہ ہنسی "حقوق ۔۔۔ حق

کیا ہوتا ہے جانتے ہیں آپ ۔۔۔؟"

"تمہارے حقوق سے انکار کب کر رہا ہوں؟"

"حقوق میں جانتے ہیں کیا کیا آتا ہے؟"

"جانتا ہوں اور ادا کرنے کی کوشش کروں گا"

"مجھے بھیک میں آپکی قربت نہیں چاہیے"

"اگر میں نے بھیک میں دینا ہوتا تو محبت بھی دے سکتا تھا مگر وہ صرف اور صرف ماہر کامل

کی ہے مگر میں حقوق ادا کروں گا کیونکہ قیامت والے دن مجھے جوابدہ نہیں ہونا" ایک کی

بات پر اسکا دل جل کر خاک ہو گیا تھا وہ سلگ اٹھی ۔۔۔

"اتنی بھی مہربانی مت کیجئے مجھ پر۔۔۔۔۔" اس نے ہاتھ جوڑے تھے ایک سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا پھر اس نے بات کو ابھی یہی پرچھوڑنا مناسب سمجھا تھا

"اچھا کھانا کھا لو.... یہ باتیں ہوتی رہیں گی" ایک نے حتی المکان نرمی برتی تھی

"آپ ہی کھائیے" وہ کہہ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ سے اتر کر چلی گئی تھی ایک نے لب بھیج لئے۔۔۔۔۔

کہیں اس نے منہا سے شادی کر کے غلطی تو نہیں کر لی تھی وہ سوچنے پر مجبور ہوا اٹھا تھا

اس نے اپنا سیل دراز میں سے نکال کر دیکھا منہا کی کئی مس کالز آئی ہوئی تھیں اور کچھ صفیہ کی تھیں۔۔۔۔۔ اس نے منہا کو کال کر کے تعزیت کرنے کا سوچا کیونکہ اب وہی تھی اس گھر کی بڑی اور اکلوتی عورت۔۔۔۔۔ وہ اتنے دن بعد اسے کال کر رہی تھی

نجانے اس کا کیا ریکشن ہو۔۔۔۔۔ کتنے دن بعد وہ اس سے بات کرنے والی تھی ورنہ پہلے تو وہ ایک دن بھی بات کئے بنا نہیں رہ سکتی تھیں۔۔۔۔۔ اسکو وہ پرانے دن یاد آ گئے تو آنکھوں میں نمی آ گئی۔۔۔۔۔ اس نے گہرا سانس لیتے منہا کو کال ملائی تھی مگر پہلے بیل جاتی رہی پھر اچانک سیل بند ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے پہلے سیل رکھ دیا پھر کچھ سوچ کر دوبارہ اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ اب اسکے کپکپاتے ہاتھ ایک کا نمبر ملا رہے تھے۔۔۔۔۔ اس نے تذبذب

میں تین بار نمبر ڈائل کر کے خارج کا بٹن دبایا مگر پتا چل جانے کے بعد بھی اگر تعزیت نہ کرتی تو یہ غیر اخلاقی حرکت تھی اصولی طور پر تو اسے پہلے ہی تعزیت کر لینی چاہیے تھی کیونکہ ریسہ خالہ نے انکو بہت شفقت اور پیار دیا تھا۔۔۔ اور پانچ منٹ کی مزید سوچ و بچار کے بعد اس نے کال ملائی تھی بیل جا رہی تھی اور اسکی دھڑکن تیز تر تیز ہو رہی تھی آخر کار فون اٹھالیا گیا۔۔۔

ہیلو! ایک کی گھمبیر آواز سے اسکا دل ایک دم پوری شدت سے دھڑکا تھا الہان نے تھوک ننگے ہوئے خود کو سنبھالا اور بولی

اسلام علیکم سر

"ہاں الہان کیسی ہو؟... شادی مبارک" ایک نے خوشدلی سے پوچھا تھا وہ بھی اب نارمل ہو گئی تھی۔۔۔ وہ صرف ایک دھڑکا تھا محبت کا دور دور تک شائبہ نہیں تھا اسکے دل میں

www.urdu novelsmania.com

"میں ٹھیک ہوں سر۔۔۔ خیر مبارک سر۔۔۔ میں نے ریسہ خالہ کا سنا بہت افسوس ہوا

ایچکولی سر شیاں نے اتنی جلدی پروگرام بنایا میرا سیل یہاں گھر ہی رہ گیا ورنہ میں ضرور

۔۔۔۔۔"

"کوئی بات نہیں الہان آئی کین انڈر سٹینڈ" ایبک نے نرمی سے اسکی بات کاٹ کر شرمندگی دور کی تھی

"میں آؤں گی شیاں کے ساتھ کسی دن آپکے گھر" اس نے کہا تھا

"ہمممم۔۔۔ ایسا کرو ویک اینڈ پر آ جاؤ میں بھی گھر ہی ہوں گا اور منہا سے بھی مل لینا اور ساتھ

ساتھ میں بھی شیاں سے مل لوں گا" ایبک نے پروگرام ترتیب دیا تھا

"جی سر۔۔۔ شیاں آجائیں ان سے پوچھ کر آپکو بتاتی ہوں جیسا انکو مناسب لگے"

"او کے۔۔۔۔۔ ویسے شادی کے بعد کافی سمجھدار ہو گئی ہو" ایبک نے ازراہ

مذاق کہا تھا وہ مسکرا گئی

تھینک یو سر۔۔۔

"چلو الہان پھر بات ہوتی ہے"

"اللہ حافظ سر" اس نے کہا تھا اور کال کٹ کر دی اب اسکے دل پر پہلے والا بوجھ نہیں تھا کہ

رئیسہ خالہ کی عیادت ہی نہیں کی۔۔۔۔۔

شیاں شوٹ سے لوٹا تو وہ گلاس وال کے ساتھ کھڑی باہر لان میں لگے پھولوں کو دیکھ رہی

تھی اسکی آنکھوں میں چمک تھی شیاں کو اسکے چہرے کی چمک دیکھ کر اندازہ ہوا کہ شاید

پھول اسے پسند تھے بہت۔۔۔۔۔ شیاں مسکراتا ہوا دبے قدموں اسکے پیچھے آکھڑا ہوا تھا

----

"بہت خوبصورت ہے" الہان نے اسکی موجودگی سے بے نیاز لان میں ملکی وغیر ملکی پھولوں کو دیکھ کر ستائشی خود کلامی کی تھی۔

"ایگزیکٹو۔۔۔۔۔ بہت خوبصورت ہے" شیاں نے جذب سے کہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اچانک اسکی آواز سے سم کر مڑی اور اپنے ماتھے پر آئے بالوں کو ہاتھ کی پشت سے ویسے ہی پیچھے کیا تھا جیسا شیاں کو اسکا انداز پسند تھا

"آپ کب۔۔۔۔۔ آئے" اس نے تھوڑا پیچھے گلاس وال سے چپک کر پوچھا تھا۔۔۔۔۔ شیاں کے لبوں کی مسکراہٹ اسکو اور سمٹتے دیکھ مزید گہری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

"تمہیں معلوم ہے الہان۔۔۔۔۔ تمہاری سب ادائیں پیاری ہیں مگر سب سے زیادہ پیاری کونسی جسکا میں دیوانہ ہوا" وہ اسکی آنکھوں کا اشتیاق دیکھ کر خود بخود اثبات میں سر ہلایا گئی

----

"یہی" شیاں نے اسکے خوشبودار گیسوں کی جانب اشارہ کیا تھا "جو تم مشکل سے مشکل

حالات میں بھی اپنے ماتھے پر آئے بال بچوں کی طرح اپنے ہاتھ سے سمیٹتی ہو آتی نو۔۔۔۔۔ دنیا میں بہت سے لوگ اپنے بالوں کو اس طرح بھی سنوارتے ہوں گے لیکن کوئی اس

طرح دیوانہ نہیں بنایا ہوگا" اسکی بات سن کر الہان کا ہاتھ بے اختیار اپنے بالوں کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

"شیال۔۔۔۔۔" الہان نے اسکی نظروں کی وارفتگی سے پزل ہو کر اسے پجارا تھا  
 "ہمم۔۔۔۔۔"

"ایک سر نے ہمیں دعوت پر بلایا ہے" ایک کے نام پر اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی جو  
 الہان نے بھی نوٹ کیا مگر دفعتاً وہ مسکراہٹ دوبارہ اسکے لبوں پر اگئی تھی شیال کو اپنا خود  
 سے کیا وعدہ یاد آگیا تھا کہ الہان کی پچھلی زندگی میں کیا تھا کیا نہیں تھا وہ کبھی کریدنے کی  
 کوشش نہیں کرے گا اور الہان پر بھول کر بھی شک نہیں کرے گا وہ گریزاں ہی سہی لیکن  
 بے وفا ہرگز نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔  
 "کب چلنا ہے؟"

"ویک اینڈ پر۔۔۔۔۔" الہان نے تحریر سے اسے دیکھا اسے لگا تھا کہ وہ جیسے فیملی اور فیملی  
 گید رنگ سے دور بھاگنے والا تھا وہاں جانے سے بھی انکار کر دے گا  
 "اوکے چلیں گے میں چیمج کر لوں"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر بیڈ روم کی جانب بڑھ گیا تھا الہان نے  
 پلٹ کر گلاس وال سے نظر آتے ڈوبتے سورج کو دیکھ کر لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ  
 نجانے کتنے دنوں بعد منہا سے ملنے والی تھی

کل ویک اینڈ پر الہان اور شیاں آرہے ہیں "رات کے کھانا کھاتے ہوئے ایک نے منہا کو آگاہ کیا تھا منہا نے کھانے سے ہاتھ کھینچ کر اسے گھورا کیوں؟

"کیوں کا مطلب۔۔۔؟... انکی نئی نئی شادی ہوئی ہے "ایک نے اسے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا جواب واپس سکون سے بریانی کا چمچ میں رکھ رہی تھی "آپکی خالہ کی ڈیٹھ بھی ہوئی ہے انکی تعزیت نہ یاد آئی الہان کو اور آپ انکی دعوت کر رہے ہیں "منہا نے تنک کر جتایا تھا ایک حیرانی سے اسے دیکھنے لگا کہ یہ کیا واقعی پہلے والی منہا تھی جو الہان پر جان چھڑکتی تھی

"منہا۔۔۔۔۔ تم اپنی دوست کے بارے میں ہی بات کر رہی ہونا ایک نے اسے تاسف سے دیکھا تھا اس نے خواب و خیال میں بھی ایسی ہمسفر کا سوچا نہیں تھا جسکی سوچ ایسی ہو

وہ میری دوست تبھی تک تھی جب تک اسے آپ ہماری لڑائی کے بیچ میں نہیں لائے تھے منہا نے سکون سے کہا تو ایک کا دماغ بھک سے اڑا تھا

"ہاں میں لایا تھا اور بالکل ٹھیک لایا تھا تم اتنی پست ذہنیت کی منکلوگی مجھے اندازہ نہیں تھا  
"ایک نے چبا چبا کر کہا تھا منہا استہزایہ ہنسی

میری پست ذہنیت ۔۔۔ جب اتنی براڈمانڈ لڑکی چاہیے تھی تو الہان سے ہی کر لیتے نہ شادی

۔۔۔

"منہا چلی جاؤ۔۔۔" ایک کے برداشت کا پیمانہ لبریز ہوا تو اس نے مٹھیاں بھیج کر کہا تھا  
وہ چمچ پلیٹ میں پختی چلی گئی۔۔۔ ایک نے اسکے جانے کے بعد سر ہاتھوں میں گرایا تھا

وہ شوٹ سے لوٹا تو الہان کو دیکھ کر دنگ رہ گیا

واؤ۔۔۔ وہ انگوری نیٹ کی ساڑھی میں ہلکے پھلکے میک سے مزین دلکش لگ رہی تھی اور  
ہال میں ہی مضطربانہ ٹہلتی بار بار اپنی نازک سی کلائی میں بندھی گھڑی دیکھ رہی تھی یونہی  
ٹہلتے ہوئے وہ مڑی تو اسکی نظر مسمرائز سے کھڑے شیاں پر گئی تھی وہ اسکی نظروں کا ارتکاز  
نوٹ کئے بنا اسکی طرف بڑھی۔۔۔

کہاں تھے آپ۔۔۔ میں کب سے ویٹ کر رہی ہوں؟ الہان نے جھنجھلا کر کہا تو وہ چونکا تھا  
اور مسکرایا اسکا ہر روپ ہی اتنا پیارا لگتا تھا کہ وہ خود پر کنٹرول نہ رکھ پائے اسلئے کھینچ کر اسکو  
اپنی بانہوں میں بھرا

"خیریت۔۔۔؟... آج طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔ یا اتنی نوازشات کر کے مجھے مارنے کا ارادہ ہے" شیال کے اندازِ مخاطب پر سرخ ہوتی وہ مچلی تھی

"مطلب۔۔۔؟"

"میرا ویٹ۔۔۔ یوں سنورنا اور میرا بہکنا۔۔۔" شیال نے جھک کر سرگوشی کرتے اسکی کان کی لو کو چھوا۔

"شیال آج جانا ہے... منہا انتظار کر رہی ہوگی" الہان نے جواباً منمنائی تھی

"آج رہنے دیتے ہیں ناں۔۔۔" شیال نے اسکی آنکھوں میں جھانکا اور التجا کی وہ مچل کر اسکی بازوؤں سے نگلی اور منہ پھلا کر صوفے پر جا بیٹھی تھی

"میں نے پہلی بار آپ سے کوئی ریکوسٹ کی اور آپ ہیں کہ۔۔۔ اوکے نہیں جا رہی میں۔۔۔" وہ تنک کر کہتی نیکلس اتارنے لگی تھی شیال مسکرایا واقعی وہ آج اسکو اپنی اداؤں سے قتل کرنے کا ارادہ کئے بیٹھی تھی شاید۔۔۔

"یہ بیویوں والے روپ دکھا کر خود اپنے لئے مشکل پیدا کیوں کرتی ہوں جانم۔۔۔" شیال مسکرا کر اسکے پہلو میں بیٹھا تھا اور نیکلس کھولتے اسکے ہاتھوں کو نیچے کیا۔۔۔ الہان کا دل اپنی گردن پر اسکی سانسوں کی تپش محسوس کر کے زور سے دھڑکا۔

"تو مان کیوں نہیں لیتے ایک ہی بار۔۔۔" وہ ہکلائی تھی اور تھوڑا سمٹ کر دور ہوئی لیکن مڑ کر اسکی آنکھوں کی حدت سہنے کا حوصلہ نہیں تھا

آپکوریکوسٹ نہیں حکم کرنے کا درجہ حاصل ہے جانم۔۔۔ میں ریڈمی ہو کر آتا ہوں

اوکے" وہ اسکے بالوں پر بوسہ دیتا اٹھ کر کمرے میں چلا گیا تھا

اب تم اپنا موڈ ٹھیک کر لو کیونکہ اگر تمہیں میری عزت کا خیال نہیں تو کم از کم اپنی ماں کی تربیت کا تو احساس ہو گا کہ اس پر حرف نہ آئے دروازے پر بیل ہوئی تو ایک نے بیڈ پر منہ پھلائے بیٹھی منہا کو کہا تھا اور اٹھ کر دروازہ کھولنے چلا گیا۔۔۔ منہا نے تکیہ بیڈ پر ہی غصہ میں پٹختا تھا باہر سے الہان اور شیاں کی ایک سے علیک سلیک کرنے کی آوازیں آنے لگیں تو وہ بھی زبردستی کی مسکراہٹ سجائے باہر آ گئی مگر الہان کا روپ دیکھ کر وہ بھی دنگ رہ گئی تھی کافی نکھار بخشا تھا اسے شیاں کے ساتھ نے۔۔۔

الہان منہا کو دیکھ کر بے تابی سے اسکی جانب لپکی اور گلے سے لگ گئی منہا نے بھی بادل خواستہ اسکے گرد حصار کیا تھا۔۔۔

کیسی ہو؟ الہان کی آنکھوں میں نمی تھی اس نے خوشدلی سے پوچھا تھا منہا نے پھسکی مسکراہٹ سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ شیاں نے آج پہلی بار الہان کے لبوں پر سچی اور گہری مسکراہٹ دیکھی تھی ایک سکوں اسکے رگ و پے میں سرایت کر گیا "ایک سر۔۔۔" الہان نے کچھ کہنا چاہا تو منہا نے اسکی بات کاٹی تھی "ابھی بھی ایک سر اب تو بھائی کون تمہارے بہنوئی ہیں مانا کہ پہلے چانس تھے تمہارے مگر اب۔۔۔" منہا کی ڈھکی چھپے طنز کو وہ تینوں سمجھ گئے تھے جس سے الہان کا چہرہ فق ہوا شیاں کے ماتھے پر بل آئے تھے اور ایک نے اسکو گھورا تو وہ بات جلدی سے پلٹ کر گویا ہوئی تھی "میرا مطلب سر کیوں اب تو رشتہ داری ہے ناں"

"ہمم۔۔۔" الہان نے سر اثبات میں ہلاتے پھسکیے سے مسکرائی تھی اسکا منہا کی ٹون اور بات پر دل دکھا تھا۔۔۔

"اور آپ کیسے ہیں الہان نے آپ پر صحیح جادو کیا ہے کوئی نیا افیمر سنسنے میں نہیں آیا" منہا کی زبان نے پھر لاوا اگلا تھا ایک کا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے منہا سے اتنا ذلیل کروائے گی اگر اسکو اندازہ ہوتا تو وہ کبھی بھی الہان اور شیاں کو یہاں بلانے کی غلطی نہ کرتا۔۔۔ الہان الگ شرمندہ تھی۔۔۔ اسے منہا کے ایسے روئے کے پیچھے چھپی وجہ کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔ شیاں برا ماننے کے بجائے مسکرایا

"جی۔۔۔ جادو تو کیا ہے اور اسکے لئے میں پہلے آپ کا شکر گزار ہوں سالی جی نہ آپ مجھ سے پرانک کرتیں نہ میں آپ کے سنس آف ہیومر سے متاثر ہو کر حمدان کے گھر دوبارہ آتا نہ مجھے الہان دکھائی دیتی۔۔۔ اور۔۔۔" شیال کے نرمی اور میٹھے سے طنز پر اب رنگ اڑنے کی باری منہا کی تھی وہ جلدی سے بات کاٹ گئی۔۔۔ شیال نے نیم باز آنکھوں سے اسے دیکھا تھا اور شرمندہ سے کھڑی الہان کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما

"یہی کھڑے کھڑے باتیں کریں گے یا بیٹھیں گے بھی۔۔۔" منہا مسلسل ایکب کی خون خوار نظروں کو نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔ شیال نے صوفے پر بیٹھ کر اسکو اپنے ساتھ بٹھالیا تھا ایکب نے ماحول کی کثافت کو ختم کرنے کے لئے ہلکی پھلکی گفتگو شروع کی۔۔۔ شیال بھی اسے مناسب طریقے سے جواب دیتا گیا ایکب کو اندازہ ہوا کہ شیال ایسا بالکل نہیں تھا جیسا نیوز میں بتایا جاتا تھا یا الہان کی سنگت نے اسے اتنے دلکش پیراہن میں ڈھال دیا تھا اور جس عقل مندی سے اس نے منہا کی باتوں کو انور کیا تھا وہ کوئی اور نہ کرپا تا نہ برداشت کر پاتا۔۔۔ یہ شیال کا ظرف تھا کہ اس نے ایکب کو احساس نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

کھانا بازار سے منگوایا گیا تھا اور ایکب نے شرمندگی سے توجہ پیش کی تھی کہ منہا کی طبیعت خراب تھی اسلئے وہ گھر پر اہتمام نہیں کرپائی منہا نے منہ بنالیا تھا جبکہ اسکو ایکب کا شکر گزار ہونا چاہیے تھا کہ اس نے مہمانوں کے سامنے پھر بھی منہا کی عزت رکھ لی تھی

کھانے کے بعد منہا کے ساتھ الہان بھی برتن اٹھا کر کچن میں چلی آئی ایک اور شیاں لاؤنچ میں چلے گئے تھے۔۔۔۔

ایسے کیوں ہو رہی ہوں منہا؟ الہان نے سلیب پر پلیٹیں رکھ کر نا سمجھی سے اس کے اکھڑے رونے کی وجہ دریافت کی تھی کیونکہ میں الہان نہیں ہوں مطلب

"اب اتنی بچی مت بنو الہان۔۔۔ شیاں مجھے پسند نہیں مجھے صرف ایک سے محبت ہے۔۔۔۔ تمہاری ہر ناپسندیدگی مجھے جرمنی کی سڑکوں پر صاف نظر آ رہی ہے" منہا نے پہلے اس کی نکل اتاری تھی پھر ٹرغ کرتا یا۔۔۔ الہان نے تاسف سے اسے دیکھا کیونکہ یہ تو وہ منہا تھی ہی نہیں جسے وہ جانتی تھی جو اس کی دوست تھی

شیاں میرے شوہر ہیں جو تھا جیسا تھا سب شادی سے پہلے تک تھا اب نہیں ہے ایک میری پسند اور ماضی تھے اور شیاں میرے حال مستقبل اور میرے شوہر ہیں جن سے شاید میں اب تک محبت نہ کر پائی ہوں مگر ان سے بے وفا نہیں ہوں اسلئے ان سے نکاح کرتے ہی میں نے ایک کو دل سے نکال دیا"

"دل سے محبت نکالنا آسان نہیں ہوتا بی بی۔۔۔" منہا نے جتا کر چائے کا پانی چڑھایا تھا

"ہوتا ہے بلکل ہوتا ہے جب شیاں جیسے ہمسفر ساتھ ہوں ناں سب ممکن ہوتا ہے  
 --- ایک تو پھر میری صرف پسند تھے "الہان نے کے لہجے میں ایک مان تھا شیاں  
 کے لئے۔۔۔ منہا حیران رہ گئی  
 "میں تمہاری طوطا چشمی پر حیران ہوں"

"میری شادی ناپسندیدہ تھی اور شیاں جانتے ہیں کہ میں انکو ناپسند کرتی ہوں مگر پھر بھی  
 انہوں نے کہیں بھی کسی کے بھی سامنے میرا مان ٹوٹنے نہیں دیا تو اگر میں ان کے لئے انکی  
 با وفا بن کر رہوں انکا مان رکھوں تو کیسی طوطا چشمی۔۔۔۔ اور میرا خیال ہے کہ ایک سر  
 بھی تم سے یہی ایکسپسٹ کرتے ہونگے "الہان کی آخری بات نے منہا کو تینگے لگا دئے  
 تھے وہ خونخوار تیور لئے اسکی طرف مڑی  
 تو کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں مان نہیں رکھتی ایک کا۔؟  
 تم خود سمجھا رہو سوچ لو کہ تمہیں یہ جملہ بولنے کی نوبت کیوں پیش آئی؟ الہان کہہ کر رکی نہیں  
 تھی اور جا کر لاؤنچ میں شیاں کے ساتھ استحقاق سے بیٹھ گئی۔۔۔

وقت رخصت شیاں نے گوپال کو کار گیٹ تک لانے کے لئے کال کی تھی  
 خیریت کیا ہوا کار کو؟ ایک اور منہا جو انکو گیٹ تک چھوڑنے آئے تھے ایک نے پوچھا

"یاروہ تھوڑا مسئلہ کر رہی تھی ڈرائیور کو کہہ کر سروس کروانے بھیجا تھا" اتنے میں کار آ کر رکی تھی گوپال نے منگل کر ان دونوں کے لئے کار کا دروازہ واکیا۔۔

"ایک۔۔۔" اس سے پہلے الہان اور شیاں کار میں بیٹھتے منہا نے تیز لہجے میں ایک کو پکارا تھا ایک اور الہان دونوں اسکی جانب لپکے تھے اور ایک کے نام پر گوپال کے کان کھڑے ہوئے تھے اس نے ایک کو دیکھا۔۔۔ کہیں یہ دیدی والے ایک تو نہیں؟۔۔۔ اس کے ذہن میں ایک خیال در آیا تھا

منہا بے ہوش ہو گئی تھی۔ ایک نے بروقت آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا تھا دوسری طرف الہان اسکا ہاتھ پکڑے مسلسل مسل رہی تھی اسکی آنکھوں میں بے تحاشا محبت اور احساس تھا شیاں نے گوپال کو ڈیش بورڈ سے پانی کی بوتل لانے کا کہا تھا وہ خیالوں سے چونکا اور بوتل نکال کر ایک کو دی اور پیچھے کھڑا ہو کر تماشا دیکھنے لگا۔۔۔ ایک نے منہا کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تھے۔۔۔ منہا نے گہری سانس لیتے ہوش میں آتے ہوئے چند حیاتی نظروں سے ایک کی بانہوں میں خود کو دیکھا تھا اور پھر الہان کو جتنی نظروں سے جو اسکی جانب فکر مندی سے دیکھ کر رہی تھی۔۔۔۔ درحقیقت یہ اسکا ڈرامہ تھا الہان کو یہ جتانے کے لئے کہ ایک اسکی فکر کرتا ہے اسکا خیال رکھتا ہے۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" ایک نے اسکا گال تھپتھپا کر پوچھا تھا وہ ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سسکی۔ الہان کے ہاتھ سے اس نے اپنا ہاتھ دانستہ و غیر محسوس طریقے سے چھڑوا لیا تھا "مجھے درد ہو رہا ہے پلیز مجھے اندر لے چلئے۔۔۔۔" اس نے نقاہت بھری آواز میں کہا تھا شیاں نے دوقدم پیچھے ہو کر مسکراہٹ چھپائی۔۔۔ (ڈرامہ کوئین)۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے سر۔۔۔ میرا مطلب ایک بھائی آپ منہا کو اندر کے کر جائیے" الہان نے جلدی سے اپنے لفظ واپس لیتے بات مکمل کی تھی وہ منہا کا ایسا روپ دیکھ کر پہلے ہی افسردہ تھی اور مزید طنز سننے کی تاب نہ تھی ایک نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے تھام کر اندر کی جانب بڑھ گیا تھا اور وہ دونوں کار میں بیٹھ گئے گوپال کار ڈرائیو کرتا سوچ رہا تھا کہ کیا یہ ماہی والا ایک ہے یا کوئی اور۔۔۔ اندر کہیں اسکے دل میں یہ خواہش تھی کہ یہ ماہی والا ایک ہو ہی ناں کیونکہ یہ تو شادی کر چکا تھا اور اپنی بیوی کے ساتھ خوش تھا اور ماہی پر کیا گزرتی جب اسکو پتا چلتا کہ ایک دوسری شادی کر چکا تھا وہ تو جیتے جی مر جاتی۔۔۔ لیکن پھر بھی ماہی کو بتانا تھا بلکہ سب سے پہلے اس سے پوچھنا تھا کہ آیا واقعی یہ وہی ایک ہے یا کوئی اور۔۔۔۔۔ اسے بس اب گاؤں جانے کی جلدی تھی

"کتنی بڑی ڈرامہ کوئین ہے تمہاری دوست...." گھر آ کر وہ ہنستا ہوا بیڈ پر ڈھ گیا تھا الہان اسے تیکھے چتونوں سے گھورنے لگی۔

"کیا ضرورت تھی؟"

کس بات کی؟ شیاں نے سیدھے ہوتے کوٹ اتارتے ہوئے پوچھا  
وہ بات کرنے کی۔۔۔ کہ منہا سے ایمپریس ہو کر آپ دوبارہ گھر آئے تھے "الہان نے  
کہا تو شیاں نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا تھا اور شرارت سے گویا ہوا  
"جیلس؟"

"نیور۔۔۔" وہ ہاتھوں میں سے چوڑیاں اتارتے ہوئے شدت سے نفی میں سر ہلایا گئی۔

"سہی ہے" شیاں کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی الہان خوا خواہ میں چڑ گئی

"کیا سہی ہے اگر ایک بھائی کو شک ہو جاتا تو۔۔۔" الہان نے اپنا خدشہ بیان کیا اور  
آئینے کے سامنے جا کر اپنے نیپکس کا ہک کھولنے لگی تھی شیاں اسکے پیچھے آ کر کھڑا ہوا تھا اور

نیپکس کھولنے میں اسکی ہیلپ کرنے لگا الہان کے ہاتھوں میں لرزش ہوئی تھی

"ایک کو شک ہو یا نہ ہو تم میرے سامنے سر کہہ سکتی ہو کیونکہ مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے

"شیاں نے نیپکس کو ڈھیلا کرتے ہوئے سر سر می لہجے میں کہا تھا مگر الہان ڈر گئی اسے

نجانے کیوں طنز لگا تھا یہ۔۔۔۔

"ایک سر اور میرا ایسا تعلق۔۔۔۔" وہ جلدی سے اسکی طرف رخ کر کے اپنی صفائی میں کچھ کہنے لگی تھی کہ شیال نے اسکے لبوں پر شہادت کی انگلی رکھی تھی اسکے لبوں پر قفل لگ گیا پلکیں لرزی تھیں۔

"شش۔۔۔۔ چاہے تم مجھ سے محبت نہیں کرتی ہو مگر میں میرا دل۔۔۔" شیال نے اسکو قریب کر کے اسکا ہاتھ اپنے دل پر رکھا تھا "یہ دونوں دن رات آپکے باوفا ہونے کی گواہی دیتے ہیں 'دینگے' شیال نے مضبوط لہجے میں بتایا تھا اور جہاں پہلے نیکلس جگمگا رہا تھا وہاں لب ثبت کر دینے الہام کا دل ٹرین کی رفتار سے دھڑکا تھا اور اسکی لودیتی نظروں کے سامنے کھڑے ہونا محال ہوا تھا اسلئے پیچھے ہوتی ڈریسنگ کے ساتھ جا لگی۔۔۔ شیال نے اسکے گلال ہوتے گالوں کو دچسپی سے دیکھا تھا اور اسکا گریز دیکھ کر محفوظ ہوا "میں تھک گئی ہوں" اس نے بوجھل پلکوں کو اٹھانے سے جیسے خود کو بے بس پایا تھا "اچھا بہانہ ہے مسز۔۔۔ لیکن آج نہیں چلے گا" شیال نے آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں اٹھایا اور بیڈ کی جانب بڑھا تھا وہ اسکی بانہوں میں سمٹ سی گئی۔۔۔ شیال نے اسے بیڈ پر لا کر لٹایا تھا

"تنگ کر رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔۔" اپنے شانے پر اسکا لمس محسوس کر کے وہ نزوٹھے مگر لرزتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔ اور اسکے سینے پر ہاتھ دھر کر دور کرنا چاہا۔ اسکی سختی سے

آنکھیں بند تھیں اور لب کپکار ہے تھے۔۔۔۔۔ شیاں نے اسکی لرزتی پلکوں کو چھوا تو وہ اور چھوئی موئی سے مزید خود میں سمٹ گئی تھی شیاں بے بس ہونے لگا

"سوری۔۔۔۔۔ بٹ آئی کانٹ کنٹرول مائی سیلف" شیاں نے اس پر جھکتے ہوئے سرگوشی کی تھی اور ایک ہاتھ بڑھا کر لیمپ بجھا دیا اور اسے روح تک محسوس کرنے لگا۔

اپارٹمنٹ میں واپس آ کر ایک اسے کمرے میں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا وہ بیچ و تاب کھاتی رہ گئی اور دس منٹ تک ایک واپس کمرے میں نہ آیا تو وہ تنک کر پاؤں پٹختی باہر آئی تھی لاؤنچ میں صوفے پر وہ موبائل ہولے ہولے اپنے ماتھے پر مارتا پریشان سا تھا۔۔۔ مگر منہا کو پرواہ کہاں تھی

وہ بڑبڑاتی اسکے سر پر آ کھڑی ہوئی تھی ایک نے اسکا آنا نوٹ کیا مگر اپنے انداز سے ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔

"آپ پکپتا ہے میری طبیعت خراب ہے ایک بار انسان پوچھ لے کہ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے یا کیا کھانا ہے" منہا کے الگ ہی شکوے تھے

"تمہیں معلوم ہے کہ آج تم نے کتنی بے عزتی کروائی ہے" ایک یک نخت سیدھا ہو کر اسکے مقابل کھڑا ہوا تھا اور لال آنکھوں سے گھورتے ہوئے جتایا

"نہیں مجھے نہیں پتا۔۔۔" وہ دودب و بھڑکی تھی

"تو آج اس اپارٹمنٹ میں بیٹھ کر سوچو اور اگر عقل ہو تو یہ جان لینا کہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا تمہیں میرے ڈھنگ میں بدنا ہوگا اور اگر نہیں تو یہاں سے جا سکتی ہو اور جب عقل ٹھکانے آجائے تو چلی آنا واپس۔۔۔" ایک نے چبا چبا کر کہا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا پیچھے وہ شاکڈ رہ گئی تھی کہ واقعی اسکو ایک نے گھر سے جانے کا کہہ دیا تھا۔

اس نے نیند میں محسوس کیا تھا جیسے شیاں نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا ہو اور اٹھنے لگا تو نجانے کیوں نیند میں ہی الہان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ اور دوسری طرف شیاں اسکے یوں ہاتھ پکڑنے پر قدرے حیران ہوا تھا جو بیڈ پر بکھری بکھری سی اسکی شرٹ میں سوئی اسکو جانے سے روک رہی تھی۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا واپس اسکے پہلو میں بیٹھا اور نرمی سے اسکے گال کو چھوا تھا۔ وہ کسمائی۔

"جاگ جاؤ جانم۔۔۔" شیاں نے اسکے کان میں کہتے گال کے بعد اب اسکے لبوں پر گستاخی کی تھی یہ تل ہمیشہ اسکی کمزوری رہا تھا۔۔۔ اسے ہٹتے نہ دیکھ کر الہان کی آنکھیں پوری کھل گئیں وہ اسے پیچھے ہٹاتی شرٹ درست کرتی اٹھ کر بیٹھی تھی۔

"جی۔۔۔۔۔" کچھ نہ کہہ سکی تو یہی نکلا تھا منہ سے۔۔۔۔۔ وہ شرٹ لیس تھا اور الہان اسکی جانب دیکھنے سے احتراز برت رہی تھی

"آؤٹ آف سٹی جانا ہے شوٹ پر اور آپ مجھے روک رہی ہیں" شیال نے شرارت و معنی خیزی سے اسکی حالت کی طرف اشارہ کیا تھا اور اسکے ہاتھ میں دبے ابھی تک اپنے ہاتھ پر۔۔۔ وہ بلس ہو گئی الہان نے جلدی سے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا

"ک۔۔۔۔۔ کتنے دن۔۔۔؟ اس نے گود میں دھرے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے پوچھا تھا

"پندرہ دن۔۔۔۔۔"

"میں یہاں اکیلے کیا کروں گی؟" الہان نے بے اختیار پوچھا شیال نے اسکی طرف دیکھا تھا اور محبت سے اسکو اپنے قریب کیا تھا

"میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ اس نے تھوڑا توقف کیا "مگر تم جیس نہ ہو جاؤ" شیال کے لہجے میں شرارت تھی۔۔۔۔۔ الہان منہ بنا کر پیچھے ہوئی تھی اور کمبل میں گھس گئی وہ ہنسا اور اسکے اوپر سے کمبل اتارا تھا

"اچھا ناں۔۔۔۔۔ تمہاری ماما کی کال آئی تھی وہ کہہ رہی ہیں میں نے انکی بیٹی کو ان سے دور کر دیا ہے ملوانے لے جاؤں تمہیں۔۔۔۔۔" شیال نے صفیہ کے طنز کو شرارت سے بتایا تھا

الہان جانتی تھی کہ صفیہ نے اسے ایسے نہیں کہا ہوگا جیسے شیال بتا رہا تھا الہان شرمندہ ہوئی۔

"تیار ہو جاؤ جب تک میں شوٹ پر رہوں گا تم اپنی ماما کے پاس رہ لو انکا گلہ بھی دور ہو جائے گا" شیال نے رسان سے کہا تھا الہان نے اسکی جانب دیکھا کہ کیا تھا یہ انسان اسکو کوئی بات۔۔۔ غلط رویہ جتنا کیوں نہیں تھا؟

"چلو اٹھو جانم تیار ہو جاویوں دیکھو گی تو پھر۔۔۔" شیال نے شرارت سے کہہ کر اپنی بات اُدھوری چھوڑی تھی وہ تمنا تے گالوں کے ساتھ بیڈ کے دوسری سائیڈ سے اتر کر ڈریسنگ کی طرف بڑھی۔

"ویسے جانم...." شیال نے اسے پکارا تھا وہ رکی "آئینہ تم ساڑھی مت

پہنا۔۔۔" شیال نے اپنی شرٹ میں موجود اسکے نازک سراپے پر چوٹ کر کے آنکھ

ونک کی تھی وہ سرخ ٹماڑ ہوتی ڈریسنگ میں گھس گئی تھی۔۔۔ پیچھے وہ مسکرانے لگا

۔۔۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ اب الہان اور اس میں مزید گریز نہیں رہے گا۔۔۔ آہستہ آہستہ

وہ اسکی محبت پر ایمان لے آئے گی۔

ناشتے تک ان دونوں کی بول چال بند رہی تھی ایک ناشتہ کئے بنا آفس چلا گیا تھا اور پیچھے سے رومانہ اور شہریار آ گئے تھے۔۔۔ رومانہ اسکی حالت دیکھ کر سکتے میں رہ گئی تھی منہا سے پوچھا تو منہا نے رو رو کر اپنا سارا دکھڑا سنا دیا تھا جسکو سن کر رومانہ اپنا سر پکڑے بیٹھ گئی۔۔۔ انکو اپنی بیٹی سے ایسی حماقت کی توقع نہیں تھی پہلے تو انہوں نے اسے جھاڑ پلائی پھر ایک کو آفس سے بلایا تھا ایک بھی آ گیا جب ایک نے اپنا موقف اور منہا کا رویہ بیان کیا تو رومانہ کا سر شرم سے جھک گیا۔

"یہ پٹیاں تمہیں کس نے پڑھائی ہیں؟ کمرے میں الگ سے لے جا کر رومانہ نے منہا کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا تھا وہ سسکی

"وہ ہاجرہ خالہ نے۔۔۔"

"ہاجرہ۔۔۔ بے وقوف لڑکی وہ تمہیں یہاں پٹیاں پڑھا رہی ہے اور مجھے وہاں کال کر کے کہہ رہی ہے کہ تمہاری لڑکی گھر نہیں بسا سکتی تھی تو شادی کیوں کی؟" رومانہ نے اپنے ماتھے کو چھوا تھا منہا چونکہ

"ماما سچ کہہ رہی ہوں ہاجرہ خالہ نے کہا تھا کہ ایک پر اپنا حکم چلاؤ گی تو وہ پوری زندگی تمہارا بن کر رہے گا" منہا پہلے شاکد ہوئی پھر اس نے رو ہانسی ہو کر انکو یقین دلانے کی کوشش کی

"مجھے تم سے ایسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی کم از کم شوہر حکم چلانے کے لئے نہیں ہوتے اپنا بنانے کے لئے ہوتے ہیں" انہوں نے جتایا تھا

"وہ اپنی پہلی بیوی سے محبت کرتے ہیں"

"لیکن تمہیں کبھی کسی چیز کی کمی ہونے دی نہیں نہ؟ انکار کیا تمہارے کسی حق سے نہیں نہ؟ تم اسے اپنا نیت تو دیتی وہ شاید اپنی بیوی کو بھول جاتا لیکن جیسا مجھے ایک نے بتایا ہے اس بیچارے نے تو بہت برداشت کیا ہے" رومانہ نے افسوس و ملامت سے اسے کہا

تھا وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی واقعی برداشت اور تحمل تو اس میں رہا ہی نہیں تھا وہ مان رہی تھی

"ایک کو سمجھا دیا ہے میں نے اور تمہارے پاپا نے وہ اب بھی راضی ہے مگر تم بھی سنجیدگی و بردباری سے اپنا گھراپنے شوہر کو سنبھالو سمجھداری و محبت سے گھر چلتے ہیں منہا

"اب کی بار منہا کو انہوں نے نرمی و پیار سے پچکارا تھا منہا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"تم اسے اپنا نیت کا احساس دو گی تو وہ دیکھنا تمہارا ہو جائے گا" انہوں نے اسکے بال سنوارتے ہوئے کہا تھا اور اٹھ کر چلی گئی پیچھے منہا سوچ میں ڈوب گئی تھی واقعی ہاجرہ نے ایسا کہا تھا کیا تھی اسکی خالہ۔۔۔

شیال اسے حویلی چھوڑ کر چلا گیا تھا دوسرے شہر۔۔۔ پیچھے الہان کا جینا محال تھا وہ کمرے میں اکیلی ہوتی تو شیاں کی سرگوشیاں اسے بے چین رکھتیں آنکھیں بند کرتی تو شیاں کا لمس اپنی پلکوں پر محسوس ہوتا جس سے وہ واپس اٹھ کر بیٹھ جاتی تھی اور خود پر ہیچ و تاب کھاتی کہ کیا ہو گیا ہے اسکو۔۔۔ شیاں اسے اپنے قرب کی عادت ڈال کر چلا گیا تھا اب وہ گھر میں بولائی بولائی پھرتی تھی مرد حضرات آفس میں ہوتے عینا امید سے تھی شانزہ ثانی اور عینا میں نوک جھوک چلتی رہتی عینا زیادہ تنگ آتی تو صفیہ کے پاس آ کر جلے دل کے پھپھو لے پھوٹی رہتی۔۔۔ صفیہ نے اسکو بیٹی سمجھا تھا اب وہ اسکا ایک ماں کی طرح ہی خیال رکھتی تھیں حمدان باہر ملک چلا گیا تھا اسلئے حویلی کی ساری رونق ماند پڑ گئی تھی اور رشتوں میں دنیا دکھاوے کی بھی مروت نہیں رہی تھی اسلئے جہاں الہان پہلے اس حویلی سے جانے کے خیال سے ہی رونے لگ جاتی تھی اب سازشوں غیبتوں اور تنگ ذہنیت کے لوگوں میں اسکا دل نہ لگتا یہ اسکا بہانہ تھا یا شیاں کی کسی کی خلش کو وہ دوسرا نام دے رہی تھی مگر کچھ تو تھا جو بے سکون کر رہا تھا۔۔۔

رات میں وہ ٹیرس پر کھڑا کافی سے انجوائے ہو رہا تھا کہ اسکا سیل بپ ہوا تھا شیال نے جینز میں سے سیل نکال کر دیکھا یہ الہان کا نمبر تھا آج پہلی بار اس نے شیال کو خود کال کی تھی شیال کا دل خوشگواریت سے دھڑکا تھا

۔۔۔۔۔ شیال نے سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں کال پک کر کے فون کان سے لگایا تھا

۔۔۔۔۔ "جی جانم" شیال کی آواز ایک جذب اور مسرت سے بھری پڑی تھی دوسری طرف الہان جو بے اختیار اسے کال کر بیٹھی تھی 'سپٹائی' میں نے۔۔۔ میں نے کال کی تھی "وہ اپنے لہجے کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی اور شیال ہمیشہ اسکی گھبراہٹ سے محفوظ ہی ہوتا تھا۔

"جی کال تو آپ نے ہی کی تھی"

"میں۔۔۔" اب وہ کیا کہتی نجانے کیسے آج اسکو کال کر لی تھی اب اپنی ہی کیفیت پر پریشان اور نادام سی تھی جیسے کوئی چوری کرتے ہوئے پکڑے گئی ہو

نہیں آ رہی ناں؟ شیاں نے جس انداز سے پوچھا تھا وہ اسکے سامنے ناہوتے ہوئے بھی  
 بلش ہو گئی "مجھے بھی۔۔۔ دل کر رہا ہے اس دن کی طرح تم میرے سامنے ساڑھی میں ہو  
 اور۔۔۔"

"میں۔۔۔۔ میں کال کٹ کر رہی ہوں شیاں" الہان مزید خائف ہوتے جلدی سے بولی تھی  
 اسے احساس ہوا کہ شیاں کے سامنے اس نے ساڑھی پہن کر غلطی کر لی تھی  
 "اچھا رکو۔۔۔ سنو" شیاں نے ٹھنڈی ہو چکی کافی کا کرٹوا گھونٹ لے کر مگ سائیڈ پر رکھا تھا  
 دوسری طرف الہان چونکی  
 "کیا پی رہے تھے؟"

"فی الحال کافی۔۔۔"

"اتنی رات کو۔۔۔۔" وہ حیران ہوئی

"نہیں نہ آئے اسلئے۔۔۔ ابھی مونا نے آ جانا ہے اور پھر۔۔۔" شیاں نے اسکا رویہ جانچنے  
 کے لئے مونا کا نام لیا

"مونا۔۔۔" الہان متحیر ہوئی تھی

"ہممم۔۔۔" شیاں محظوظ ہوا اسکا تیر نشانے پر لگا تھا

"ٹھیک ہے آپ مونا کا انتظار کیجئے" الہان کا لہجہ لٹھا تھا شیاں چونکا

"تم باتیں کرتی رہو ناں ٹائم گزرنے کا پتا نہیں چلنا" شیال نے مسکراہٹ دبا کر سرسری سا کہا تھا

"سوری۔۔۔ میں آپ کا ٹائم پاس نہیں کر سکتی مجھے نیند آرہی ہے" الہان نے جل کر کہا تھا اور اس سے پہلے شیال کچھ بولتا دوسری طرف سے کال کٹ ہو گئی تھی شیال نے تین بار کال کرنے کی کوشش کی مگر وہاں سے وہ پک ہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد شیال کے سیل پر میسج نوٹیفیکیشن آیا تھا شیال نے بے تابی سے کھولا

"تین چار اور کافی کے کپ پی لیجئے مونا آجائے گی بٹ مجھے نیند آرہی ہے مجھے سونے دیجئے۔۔۔" شیال میسج پڑھ کر کھل کر ہنسا تھا یہ میسج اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ دوسری طرف مونا کے ساتھ اسکا سوچ کر انگاروں پر لوٹ رہی ہے۔۔۔ شیال نے پہلے میسج ٹائپ کیا پھر مٹا دیا تھوڑا سے بھی تو ٹڑپانا تھا۔۔۔ اور سونے کے لئے بیڈ پر چلا گیا۔

www.urdu novels mania.com

رومانہ اسے کچھ دنوں کے لئے گھر لے آئی تھی۔۔۔ یہاں آکر وہ اور بے چین ہو گئی تھی ہر وقت گم صم سی رہتی۔۔۔ شہریار اور رومانہ اب شاید اپنے فیصلے پر پچھتا رہے تھے کیونکہ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ ہاجرہ کی باتوں میں آکر انہوں نے ایک پہلے سے شادی شدہ مرد سے اپنی بیٹی کی شادی کر کے اسکے ساتھ غلط کیا ہے اور اب منہا خود کے ساتھ غلط کر رہی کہ

ایک کو ایک موقع اور اپنائیت کا احساس نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔ تین دن بعد ہی منہا نے واپس جانے کی رٹ لگالی تھی۔۔۔ شہریار اور رومانہ نے اسے روکا بھی مگر نجانے کیوں وہ بضد تھی اسلئے شہریار اسے چھوڑنے واپس اسلام آباد جا رہے تھے۔۔۔

"دید ی۔۔۔" گوپال آج ہی آیا تھا گاؤں شہر میں وہ اپنے طریقے سے ایک کے متعلق معلوم کر رہا تھا جس سے اب اسے کافی یقین ہو گیا تھا کہ وہی ایک ہے بس اب اس کے یقین پر ماہی نے مہر لگانی تھی۔۔۔ اسلئے فرصت ملتے ہی اس نے ودیا کو کہہ کر ماہ کامل کو بلایا ماہی حیران ہوتی اس کے سامنے ٹک گئی تھی

جی۔۔۔

"دید ی ایک بھی مل گئے ہیں۔۔۔" گوپال کی بات پر ماہی کا چہرہ زرد ہو گیا تھا اسے لگا جیسے گوپال مذاق کر رہا ہو

www.urdu novels mania.com

"تم مذاق کر رہے ہو؟"

"نہیں دید ی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔ ایک بھی مل گئے ہیں" گوپال نے دوبارہ اپنی بات دوہرائی تھی وہ جیسے کچھ لمحے یقین کرنے میں لگی رہی کہ اس نے جو سنا وہ ٹھیک تھا کہ

اسکا ایک مل گیا تھا گوپال نے کہا ایک بھیا مل گئے ہیں اسکا مطلب اسکی دعائیں حاجتیں سب پوری ہو گئی تھیں

"ودیا۔۔۔ کرپاماسی۔۔۔" ماہی نے سکتے میں سے نکلتے خوشی سے اٹھتے ان دونوں کو آوازیں دی تھیں وہ دونوں ڈر کر دوڑی چلی آئیں انہوں نے پہلی بار ماہی کی اتنی خوشی سے چمکتی آواز سنی تھی گوپال کی آنکھوں میں نمی آگئی اب ایک اور مرحلہ آسان کرنا تھا۔۔۔۔۔ "کرپاماسی دیکھئے گوپال بھائی کیا کہہ رہے ہیں؟" ماہ کامل کے چمکتے چہرے پر سے نظر ہٹاتے دونوں نے گوپال کو دیکھا تھا جو سنجیدگی سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ کیا ہوا؟

"ایک بھیا مل گئے ہیں" گوپال نے تیسری بار یہ بات دہرائی تھی کیا۔۔۔؟ وودیا چمکی تھی "بھگوان تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے" اگر پال نے ہاتھ جوڑ کر ماتھے سے لگائے ماہی کھلکھلا رہی تھی "لیکن۔۔۔ دیدی۔۔۔" گوپال کی بات پر وہ تینوں اسکی طرف متوجہ ہوئے "انہوں نے شادی کر لی ہے۔۔۔"

کیا؟ وہ تینوں چونکے تھے اور ماہی کے سر پر تو ساتوں آسمان آگرے تھے

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ بھیا پھر آپ کو کوئی اور ایک ملے ہوں گے" "ماہر کا مل شدت سے  
نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔ کرپا اور ویدیا نے پریشانی سے اسکو دیکھا تھا اور پھر گوپال کو جسکے  
چہرے پر سنجیدگی رقصاں تھی  
"وہی ہیں دیدی۔۔۔"

"نہیں بھیا میں کہہ رہی ہوں ناں ایک۔۔۔ ایک نہیں ہو سکتے وہ میرے۔۔۔" وہ گلو گیر  
لہجے میں کہتی وہاں سے چلی گئی تھی ویدیا بھی اسکے پیچھے لپکی۔۔۔ گوپال نے بے بس نمی  
بھری نظروں سے کرپا کو دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ یہی سچ ہے کرپا میں دیوار بنے سوراخ میں  
رکھی مورتی کو شکوہ کناہ نظروں سے دیکھا تھا اور وہاں سے اداس سی چلی گئی

وہ اپنے پورشن میں ٹی وی دیکھ رہی تھی کہ ہاجرہ آکر اسکے سر پر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ انکا  
چہرہ ستا ہوا تھا۔۔۔ الہان کا دل کسی انہونی کے احساس سے دھڑک کر مدھم ہوا۔  
وہ ریمورٹ سائیڈ پر رکھ کر کھڑی ہوئی اسکے کھڑے ہوتے ہی ہاجرہ نے اسکے منہ پر تھپڑ مارا  
تھا وہ لڑکھڑا کر صوفے پر گری۔۔۔ عینا جو تانی کے جارحانہ تیور دیکھ کر انکے پیچھے ہی آئی تھی  
آگے بڑھ کر الہان کو سنبھالا

"لگ گئی تیری بددعا۔۔۔ بدچلن۔۔۔" تائی آنسوؤں میں پھنکاری تھی اور الہان گال پر ہاتھ رکھے حیران اور متحیر تھی کہ ایسا کیا ہوا تھا جو ہاجرہ نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا

"تائی جان۔۔۔ آرام سے بات کیجئے۔۔۔ زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اس میں الہان کا کیا قصور۔۔۔؟" عینا نے الہان کو سہارا دے کر اپنے سینے سے لگایا جو آنکھوں میں آنسو لئے ہاجرہ کو دیکھ رہی تھی اور عینا کی بات سن کر اسکے قدموں تلے سے زمین نکلی تھی یعنی کوئی فوت ہوا تھا لیکن کون؟۔۔۔۔

"ارے اسی بدچلن کو آگ لگی رہتی تھی ایک کے ساتھ شادی کی۔۔۔ جو اسے منہا برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔۔" تائی نے چیل کی طرح آگے بڑھ کر اسکو بازو سے اپنی طرف گھسیٹنا چاہا تھا جو منہا کا نام سن کر سکتے میں پڑ گئی تھی۔۔۔ مگر عینا ڈھال بن گئی تھی

"تہمت مت لگائیے تائی جان۔۔۔ منہا کا گھر آپ نے ہی بسنے نہیں دیا تھا اور اب وہ اس دنیا میں نہیں رہی تو اس میں الہان کا کوئی قصور نہیں ہے جا کر آنٹی رومانہ کو سنبھالئے

۔۔۔ بہتر ہے" عینا نے ٹرخ کر کہا تھا اور وہ مزید سننے کی تاب نہ رکھتے ہوئے بے ہوش ہو گئی

رات میں گوپال سونے کے لئے جا رہا تھا تو ماہی اسکے کمرے میں آئی تھی

"گوپال بھیا" اسکا چہرہ ستا ہوا تھا گوپال کو اسے اس حالت میں دیکھ کر افسوس ہوا  
 "جی دیدی؟"

"مجھے آپ ایک کے پاس لے جائیے گا میں ان سے آخری بار ملنا چاہتی ہوں" ماہ کامل کہہ  
 کر رکی نہیں تھی پیچھے گوپال افسوس سے اسے جاتا دیکھتا رہا تھا

اگلے دن گوپال ماہ کامل کو لئے پہلے اسی اپارٹمنٹ آیا تھا جہاں احمر اور غفران الہان کو اغواہ  
 کر کے لائے تھے۔۔۔ تب سے اسکی چابی شیال نے گوپال کے سپرد کر دی تھی اور ایک  
 چابی ابھی بھی شیال کے پاس رہتی تھی اب اسلئے ہی وہ یہاں آگیا کیونکہ وہ براہ راست  
 ماہ کامل کو ایک کے پاس لے جانے کے بجائے پہلے شیال سے بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ  
 کہیں وہ کوئی اور ایک ہو تا یا کوئی بھی مسئلہ ہو جاتا تو شیال اس معاملے کو دیکھ سکتا تھا  
 ۔۔۔ کھانا بازار سے لیتے ابھی وہ آکر بیٹھے ہی تھے کہ گوپال کے سیل پر شیال کی کال آئی  
 تھی

ہیلو!

"ہیلو! آہاں تم ایسا کرو گوپال مجھے لینے آ جاؤ۔۔۔"

"آپ انیر پورٹ آ گئے یوں اچانک۔۔۔"

"نہیں میں لاہور کی بات کر رہا ہوں... آجاؤ۔۔۔" شیاں کی بات پر گوپال نے فون کو گھورا تھا

"مگر سر۔۔۔" وہ تذبذب میں پڑ گیا تھا 4 گھنٹے کا راستہ تھا اور یہاں ماہی اکیلی۔۔۔۔۔  
"ہاں گوپال..."

"کچھ نہیں سر میں آتا ہوں۔۔۔" گوپال نے کان سے سیل ہٹا کر سر جھٹکا تھا بڑے لوگوں کا موڈ انفص۔۔۔۔۔ گوپال جھنجھلا کر بڑبڑایا تھا

"کیا ہوا بھیا؟" ماہ کامل جو سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی پوچھنے لگی  
"کچھ نہیں مجھے لاہور جانا پڑے گا دیدی۔۔۔ آپ یہاں ہی رہنا۔۔۔ یہاں کوئی آئے گا تو  
نہیں لیکن پھر بھی لاک لگا لینا"

"بھیا۔۔۔" ماہی نے سہم کر اسے دیکھا۔

کچھ نہیں ہوتا دیدی میں سر کو لینے جا رہا ہوں راستے میں 'میں ان سے بات بھی کر لوں گا'  
"گوپال نے نرمی سے اسے کہا تھا وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔ وہ چابیاں اٹھاتا وہاں سے

چلا گیا تھا اسے شیاں پر بھی غصہ تھا کہ وہ بائی انیر بھی تو آسکتا تھا مگر نہیں۔۔۔۔۔ پیچھے  
ماہ کامل سکڑی سمٹی سی پورے اپارٹمنٹ کو اجنبی نظروں سے دیکھتی رہی پھر اٹھ کر کمرے  
میں چلی گئی تھی۔

-- گھر میں کھرام مچا تھا تانی ہاجرہ اور رومانہ ماتم کناں تھیں وہ عینا اور صفیہ کے ساتھ ایک کونے میں جا کر سکڑ سٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔ اسلام آباد آتے ہوئے شہریار کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس میں منہا کی ہیڈ انجری کی وجہ سے جائے وقوعہ پر ہی موت ہو گئی تھی البتہ شہریار ابھی تک ہسپتال میں تھا۔۔۔ الہان کو ہوش آیا تو ہاجرہ تانی اور شانزہ ایکب کے گھر جا چکی تھیں کیونکہ منہا کی تعجیز و تکفین وہاں سے ہی ہونا تھی سب ادھر ہی تھے وہ ہوش میں آنے کے بعد عینا اور صفیہ کے ساتھ آئی تھی کئی گھنٹے تو اسے یقین کرنے میں لگے تھے کہ منہا اب انکے درمیان نہیں رہی۔۔۔ منہا جس کے ساتھ اسکے کئی پل ایسے گزرے تھے سب کہنے پر مجبور ہو گئے کہ وہ دونوں دو جسم ایک جان ہیں۔۔۔ وہ آنکھوں میں درد لئے جنازے کی چارپائی کی جانب کھسکی۔۔۔ اسکے ہاتھ بلکہ پورا وجود کپکپا رہا تھا منہا کے مردہ وجود پر سفید چادر تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ جنازے کی چارپائی کو پکڑ پاتی رومانہ نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔ الہان نے رحم طلب نظروں سے انکی طرف دیکھا وہ منہا کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ رومانہ نے اسے بازو سے جکڑ کر کھڑا کیا تھا اور جھنجھوڑا اسی وقت ایکب اندر آیا تھا اسکا حلیہ ملگجاسا تھا اندر کا منظر اسکے قدموں کو ڈمگا گیا۔۔۔ وہ وہیں ساکت ہو گیا تھا

کس حق سر تم اسے دیکھنا چاہتی ہو؟ انکے پوٹے سو جے ہوئے اور چہرہ لال بھبھوکا ہو رہا تھا الہان انکے جارحانہ و ظالمانہ تیور دیکھ کر لڑکھڑا گئی اسکے بازو میں رومانہ کی انگلیاں دھنسی ہوئی تھیں۔۔ اس نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی مگر رومانہ کی گرفت مضبوط تھی

”آئی۔۔۔“ وہ روہانسی ہوئی مگر اسکی بات رومانہ نے کاٹی تھی

مت کہو اپنی گندی زبان سے مجھے آئی۔۔۔ میری بیٹی کو اپنی بددعاؤں سے مار دیا رے کچھ تو شرم کرتی شادی شدہ ہو تم اور میری بیٹی نے ابھی دیکھا ہی کیا تھا۔۔۔“ صفیہ اور عینا کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا عورتوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں تھیں ایک ہی آگے بڑھا۔

کیوں ہو رہا ہے یہ تماشا؟ ایک نے ضبط سے پوچھا تھا رومانہ نے اسکی جانب کینہ تو ز نظروں سے دیکھا۔ اور الہان کا بازو ایک جھٹکے سے چھوڑا تو وہ ایک کے سینے سے جا ٹکرائی تھی اسکی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہ رہے تھے ایک اسکو سہارا نہ دیتا تو وہ گر ہی جاتی ”آپ بھی آئیے۔۔۔ آپ بھی تو یہی چاہتے تھے نا کہ منہا آپکی راہ سے ہٹے اور آپکو آپکی پہلی بیوی کے پاس جانے کا موقع ملے۔۔۔“ رومانہ کی زبان افہف۔۔۔ ایک نے سختی سے لب بھینچنے الہان سمیت وہاں موجود سب کے لئے یہ خبر نئی تھی اور شاکڈ کرنے

والی بھی ۔۔۔ ہاجرہ نے آگے بڑھ کر رومانہ کے گرد بازو لپیٹا تھا ایک جہاں کا تھاں کھڑا رہ گیا عورتوں کی سرگوشیاں عروج پر تھیں ایک گم صم سا کھڑا تھا رومانہ کی زبان کے آگے تو اسکا سارا علم و ادب جھاگ بنا جا رہا تھا وہ بامشکل خود کوئی بد تمیزی کرنے سے باز رکھے ہوئے تھا۔۔۔

"شرم آنی چاہیے آنٹی آپکو۔۔۔ آپ اپنی بیٹی کی میت پر تماشا لگا رہی ہیں۔۔۔" عینا نے آگے بڑھ کر ملامت کی۔۔۔

ت "ماشا تو ان دونوں نے لگایا ہوا ہے نظریں کسی اور پر اور شادی کسی اور سے۔۔۔" رومانہ نے ان دونوں کے وجود کو حقارت سے دیکھا تھا اسی اثنا میں ریحان اندر آیا تھا اور انکے پاس آ کر سخت لہجے میں گویا ہوا "امی۔۔۔ حد کرتی ہیں۔۔۔ تماشا لگایا ہوا باہر مردوں تک جا رہی ہیں آپکی آوازیں۔۔۔" وہ رومانہ کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا البتہ ہاجرہ کو بتا دیا۔۔۔

"بیٹا کیا کروں؟ اب۔۔۔ جواں اولاد فوت ہوئی ہے۔۔۔ کیسے ایک ماں سے۔۔۔" ہاجرہ نے گلوگیر آوازیں ہمدردی سمیٹنی چاہی ایک نے الہان کو عینا کے سپرد کیا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا

"تو ایک کام کرتا ہوں چھریاں پکڑا دیتا ہوں مار دیجئے ایک دوسرے کو شاید غم ہلکا ہو جائے" ریحان فطرتا غصے والا تھا چلا اٹھا۔۔۔ ہاجرہ اور رومانہ سم گئی تھیں۔

"اور آپ دونوں پلیز الہان کو لے کر گھر چلے جائیے... غم میں شریک ہونے کا خیال دل سے نکال دیجئے کیونکہ یہاں فوتگی نہیں اگلے پچھلے الزامات کی تشہیر ہونے کی ابتدا ہوئی ہے"

"ریحان نے عینا اور صفیہ سے کہا تھا اسکا طنز سمجھ کر ہاجرہ اندر ہی اندر جل کر رہ گئیں۔۔۔ پانچ منٹ بعد جنازہ اٹھنے کے ساتھ ہی صفیہ اور عینا الہان کو لئے گھر چلی آئی تھیں۔

یہ ہجر ہے کہ جیسے جسم زخم زخم ہو اور نمک کی کان سے ہم کو گزرنا پڑ جائے

وہ اپنے اوپر لگے گندے الزامات سے لہو لہو ہوتی اپنے کمرے میں نڈھال پڑی تھی کہ اسکے سیل پر شیاں کی کال آئی تھی۔۔۔ اس نے سیل اٹھا کر دیکھا اسکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔

رومانہ کے طنز اور ہاجرہ کے تھپڑ نے اسکا ذہن ماؤف کر دیا تھا

ہیلو! کیسی ہو؟

"مری نہیں ہوں ابھی اور اگر آپ مارنا چاہتے ہیں تو نیا الزام لگا دیجئے" الہان نے تڑخ کر کہا تھا اسکا لہجہ سن کر شیاں چونکا

"کیا۔۔۔ کیا ہوا ہے الہان۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟" وہ بے تاب ہوا تھا  
 "کیوں کرتے ہیں آپ یہ ڈھونگ۔۔۔؟" وہ بھڑکی آج محبت بھی استہزاء اور ہمدردی لگ  
 رہی تھی سبکی

ڈھونگ۔۔۔؟ شیاں اسکے لہجے پر سناٹے میں رہ گیا  
 "جی ہاں ڈھونگ جو چاہا وہ پالیا ناں اب چھوڑ کیوں نہیں دیتے مجھے؟۔۔۔ قابل نہیں ہوں  
 میں ناں ایک سے افئیر ہے ناں میرا" الہان کو شاید خود احساس نہیں تھا کہ وہ کیا بول رہی  
 ہے شیاں نے سیل بھیجنا۔۔۔ اسے غصہ آ رہا تھا کہ اتنا مان اتنی محبت کے باوجود وہ اس  
 طرح کر رہی تھی غصے نے اسکی بھی سوچ کو جیسے مفلوج کر دیا تھا اسلئے لب چبا کر بولا  
 "سوری۔۔۔" شیاں نے یک لفظی کہہ کر بات ختم کی تھی اور اپنا قیمتی سیل ایئر پورٹ کے  
 فرش پر پھینک کر مارا تھا۔۔۔ ایئر پورٹ پر موجود کچھ اسی کی طرف متوجہ تھے اور کچھ جو اسکی  
 جانب متوجہ نہیں تھے اب ہو چکے تھے اور سیلفی بنا رہے تھے روک گئے متحیر اسے دیکھ  
 رہے تھے۔۔۔ سیل کے ٹکڑے فرش پر بکھر گئے تھے کتنا خوش تھا وہ اسکی آج شوٹنگ  
 ختم ہو گئی تھی پہلے اس نے گوپال کو کال کی تھی مگر اپنی الہان سے مزید دوری برداشت نہ  
 ہوئی تو وہ بائی ایئر اسلام آباد آ گیا تھا اس نے سوچا تھا کہ وہ الہان کو سر پر اندرے گا مگر یہ کیا

۔۔۔۔۔ الہان نے اسکی خوشی کی دھجیاں بکھیر دی تھیں ۔۔۔۔۔ وہ لوگوں کو نظر انداز کرتا  
ٹیکسی میں بیٹھ کر یہ جاوہ جا ہو گیا تھا گوپال ۔۔۔۔۔ وہ تولا ہو رشیال کو لینے جا رہا تھا ۔۔۔۔۔

وہ اپنے اپارٹمنٹ میں آ کر سیدھا کمرے میں آیا تھا اور کیبنٹ کھول کر شراب کی بوتل نکالی  
کارک ہٹا کر براہ راست بوتل کو منہ سے لگا لیا تھا ۔۔۔۔۔ وہ کافی دنوں بعد اس کٹیل مادے کو  
ہونٹوں سے لگا رہا تھا چھوڑنے کی وجہ بھی الہان کا وجود تھا اور واپس اس طرف آنے کی وجہ  
بھی وہی بنی تھی ۔۔۔۔۔ آدھی بوتل زہر خود میں انڈ لینے کے بعد وہ بیڈ کی طرف آیا تھا اور  
بوتل چھوڑ دی بوتل نیچے گری تھی مگر قالین کی وجہ سے ٹوٹ نہ پائی ۔۔۔۔۔ اس نے سرخ  
آنکھوں اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھایا تھا اور غور سے دیکھنے لگا وہ  
انجان گا کہ یہ کس کا ڈوپٹہ ہو سکتا ہے لیکن اسکے ذہن میں الہان کا سراپا لہرایا تھا وہ مسکرایا  
۔۔۔۔۔ پرانی زندگی الہان اور اسکے ساتھ گزارے گئے لمحات اور آج الہان کا لہجہ سب گڈ  
مٹھور ہے تھے ۔۔۔۔۔ اچانک واش روم کا دروازہ کھلا تھا ماہ کامل بھگیے بال لئے باہر آئی تو  
شیال کو کمرے میں دیکھ کر اس نے دبی دبی چیخ ماری تھی شیال اسکی جانب متوجہ ہوا اسکی  
سرخ آنکھیں اور شراب کی بدبو اوپر سے وہ اکیلی اس پر مصداق شیال کے ہاتھ میں اسکا  
ڈوپٹہ تھا ۔۔۔۔۔ شیال کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جو ماہ کامل کو اپنے حواس گم ہوتے محسوس

ہوئے اس نے جلدی سے تولئے سے خود کو ڈھانپ کر ڈوپٹے کی کسی پوری کی تھی اور پیچھے کو ہوتی شیاں اسکی جانب بڑھتا تھا حلال اور حرام کی تمیز بھول رہی تھی۔۔۔۔ وہ ماہِ کامل میں الہان کو تلاش رہا تھا۔۔۔ مگر وہ الہان نہیں ماہِ کامل تھی۔۔۔ ایک کی منکوحہ۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔ آپ دور۔۔۔۔۔ دور رہیں۔۔۔۔۔ پ۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔" ماہِ کامل نے اسکو اپنی طرف قدم بڑھاتے دیکھ کر پیچھے ہٹتے ہوئے التجا کی تھی۔۔۔۔۔ شیاں جیسے کچھ سمجھنے اور سننے کی صلاحیت سے ماورا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ آگے بڑھ کر اسکی کلانی دبوچ لی اور اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔۔ ماہِ کامل نے ٹرپ کر اپنا پورا زور لگاتے اسکو پیچھے کی جانب دھکیلا تھا وہ لڑکھڑایا وہ شیاں کا ہاتھ جھٹکتی لڑھکتی ہوئی پیچھے لپکی اور کپکپاتے سن بدن کے ساتھ تیزی سے سائیڈ ٹیبل کی جانب بڑھی تھی اور اس پر رکھتا بننے کا گلہ ان اٹھایا اس سے پہلے کہ شیاں اسکو پھر دبوچ لیتا ماہِ کامل نے ساری ہمت مجتمع کرتے اسکے ماتھے پر گلہ ان دے مارا تھا شیاں کراہتے ہوئے پیچھے کی جانب لڑکھڑایا اور ہوش و حواس کھوتا بیڈ پر گر گیا اسکے ماتھے سے خون نکل رہا تھا خون دیکھ کر خوف سے سن ہوتی ماہِ کامل کے ہاتھ سے گلہ ان چھوٹ کر قالین پر گرا تھا اور وہ کپکپاتی ہوئی کھسک کر ایک کونے سے جا لگی۔۔۔۔۔ اسکے اندر اتنی بھی

ہمت نہیں تھی کہ اٹھ کر وہاں سے بھاگ جاتی اسکا ڈوپٹہ شیاں کے نیچے بیڈ پر پڑا تھا اور وہ ایک کونے میں سکڑ سمٹ کر سسکتی کسی غیبی مدد کی منتظر تھی۔۔۔

گوپال وہاں پہنچا تو اسکو معلوم ہوا کہ شیاں وہاں سے نکل چکا تھا وہ پیچ و تاب کھاتا واپسی کے لئے نکلا تھا اسکو ماہی کی فکر تھی کہ وہ اکیلے میں ڈر رہی ہوگی۔۔۔ اسکا دل نجانے کیوں گھبرا رہا تھا۔۔۔ اس نے ماہی کو صرف بہن کہا ہی نہیں تھا بلکہ ودیا کی طرح مانا بھی تھا اور اب وہ جلد سے جلد اس کے پاس پہنچنا چاہتا تھا مگر اسے ایک طرح کی تسلی بھی تھی کہ اگر شیاں سیدھا اپارٹمنٹ گیا ہوتا تو اب تک اس سے ماہ کامل کی بابت استفسار کر چکا ہوتا شیاں ڈائریکٹ گھر گیا ہوگا گوپال نے قیاس کیا اور تھوڑا مطمئن ہو گیا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ ماہی کو اکیلے نہیں رہنے دینا چاہتا تھا۔۔۔ اسکو واپس اسلام آباد پہنچنے میں 3 گھنٹے لگنے تھے۔۔۔ لیکن راستے میں خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ طوفان آ گیا تھا۔۔۔ ایسا کہ گاڑی چلانا محال ہو رہا تھا۔۔۔ گوپال نے بے بسی سے آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔

"دید ی کی رکھشا کرنا بھگوان۔۔۔ ایک بھیا کے پاس وہ سرکھشک پہنچ جائیں بس۔۔۔" گوپال نے بے اختیار التجاء کی تھی۔۔۔ اور مطلع صاف ہونے کا بے صبری سے انتظار کرنے لگا

المان نے اٹھ کر بے چینی سے پہلو بدلاتھا۔۔۔ اسکو رہ کر احساسِ ندامت کچھ کے لگا رہا تھا۔۔۔ وہ کیا کرتی۔۔۔؟ ایک اسکا دل جو ملامت کر رہا تھا اسے۔۔۔۔۔ دماغ کی سنتی تو اپنا غصہ بجا لگتا دل کی سنتی تو گھبرا جاتی کیونکہ وہ تو شیاں کے نام کی ہی تسبیح پڑھنے میں مصروف تھا ناں۔۔۔۔۔ اس نے تین چار بار شیاں کا نمبر ملایا مگر بند جا رہا تھا اسکا دل اب گھبرا نے لگا تھا۔۔۔۔۔ المان کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔۔۔

"شیاں۔۔۔۔۔" اس نے کوئی پانچویں مرتبہ اسکا نمبر ٹرائی کیا تھا جو کہ اب بھی بند تھا اسے احساس ہوا کہ وہ تو شیاں کی ناراضگی کی عادی ہی نہیں تھی وہ تو صرف والمانہ محبت کی عادی تھی اب وہ روٹھا تھا تو اسکی جان پر بن آئی تھی۔۔۔۔۔ المان نے کھڑکی سے طوفانی ہوا کو چلتے دیکھا تو اور پریشان ہو گئی اس نے نیٹ آن کر کے شیاں کے نام وائس ایپ پر وائس نوٹ ریکارڈ کیا۔۔۔۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے شیاں۔۔۔۔۔" اسکے لب کپکپا رہے تھے ایک عجیب سی کیفیت تھی جسے وہ مناسب سا نام نہیں دے پا رہی تھی... اسی اثنا میں حمدان کے نمبر سے اسے ایک ویڈیو موصول ہوئی تھی اس نے دیکھا تو یکبارگی اسکا دل تیزی سے دھڑکا تھا یہ شیاں مرتضیٰ تھا بلیک ہڈی والی جیکٹ پہنے وہ اور نکھر گیا تھا مگر یہ کیا۔۔۔۔۔ المان سن رہ گئی۔۔۔۔۔ اس کو



"جی ٹھیک ہے" وہ ولید کی بات سمجھ کر اثبات میں سر ہلاتی کمرے سے باہر نکلی تھی مگر صفیہ کی بات پر دہلیز کے باہر ہی اسکے قدم رک گئے

"ولید آپ الہان کو مت لے کر جائیے گا شیاں اسکے قابل نہیں۔۔۔" صفیہ کی بات پر اسکے دل پر گھونسا پڑا تھا اور ولید نے تحیر سے انہیں دیکھا

"پاگل ہو گئی ہو تم۔۔۔ شیاں اسکا شوہر ہے اور آپ نے یہ بات نوٹ کی ہونہ کی ہو ہماری بیٹی شیاں سے محبت کرتی ہے" ولید کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا

"آپ نے کہا تھا یہ جھوٹ ہے وہ شیاں سے محبت نہیں کر سکتی"

"وہ تب کی بات تھی اب وہ اسکا شوہر ہے ہم الہان کو اس سے دور کر کے الہان کو کھو دینگے" ولید نے رسان سے سمجھایا تھا

، مگر الہان کے قابل۔۔۔"

"کون کس کے قابل ہے اسکا فیصلہ ہم کیسے کر سکتے ہیں صفیہ۔۔۔ اور میرے خیال سے ہمیں الہان کی مرضی دیکھنی چاہیے نہ کہ شیاں کی قابلیت۔۔۔ کیونکہ حمدان جیسے قابل کو پرکھنے کے بعد مجھے اپنی بیٹی کے نصیب پر فخر ہوا ہے شیاں جیسا بھی سہی میری بیٹی کو اپنی عزت سمجھتا ہے" انہوں نے بات ختم کر دی تھی صفیہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا حمدان کے رویے نے تو انکو بھی توڑ دیا تھا۔۔۔ الہان اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔ نجانے کیوں

صفیہ کی جس بات سے اسکا دل ڈوبا جا رہا تھا وہ ولید کی بات پر خوشی سے پھولے نہ سماتا اب صبح ہونے کی دعا کر رہا تھا

اس نے بھاری ہوتے پوٹوں کو بامشکل کھولا تھا کھڑکی سے آتی تیز چٹکھاڑتی سورج کی کرن اسکی آنکھوں میں چبھی تو واپس جلدی سے آنکھوں کو بند کر لیا تھا۔۔۔ چہرے کا رخ کھڑکی سے مخالف سمت کر کے اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اب اسکی آنکھیں کمرے کو دیکھنے کے قابل تھیں۔ وہ بیڈ پر آڑھا ترچھا پڑا تھا سرخ قالین پر گلہان اور اسکے پھول بکھرے ہوئے تھے اور آدھی شراب کی بوتل پڑی تھی وہ قدرے حیرانی سے اٹھنے لگا تو اسکے سر میں ٹیس اٹھی تھی اس نے بے اختیار ماتھے پر ہاتھ لگایا تو وہاں خون جما ہوا تھا وہ بامشکل کہنی کے بل اٹھتا ہوا سیدھا ہوا تو اسکو ایک اور جھٹکا لگا تھا اسکی کہنی کے نیچے کسی کا ڈوپٹہ تھا وہ شاکڈ سا اٹھ بیٹھا اس نے ڈوپٹہ اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔ ہوش کی دنیا میں آتے ہی اسے کمرے کی خاموشی میں کسی کی ہلکی ہلکی سسکیوں کی آواز بھی سنائی دینے لگی تھی۔۔۔ شیاں نے ایک جھٹکے سے رخ پھیر کر سسکیوں کی سمت دیکھا تو شیاں کے وجود میں چونٹیاں سی رینگنے لگی تھیں دیوار کے بالکل ساتھ چکی ماہر کامل منہ گھٹنوں میں دنیے سک رہی تھی۔۔۔۔

اوہ گاڈ۔۔۔ شیاں نے ہاتھ بالوں میں مارا اسے جیسے یقین کرنا مشکل تھا جو وہ دیکھ رہا ہے کیا وہ واقعی سچ ہے یا۔۔۔۔ وہ پھر سے اس ڈگر پر کیسے جاسکتا ہے؟ جہاں سے المان کی محبت نے اسے نکالا تھا۔۔۔۔ وہ جلتی آنکھوں سے پہلے ماہِ کامل کے وجود کو دیکھتا رہا پھر لڑکھاتے ہوئے اٹھا تھا اسکا سرا بھی بھی چکرا رہا تھا۔۔۔ اسکی آہٹ سن کر ماہِ کامل نے گھٹنوں سے سراٹھایا تھا اسکی سسکیوں کی آواز مزید بڑھی۔۔۔ رات کے گیلیے بال اب سوکھ کر بکھرے ہوئے تھے اور مسلسل رونے سے آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔۔۔ اس نے ہر اسان نظروں سے شیاں کر دیکھا جو مرے مرے قدموں سے اسکا ڈوپٹہ اٹھائے اسکی جانب بڑھا تھا مگر رات والی شیطانت اسکی آنکھوں میں نہیں تھی البتہ ماہِ کامل ابھی بھی خوفزدہ سی دیوار میں گھسنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ ماہی نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے مگر پھر ماہی کی حیرانگی کی انتہا نہ رہی جب وہ اس سے مناسب فاصلے پر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا ڈوپٹہ اسکی جانب بڑھایا۔۔۔۔ ماہِ کامل نے جلدی سے ڈوپٹہ جھپٹ کر اپنے گرد لپیٹا تھا۔۔۔ اسکا وجود سبکیوں سے ابھی بھی لرز رہا تھا

سنو۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔ ایک یقین دو گی۔۔۔۔ شیاں کی التجائی آواز پر ماہی کے آنسو تھمے تھے۔۔۔ اسکی آنکھیں ہراسگی و تحیر بھرے شیاں کو تک رہی تھیں۔۔۔۔

"مجھے صرف اتنا یقین دے دو کہ میں نے الہان کی محبت میں خیانت نہیں کی۔۔۔۔۔" شیال لب کاٹتا ہوا شرمندگی و امید سے استفسار کر رہا تھا اور ماہی عشق کی ایسی معراج پر حیران تھی۔۔۔۔۔ گوپال اکثر اسکی عیاشی کے قصے انکوسنا تا تھا مگر اس شیال اور اس شیال میں بہت فرق تھا محبت کیا اتنا بدل دیتی ہے اگر ہاں تو وہ محبت کے معجزے کی عملی تفسیر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ ماہی دوبارہ سسکی تھی اور آگے بڑھ کر اپنے نازک ہاتھوں سے اسکے سینے پر تھپڑ مارنے لگی لیکن شیال نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ البتہ شیال نے اسکا ڈھلک چکا ڈوپٹہ اٹھا کر واپس اسکے سر پر ڈالا تھا۔۔۔۔۔

"میں تمہارا مجرم ہوں۔۔۔۔۔ میں کوئی بھی سزا بھگتنے کو تیار ہوں لیکن جو ہوا۔۔۔۔۔"

"کچھ نہیں ہوا شیال بھائی۔۔۔۔۔" ماہی نے تیز لہجے میں کہا تھا وہ 'بھائی' کا لفظ سن کر چونک اٹھا مگر اس سے زیادہ خوشی اسے "کچھ نہیں" کے لفظ نے دی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

صبح تک وہ جیسے جلے پاؤں کی بلی بنی گھوم رہی تھی پوری رات آنکھوں میں کٹی تھی مگر اسکو ہوش کہاں تھی اسے تو بس گھر پہنچنے کی جلدی تھی جہاں شیال تھا۔۔۔۔۔ گھر جانے کی خوشی میں اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اور ولید کے ناشتہ کرنے تک انکو منتظر نظروں سے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ صفیہ اسکے انگ انگ سے پھوٹتی خوشی دیکھ سکتی تھی اور جتنا حیران ہوتی کم تھا

۔۔۔ ولید المان کی بے چینی پر مسکراہٹ دباتے ناشتہ کر رہے تھے اور انکے ٹیبل سے اٹھنے کی دیر تھی المان بھاگ کر اندر سے اپنا پرس لے آئی تھی۔۔۔۔۔ صفیہ کو سلام کر کے ولید کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے تک اور پورے راستے اسکا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا سانسیں منتشر تھیں جیسے وہ پہلی بار شیاں کا سامنا کرنے جا رہی ہو۔۔۔۔۔ اسکے لبوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو پا رہی تھی

شیاں یلو شرٹ میں ماتھے پر ہلکا سا پلاسٹ لگائے ڈاننگ ٹیبل پر اسکا منتظر تھا ماہر کا مل جھجھکتے ہوئے اس کی کرسی سے زرا فاصلے پر رکھی کرسی پر بیٹھ گئی اب وہ چادر میں چھپی ہوئی تھی۔۔۔ مگر چہرہ شیاں کے سامنے عیاں تھا اور شیاں کو بخوبی اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ کافی حسین ہے مگر اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا

"ہمم۔۔۔ اب بتائیں آپ کون ہیں؟ آپ کو یہاں کون لایا؟" شیاں نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا تھا وہ جو نظریں جھکائے انگلیاں چٹا رہی تھی پھنسے پھنسے لہجے میں بولی

گوپال بھیا لائے تھے"

گوپال۔۔۔ شیاں حیران ہوا تھا "کیوں؟" ماہر کا مل نے نم پلکیں اٹھائی تھیں اور شکوہ کناس نظروں سے اسے دیکھا شیاں نے ہڑبڑایا اسے اپنے سوال کی سنگینی کا احساس ہوا تھا

آپ مجھے بتا سکتی ہیں بھائی سمجھ کر۔۔۔ "شیال نے چند لمحے بعد مسکرا کر اپنا مان دیا تھا اسے۔۔۔۔ ماہر کامل اسکو کچھ لمحے کشمکش کی کیفیت میں دیکھتی رہی پھر اسکے لب پھر پھڑپھڑائے تھے

گھر آ کر اسکو جب معلوم ہوا کہ شیاں یہاں آیا ہی نہیں تھا اسکی قدموں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔ اس نے پھر کال ملائی تھی مگر نمبر رات سے مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔ اس نے جھنجھلاتے ہوئے کچھ پریشانی سے گوپال کو کال کی تھی۔۔۔۔

"گوپال۔۔۔ شیاں آپکے ساتھ ہیں؟" گوپال کے فون اٹھاتے ہی اس نے بے تابانی سے اس سے پوچھا تھا گوپال حیران ہوا کیونکہ نیوز میں تو وہ بھی شیاں کو اسلام آباد انسپورٹ پر دیکھ چکا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ وہ گھر چلا گیا ہوگا

سر تو گھر ہونگے ناں میم۔۔۔۔

"نہیں آئے کل سے۔۔۔ گوپال آپ معلوم کیجئے ناں کہاں ہے؟ وہ ازلی ڈرپوک بات کرتے کرتے روہانسی ہو گئی تھی دوسری طرف گوپال بھی ٹھٹکا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میم۔۔۔ میں ترنت معلوم کرتا ہوں آپ چنتا مت کیجئے" گوپال نے کہا تھا اور کپکپاتے ہاتھوں سے اپنی کار کی سپیڈ بڑھا دی۔۔۔ وہ اسلام آباد کی حدود میں داخل ہو چکا تھا

اور اس کا رخ اپارٹمنٹ کی طرف تھا۔۔۔ اسے نجانے کیوں گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ شیاں میں تبدیلی کا وہ خود گواہ تھا مگر کبھی بھی ماہرِ کامل کے معاملے میں وہ رسک نہیں لے سکتا تھا

ڈائننگ ہال میں بس ماہی کی دبی دبی سسکیوں کی آواز کے علاوہ کوئی شور نہیں تھا "مجھے۔۔۔ ماہرِ کامل۔۔۔ جی تو مجھے کوئی شک نہیں کہ آپ جھوٹ بول رہی ہیں گوپال آپکو یہاں لے آیا اچھا کیا۔۔۔ مگر دیکھئے۔۔۔ ایک آپ جانتی ہیں ایک کی شادی ہو چکی ہے "شیاں نے اسے پونچھتے دیکھ کر ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی تھی ماہی نے پتھرائی نظروں سے اسکو دیکھا...چند لمحے لب کاٹتی رہی پھر بڑے ضبط سے بولی تھی "سر میں یہ جانتی ہوں بس ایک بار ایک سے ملنا چاہتی ہوں"

"اوکے" شیاں نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور جیب کی جانب ہاتھ بڑھایا مگر اسکو دفعتاً یاد آگیا تھا کہ وہ اپنا سیل توڑ چکا ہے اور ایک کا نمبر اسی میں سیو تھا۔۔۔

اسی وقت گوپال اندر آیا تھا ان دونوں کو ڈائننگ ٹیبل پر دیکھ کر اور ماہی کو صحیح سلامت دیکھ کر اس نے شکر کی سانس لی تھی۔

"آؤ گوپال رک کیوں گئے؟۔۔۔" شیاں نے اسکو وہیں کھڑا دیکھ مسکراتے ہوئے پکارا تھا وہ قدم قدم چلتا انکے پاس آیا

"سر۔۔۔۔ آپ یہاں ہیں میم کی کال آئی تھی وہ کافی چنتا کر رہی ہیں "گوپال نے مبہم سے لہجے میں کہا تھا

"میں بس ابھی آیا تھا تو ماہ کامل کو دیکھ کر حیران رہ گیا... پھر اس سے پوچھا کہ اسکو یہاں کون لایا؟" شیاں نے کچھ جھوٹ اور کچھ سچ بول کر رات کا بھرم رکھ لیا تھا

"سر وہ۔۔۔۔ دراصل۔۔۔۔" گوپال ہچکچایا۔۔۔۔ ماہ کامل خاموشی سے سر جھکائے اپنی آنکھوں کی نہی چھپا رہی تھی ایک شادی کر چکا تھا دیکھنے والوں کے سامنے تو وہ خود کو بہت مضبوط ظاہر کر رہی تھی مگر۔۔۔۔ اندر سے تو تکلیف سے کٹ رہی تھی ناں

"کوئی بات نہیں گوپال۔۔۔۔ ماہ کامل مجھے بتا چکی ہے سب کچھ۔۔۔۔ تم ایسا کرو اسکو پہلے گھر لے جاؤ آج سے یہ ہمارے گھر رہیں گی جب تک میں ایک سے بات نہ کر لوں "شیاں

نے گوپال کی تشفی کی تھی گوپال ممنون ہوا۔ البتہ ماہی تھوڑی بے چین ہو گئی تھی۔۔۔ ایک اجنبی شہر میں اجنبی گھر میں رہنا صحیح نہیں لگ رہا تھا شیاں نے اسکی بے چین بھانپ لی تھی اسلئے گویا ہوا

ڈونٹ وری ماہِ کامل آپکو وہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔۔۔ اور میں جلد ہی ایک سے بات کر لوں گا۔۔۔۔

اور تم اپنی میم کو کہنا سرنے کہا ہے ماہی انکی خاص مہمان ہیں تو انکا خیال رکھیں  
"آپ نہیں آرہے؟" گوپال نے پوچھا تھا

"نہیں میں لندن جا رہا ہوں ماما کے پاس انہوں نے بلایا ہے" شیال نے بتایا تھا اور اٹھ کھڑا ہوا

سر میم چنتا کر رہی تھیں۔۔۔ اور۔۔۔۔

گوپال جو میں نے کہا ہے ویسا کرو الہان کو میں خود کال کر لوں گا۔۔۔ شیال نے ترنت کہا تھا  
گوپال نے اثبات میں سر ہلایا۔ شیال مسکرا کر اندر کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔

میم۔۔۔ فکر مند۔۔۔ میرے لئے سٹریچ۔۔۔ وہ قاتل مسکراہٹ سے اندر آ کر اپنی

چیزیں سمیٹنے لگا۔۔۔ الہان۔۔۔ جسٹ آئی لویو بٹ اس وقت تم سے دور جانا ضروری

ہے "شیال نے خود کلامی کی تھی

۔۔۔ پورچ میں شیال کی کاررکنے کی آواز پر وہ دھڑکتے دل کے ساتھ ہال میں مضطربانہ

ٹہلتے رکی تھی اور تیز ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنے کے لئے دل پر ہاتھ رکھا دل پسلیاں توڑ کر

باہر آنے کو ہو رہا تھا۔۔۔ اور ہال میں داخل ہوتے قدموں کی آہٹ پر مڑی تھی مگر گوپال کے ساتھ کسی اجنبی لڑکی کو اندر آتے دیکھ کر ٹھٹکی۔۔۔ متلاشی نگاہوں سے ان دونوں کے پیچھے دیکھا مگر وہ نہیں آیا تھا البتہ ماہر کامل الہان کو دیکھ کر شیاں کی دیوانگی کی قاتل ہو گئی تھی۔۔۔ اگر وہ اسکی محبت میں پاگل تھا تو حق پر تھا۔۔۔ دوسری جانب الہان کو نساکم ٹرپ رہی تھی بے چین۔۔۔ منتظر جیسے کبھی ماہر کامل ہوتی تھی ایک کے لئے۔۔۔ ماہر کامل کو وہ بالکل اپنا عکس لگی

"گوپال آپکے سر کہاں ہیں؟"

"وہ بالکل ٹھیک ہیں میم۔۔۔ یہ انکی مہمان ہیں ماہر کامل۔۔۔ سر نے کہا ہے آج سے جب تک وہ نہیں آتے یہ یہاں ہی رہیں گی" گوپال نے پزل ہوتی ماہر کامل کی جانب اشارہ کیا تھا

"مگر وہ ہیں کہاں؟" الہان نے ایک نظر ماہر کامل کو دیکھ کر پوچھا نجانے کیوں اسکو ماہر کامل بے ضرر بھی لگ رہی تھی اور وہ جیلز بھی ہو رہی تھی مگر ان دونوں کیفیات پر شیاں کو نہ پانے کا قلق زیادہ تھا اسکا رات سے انتظار رائگاں گیا تھا

"وہ لندن گئے ہیں"

مگر۔۔۔ کیوں اتنی اچانک مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔ "وہ بیک وقت حیران گم ضم اور صدماتی کیفیت میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔ شیاں اس سے اتنا ناراض تھا کہ اسے بنا بتائے لندن چلا گیا تھا

"سرکہہ رہے تھے وہ آپ کو کال کر لینگے۔۔۔" گوپال نے کہا تھا وہ منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔ ماہر کاہل نے مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔۔ اسکو الہان پر ترس بھی آیا تھا اور شیاں پر غصہ بھی کہ خواہ مخواہ وہ اس معصوم کو تنگ کر رہا تھا

"ماریہ۔۔۔۔۔" الہان نے ٹھہر کر اپنی ملازمہ کو آواز دی تھی وہ چند لمحوں میں حاضر ہو گئی تھی جی میم۔۔۔؟

ماریہ۔۔۔ میم کو انکا کمرہ دکھائیے اور انکے آرام کا خاص خیال رکھئے گا "الہان نے ہدایات دی تھیں ماریہ اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی اور ماہر کاہل نے گوپال کو سر تائید میں ہلاتے دیکھ الہان کو ممنون نظروں سے دیکھتے ماریہ کی تقلید کی تھی۔۔۔ البتہ گوپال واپس باہر کی جانب چلا گیا تھا۔ پیچھے الہان منہ پھلائے اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ وہ شیاں سے سخت خفا ہو چکی تھی

ایک کو منہا کے اتنی جلدی دنیا سے جانے پر بہت افسوس ہو رہا تھا وہ بے ضرر لڑکی تھی جو ہاجرہ اور رومانہ کی باتوں میں آکر اپنا ذہنی سکون برباد کر چکی تھی اور پھر موت۔۔۔ ایک کو اس سے انسیت تھی اور افسوس بھی مگر جو ہاجرہ اور رومانہ نے کیا وہ الہان سے بے انتہا شرمندہ تھا اس دن کے بعد اسکا الہان سے سامنا نہیں ہوا تھا اور نہ وہ خود میں اتنا حوصلہ پاتا تھا کہ اسکا سامنا کرے لیکن وہ ایک بار الہان سے معافی ضرور مانگنا چاہتا تھا اسلئے اس نے الہان کے گھر جانے کا سوچا تھا

"مجھے افسوس ہے جو رومانہ آنٹی نے تو تمہارے ساتھ کیا" اگلے دن ایک اسکے گھر لاؤنچ میں الہان سے شرمندگی سے ہمکلام تھا الہان نے پھسکی مسکراہٹ سے اسکو نوازا اس اوکے ایک سر۔۔۔ انکو جیسا ٹھیک لگا انہوں نے کیا میں شرمندہ ہوں

"آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔" الہان نے کہا تھا ایک نے ممنون نظروں سے اسکو دیکھا بے شک الہان کا ظرف کافی بڑا تھا جو وہ اس بات پر بلکہ جو ایک نے اس کے ساتھ کیا پھر منہا نے اور پھر رومانہ نے کیا اس پر ایک بار بھی نہیں جتایا تھا۔

ماہرِ کامل کھڑکی میں کھڑی یاسیت سے آسمان کو دیکھ رہی تھی کہ اسکو باہر گیٹ کی طرف جاتے آدمی پر ایک کاگمان ہوا تھا وہ اسکی پشت ہی دیکھ پائی تھی مگر وہ اتنے سالوں دوری کے باوجود ایک کے ایک نقش سے واقف تھی جس کی دن رات اپنے شوہر جو سوچنے اسکا نقش نقش حفظ کرنے میں گزرے ہوں بھلا وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔؟ وہ بھاگ کر نیچے آئی تھی دیوانہ وار سیڑھیاں اترتے اسکی ٹکڑا منے سے آتی المان سے ہوئی تھی۔۔۔ المان نے اسکو بروقت گرنے سے بچایا۔۔۔ المان نے اسکو ڈوپٹ سے بے نیاز دیوانہ وار باہر کی طرف لپکتے متوحش نگاہوں سے بغور دیکھا تھا جس کی نگاہیں بس باہر کی جانب لگی تھیں۔۔۔ ماہی کی سنہری آنکھوں میں نمی تھی

"میم۔۔۔ میم وہ کون تھے؟" اس نے ٹرپ کر روہانسی آواز میں باہر کی جانب اشارہ کیا تھا

وہ کون۔۔۔۔۔ المان اسکی بے تک ربط روہانسی آواز میں سمجھ ہی نہیں پائی کہ وہ کس کا پوچھ رہی ہے المان اسکو سہارا دے کر ہال میں لائی تھی اور صوفے پر بٹھایا تھا

"ماریہ۔۔۔ پانی لائیے" المان نے ہانک لگائی تھی۔ ماہرِ کامل کی نگاہیں ابھی بھی گلاس وال سے نظر آتے پورچ کی طرف تھیں۔۔۔۔۔ المان نے حیرانی و نا سمجھی سے ماہرِ کامل کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ماہرِ کامل کی آنکھوں میں نمی اور اتنا گہرا تاثر

کیوں تھا ماریہ پانی کا گلاس الہان کو تھا کر چلی گئی تھی۔۔۔ الہان نے اسکی کمر سہلاتے اسکو پانی کا گلاس دیا جس میں سے بامشکل ایک چھوٹا گھونٹ کے کر ماہکامل نے واپس گلاس اسکو پکڑا دیا تھا اور اپنی منتشر سانسیں درست کیں الہان کو تھوڑا تھوڑا یہ احساس تو ہو چکا تھا کہ ماہکامل بے ضرر اور ان لڑکیوں سے مختلف لڑکی تھی جو شیاں کے شوبز اور سوشل سرکل میں تھیں

"اب بتاؤ۔۔ کیا ہوا ہے؟ الہان نے نرمی سے پوچھا تھا

"یہاں کون آئے تھے میم ابھی۔۔۔" ماہی نے روہانسی آواز میں استفسار کیا تھا

ابھی۔۔۔ الہان نے سوچا ایک کے علاوہ تو کوئی نہیں آیا تھا "وہ میرے سر تھے سر

ایک اور میری فرینڈ کے ہزبینڈ۔۔۔"

"ہزبینڈ۔۔۔" ماہی کے لبوں سے سرسرا تے لہجے میں نکلا تھا

"ہمم۔۔ مگر میری فرینڈ کی لاسٹ ویک ڈیٹھ۔۔۔" الہان اور بھی کچھ کہہ رہی تھی مگر

ماہکامل کی سوئی تو ایک اور ہزبینڈ پر اٹک گئی تھی۔۔۔ ماہی کا سارا انتظار ساری بے چینی

سارا اضطراب۔۔۔ ایک یوں رول دے گا اسے احساس ہی نہیں تھا ایک نے اسکو

ڈھونڈنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی اور یہاں شادی کر لی تھی۔۔۔ کیا یہی تھی اسکی محبت

۔۔۔ یہی تھا ماہی کے انتظار کا صلہ کہ اسکو بٹا ہوا برتا ہوا ایک ملتا۔۔۔ اب اسکی بیوی

نہیں تھی مگر اس سے کیا فرق پڑتا تھا اپنے حقوق اپنا وجود تو وہ کسی اور کو سوئپ چکا تھا ناں۔۔۔ اسے تو شاید یاد بھی نہیں ہوگا کہ ماہ کامل تھی اور اسکی منکوحہ تھی۔۔۔

لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟ الہان کی آواز نے اسے کرب ناک سوچوں سے حقیقت کے بھیاںک موڑ پر لا کر بٹھا تھا وہ اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی طنزیہ مسکرائی تھی "مجھے غلط فہمی ہوئی تھی سوری۔۔۔ مجھے ان پر کسی اور کا گمان ٹھہرا" وہ کہہ کر رکی نہیں تھی اور اپنے کمرے کی طرف جیسے بھاگتی ہوئی آئی تھی ویسے بھاگتی ہوئی چلی گئی تھی اور کمرے میں آ کر ضبط کھو بیٹھی۔۔۔ البتہ ہال میں بیٹھی الہان ماہ کامل کی پراسرار حرکتوں پر حیران تھی

اسکے سیل پر کال آرہی تھی۔۔۔ الہان نے سیل اٹھا کر دیکھا فارن کنٹری کا نمبر تھا اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔ لندن جانے کے تین دن بعد وہ کال کر رہا تھا "اب آگئی یاد میری۔۔۔" اس نے منہ پھلا کر خود کلامی کی تھی اور کال اینڈ کی ہیلو! انداز لٹھا تھا دوسری طرف شیاں نے مسکراہٹ ضبط کی

"ہاں وہ ماہ کامل کا پوچھنا تھا ٹھیک ہے وہ۔۔۔ اسکو کسی چیز کی ضرورت ہو تو دیکھ لینا۔۔۔" شیاں کی بات پر تو وہ صدمے سے گنگ رہ گئی تھی ایک تو اب کال کی تھی وہ بھی ماہ کامل کا پوچھ رہا تھا

جی آپکی مہمان بالکل ٹھیک ہیں الہان نے طنزیہ کہا مگر اسکے ذہن میں ماہی کا اس دن والا روپ اور تب سے خاموشی کلبلائی تھی وہ شیاں سے پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ کون ہے؟ کہاں سے آئی ہے؟ مگر اس سے پہلے ہی شیاں گویا ہوا "اوکے۔۔۔ اچھا مجھے ایک کا نمبر سینڈ کرو"

کیا کرنا ہے "الہان کا ماتھا ٹھنکا

"کام ہے مجھے" شیاں نے ترنت جواب دیا

"ٹھیک ہے افسوس بھی کر لیجئے گا ان سے۔۔۔۔"

کیوں خیریت؟ شیاں چونکا تھا

"جی وہ۔۔۔۔ منہا۔۔۔۔ منہا کی ڈیتھ ہو گئی ہے" الہان نے دکھ سے بتایا تھا

"اوہ۔۔۔۔ سیڈ۔۔۔۔" شیاں کو حقیقی دکھ ہوا تھا اور اندر کہیں یہ بھی کہ اسے اس لمحے الہان

کے پاس ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ الہان کی منہا سے اٹچمنٹ سے واقف تھا

"چلو تم نمبر تو سینڈ کرو"

"میں کرتی ہوں سینڈ۔۔۔۔" الہان نے کہا تھا دوسری طرف سے کال کٹ ہو گئی تھی الہان

دل مسوس کر رہ گئی اور منہ بسورا

"اتنا ایٹیوڈ" وہ چڑھی تو گئی تھی پہلے تو دل کیا کہ نمبر ہی نہ سینڈ کرے لیکن پھر اس نے کر دیا تھا اور طے کیا کہ آئندہ ہوا سکی کال ریسو ہی نہیں کرے گی مگر اب دل کو سکون تھا شیاں کی آواز سن کر۔۔۔۔۔

مجھے واپس لے چلے گویا بھیا۔۔۔ ماہی نے پورچ میں آ کر گویا سے کہا تھا گویا نے اسکو تاسف سے دیکھا

مگر آپ تو ایک بھیا سے ملنا چاہتی تھیں دیدی۔۔۔۔

مجھے اب نہیں ملنا۔۔۔ مجھے وہ بھول چکے ہیں بھیا۔۔۔ ماہی کی آواز رو ہانسی ہو گئی تھی گویا نے لب بھیج لے

چلیے ٹھیک ہے لیکن آپ پہلے شیاں سر سے بات کر لیجئے گا۔۔۔ کیونکہ کہیں وہ ایک بھیا سر رابطہ کر لیں۔۔۔ گویا نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور واپس اندر کی جانب بڑھ گئی

وہ آفس سے تھکا ہارا گھر آیا تھا۔۔۔ منہا کے مرنے کے بعد اسکی گھر اور آفس کی روٹیں کافی ڈسٹرب ہوئی تھی جسکے بنا پر اسکا آفس کا کام غیر معمولی حد تک بڑھ گیا تھا۔۔۔ فریش ہو کر

وہ ٹی وی آن کر کے ابھی وہ کچن میں جانے لگا تھا کہ اسکا سیل گنگنایا تھا۔۔۔ نمبر فارن کنٹری جاتا تھا وہ چونکا اور کال اٹینڈ کی دوسری طرف شیاں تھا۔۔۔

ہیلو!

ہیلو! کیسے ہو تم؟ منہا کا سنا تھا کافی افسوس ہوا مجھے۔۔۔

"بس جو اللہ کی مرضی۔۔۔" ایک نے کہا تو شیاں نے بھی تائید میں ہنکارہ بھرا تھا اچھا مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے

ہاں کرو

تم کسی ماہ کامل جو جانتے ہو؟ ماہی کا نام سنتے ہی اسکا روم روم سماعت بن گیا وہ اتنے دنوں بعد ماہ کامل کا نام سن کر جیسے خود میں نہیں رہا تھا

"مہ۔۔۔ ماہ کامل تم۔۔۔ تم جانتے ہو؟۔۔۔ کہاں ہے وہ؟ ٹھیک تو ہے ناں" ایک نے

ٹرپ کر ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے تھے دوسری طرف شیاں مبہم سا مسکرایا

"ریلیکس بڈی۔۔۔ وہ ٹھیک ہے۔۔۔ میرے پاس۔۔۔ مطلب میرے گھر میں ہے"

"تمہارے گھر۔۔۔؟" ایک کے لبوں سے سرسراتے لہجے میں نکلا تھا شیاں اسکو پوری

تفصیل بتانے لگا

وہ لاؤنچ میں بیٹھی تھی کہ اسکا سیل گنگنایا تھا الہان کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔ حسب توقع شیاں کی ہی کال تھی اس نے ناچاہتے ہوئے بھی اٹینڈ کر لی دودن سے اسکی آواز بھی تو سنی نہیں تھی۔۔۔ بے چینی حد سے سوا تھی۔

"ہیلو! الہان نے جیسے کہا تھا شیاں کو اپنی مسکراہٹ پر بامشکل جبر کرنا پڑا۔۔۔"

"ہیلو! زرا ماہ کامل کو سیل دینا مجھے کچھ کام ہے" شیاں کی بات پر اسکے تلووں پر لگی تھی تو سر پر ہنسی تھی "بھلا اپنی بیوی کا خیال نہیں جو کئی دنوں سے ناراض ہے اور ماہی کے لئے کال کرتے رہتے ہیں اور یہ ماہ کامل ماہی کیسے بنی؟" اس نے کڑھ کر سوچا تھا

"سنئے انکو سیل ہی نہ دے دوں؟" الہان نے دانت کچکچاتے طنز کیا تھا

"ابھی تو دے دو نیکسٹ ٹائم کے لئے میں اسکے لئے دوسرا سیل لیتا آؤنگا" شیاں نے اسکے غصے سے جلتے ہوئے پھولے پھولے گالوں کو سوچ کر اور جلایا تھا دوسری طرف الہان سلگ بھی گئی۔

"ہمم۔۔۔ ضرور۔۔۔ میری طرف سے تاج محل لائے مجھے کیا" الہان نے بال جھٹکے تھے اور سیل پاس سے گزرتے ملازم کو پکڑایا

"سنو؟... یہ سیل ماہ کامل کو دے آئیں اور کہہ دیجئے گا انکے شیاں سر کی کال ہے" الہان نے انکے پر خاص زور دے کر کہا تھا دوسری طرف شیاں کھل کر ہنسا۔۔۔۔ ملازم سیل کے کرچلا گیا تھا وہ پیچھے سلگتے ہوئے بڑبڑاتی رہ گئی

گوپال نے مجھے بتایا کہ آپ واپس جانا چاہتی ہیں؟ شیاں نے زٹھے پن سے شکوہ کیا تھا جی۔۔۔۔ کیوں؟

"ایک شادی کر چکے ہیں اور۔۔۔۔"

"ماہ کامل۔۔۔ منہا کی ڈیتھ ہو گئی ہے" شیاں نے سنجیدگی سے اسکی بات کاٹ کر مطلع کیا "جانتی ہوں مگر ایک نے میرے بارے میں سوچا ہی نہیں اور شادی کر لی مجھے برتا ہوا ایک نہیں چاہیے" ماہی نے بھی ترنت کہا تھا

"ایک سے میری بات ہو گئی ہے وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے" شیاں نے کچھ دیر کے توقف کے بعد کہا تھا ماہ کامل کو دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔ اسکی دھڑکن معمول کے رفتار سے ہٹ کر تھی

انکو کہہ دیجئے گا اب اسکا نافعاندہ ہے نہ ضرورت۔۔۔۔ ماہی تڑخی تھی

ضرورت ہے آپ کو ایک بار اس سے مل کر اسکی سن لیننی چاہیے  
 "ہمم۔۔۔" ماہی متذبذب ہوئی وہ صاف انکار بھی نہیں کر پار ہی تھی  
 "گڈ گرل اور ہاں جب تک میں نہ آؤں اپنے بھائی کا مان رکھنا اور پلیز زرز کہیں جانے کی  
 ضرورت نہیں" شیال نے اس سے درخواست کی تھی  
 "جی" وہ مبہم سا بولی تھی اور کال کٹ ہو گئی۔

وہ بیڈ پر کلمندی سے لیٹی پھٹ کو گھور رہی تھی کہ اسکے کمرے کے دروازے پر دستک  
 ہوئی تھی۔۔۔ اس نے پیٹھ کر ڈوپٹہ سہی کیا تھا  
 "جی آجائیں" اسکی اجازت پر ایک ملازم اندر آیا تھا  
 "میم مسٹر ایک آئے ہیں وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں" اسکے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے وہ  
 نروس ہونے لگی  
 www.urdu novels mania.com

"تو آپ الہان کو جا کر بتائیے" ماہی نے اپنا لہجہ نارمل بناتے ہوئے کہا  
 "میم تو باہر گئی ہیں۔۔۔" ملازم نے کہا تھا  
 "تو پھر کہہ دیجئے کہ گھر پر کوئی نہیں" ماہی نے کہا تھا ملازم اثبات میں سر ہلاتا جانے لگا تو  
 شش و پنج میں گھری ماہی نے اسکو آواز دی تھی۔

"اچھا سنئے رکئے.... میں آتی ہوں" ملازم سر ہلاتا چلا گیا تھا وہ سینے پر ڈوپٹہ سلیقے سے پھیلاتی اٹھ کر سانسیں درست کرتی کمرے سے نکلی۔۔۔ سیڑھیاں اتر کر گلاس وال سے لان میں کھڑے ایک کی اس نے پشت کو دیکھا تھا اسکا دل فل سپیڈ سے دھڑکنے لگا اور اسکے پاؤں من من کے ہو گئے۔۔۔ اسکا روم روم سسم رہا تھا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے اس نے سوچنے سے انکار کر دے مگر اسکے دماغ نے کہا بس ایک بار جتنی ریاضت اس نے کی تھی وہ اسکا حساب تو لے کم از کم۔۔۔ شکوہ تو کرے۔۔۔ کچھ ایسا کہ ایک کو بھی ادراک ہو اس نے برا کیا تھا اس نے عشق میں ضبط کا مظاہرہ کرنے کے بجائے راہ کھوٹی کر لی تھی۔۔۔

ماہی دل مضبوط کر کے لان میں چلی آئی جیسے جیسے اسکی جانب قدم اٹھ رہے تھے اسکی سانسیں بے شمار منتشر ہو رہی تھیں وہ اسکے پیچھے جا کر تین فٹ کے فاصلے پر کھڑی ہو گئی اسکی نظریں جھکی ہوئی تھیں جیسے وہ ہمیشہ ایک کے سامنے رکھتی تھی۔۔۔ اپنے پیچھے سسے سے قدموں کی آہٹ پا کر ایک مڑا تھا اور کئی سالوں بعد اسے سامنے دیکھ کر مسمرانہ ہو گیا۔۔۔ ایک کی نظریں اسکے صبح چہرے کو خراج پیش کر رہی تھیں۔۔۔ اور اسکی نظروں کے بے باک ارتکاز سے وہ لرز رہی تھی

"کچھ کہنا تھا۔۔۔ آپ نے۔۔۔" ماہی نے حتی الامکان اپنا لہجہ روکھا بنایا تھا ایک نے جھٹکے سے اسکا بازو پکڑا تھا اور اپنی طرف کھینچا۔۔۔ ماہی کی جان لبوں پر آگئی تھی اس نے لرزیدہ نظروں سے ایک کی آنکھوں میں دیکھا جہاں جنون تھا محبت دیوانگی اور وحشت۔۔۔ ساتھ ساتھ اس نے شکر ادا کیا کہ وہ ایسی جگہ کھڑے تھے جہاں سے کوئی ملازم ان کو دیکھ نہیں سکتا تھا

"مجھے چھوڑئیے۔۔۔ ایک۔۔۔" وہ مچلی۔۔۔ مگر ایک نے اسکے لبوں پر انگلی رکھی تھی "شش۔۔۔ ابھی پلیز۔۔۔ خاموش رہو مجھے خود کو محسوس کرنے دو" وہ شدت سے اسکی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتا سرگوشیاں نہ بولا تھا۔ ماہ کامل کی جان ہوا ہو رہی تھی۔

"آپ جانیے یہاں سے ایک۔۔۔" ماہی نے ایک کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے اپنے لبوں پر ٹھہری اسکی انگلی ہٹائی تھی اور ضبط سے بولی۔۔۔ ایک کے ماتھے پر بل آئے۔

www.urduNovelsMania.com

"چپ نہیں رہ سکتی تم" ایک زچ ہوا تھا اسکو ان لمحوں کو محسوس کرنا تھا مگر ماہی اسکو بخشنے کے موڈ میں نہیں تھی شاید۔۔۔ ہلکی ہلکی پھوار انکو بھگونے لگی تھی اور موسم کا اثر ایک پر بھی ہو رہا تھا اسلئے وہ بہک رہا تھا اس نے ماہی کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر کے کہا تھا

کہ ان دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں پھوار خود پر پڑی تو ماہی نے سر اٹھا کر برستے ابر کو کوفت سے دیکھا اور ایک اور بار خود کو بچھڑانے کی سعی کی۔

"ایک۔۔۔" اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہہ پاتی ایک نے نفی میں سر ہلا کر جھک کر اسکے لفظوں کا راستہ مسدود کر دیا تھا ماہی کی آنکھیں اس گستاخی پر پھیل گئیں۔۔۔ وہ محل ہی تو گئی تھی مگر ایک۔۔۔ وہ تو جیسے اپنے آپ میں رہا ہی نہیں تھا بارش سے زیادہ شدت سے وہ برس رہا تھا۔۔۔ اسکو ماہی اور خود پر برستی بوندوں کی مزاحمت پر بے زاری ہو رہی تھی مگر وہ اسکو آزاد کرنے پر مائل ہی نہیں ہو رہا تھا اور مزید تشنگی مٹانے کی جستجو میں تھا ایک نے اسکے کمر کے گرد حلقے کو تنگ کیا تھا اور گھما کر پیچھے لگے درخت کے تنے سے لگا دیا تھا۔۔۔ ماہی کی سانسیں رکنے لگیں اس سے کھڑے ہونا محال ہو رہا تھا۔۔۔ ایک نے مزید شدت دکھا کر اسکے لبوں کو آزاد کیا تھا اور گہری سانس لی۔۔۔ ماہی نے منتشر سانسوں اور آنکھوں میں آنی نہی کے ساتھ اسکو اپنی پوری قوت کے ساتھ پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

ماہی۔۔۔ ایک نے ایک بار پھر اسکی جانب قدم بڑھانے کی کوشش کی مگر ماہی کا تیزی سے پیچھے ہٹ کر چلائی تھی

"کرلی تھی ناں شادی۔۔۔؟ اب میری جانب آکر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں" ایک اس کی بات سے زیادہ اسکے لہجے پر شذر رہ گیا تھا۔

"شادی کی تھی ناں آپ نے۔۔۔ بھول گئے تھے ناں مجھے؟" ماہر کامل پیچھے ہٹے ہو گو گیر لہجے میں چلا رہی تھی بارش تیز ہوتی جا رہی تھی ان دونوں کو ایک دوسرے وجود دھندلے لگنے لگے یہ بارش کی زیادتی نہیں دونوں کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔ ایک اسکے رویے اور لہجے پر سن رہا تھا۔۔۔ ماہی اسے بے وفا سمجھ رہی تھی مگر وہ اسکی بے قراریوں سے کہاں واقف تھی؟ کہاں واقف تھی کہ ایک نے اسے کہاں کہاں ڈھونڈا تھا۔۔۔ اسکی پہلی سوچ وہ تھی اور آخری بھی۔۔۔ ایک کو اپنے سانسیں چلنے کا یقین صرف ماہی کی سانسیں چلنے تک تھا تو وہ کیسے۔۔۔؟ ایک کے قدم کسی نے جکڑ لئے تھے، تم جانتی نہیں کہ مجھے کس حال میں شادی کرنا پڑی "ایک اسکے دھندلاتے وجود کو دیکھ کر افسردگی سے تیز لہجے میں بولا تھا بادلوں کی گھن گرج میں اسکی آواز دب گئی تھی ماہی نے ایک نظر اسکے سن کھڑے وجود پر ڈالی تھی اور اندر کی جانب بھاگی۔۔۔ ایک لب بھینچنے پہلے بارش میں کھڑا رہا پھر یکدم مڑ کر سرخ آنکھیں لئے گیٹ کی جانب بڑھا تھا اسی وقت المان کی کار اندر آئی تھی اور المان کھڑکی سے ایک کو دیکھ کر حیران رہ گئی ڈرائیور نے اتر کر

اسکے سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا اور اس پر چھتری ٹکا دی۔۔۔ جس سے وہ بارش سے محفوظ تھی۔۔۔ ایک اسکو دیکھ کر مرو تارک گیا تھا۔۔۔

"ارے سر آپ یہاں؟" اس نے موسم کے تیور دیکھتے ہوئے تشویش سے پوچھا تھا  
ہممم۔۔۔ وہ بس اتنا سا ہی مبہم جواب دے پایا تھا کیا کہتا بھلا۔۔۔ وہ بارش میں شرابور ہو گیا تھا۔

"آئیے اندر آئیے پلیز۔۔۔"

"نہیں الہان اب اجازت دو۔۔۔" ایک چولی میں شیاں سے ملنے آیا تھا مگر وہ ملا ہی نہیں  
"شیاں تو لندن سے آئے ہی نہیں فی الحال۔۔۔ آپ اندر چلئے کافی بھیگ گئے ہیں اور  
موسم بھی خراب ہے" الہان نے بتایا تھا مگر اسکو اندر ہی اندر دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا  
پہلے ماہی کا آنا پھر ماہی کا ایک کے بارے میں استفسار شیاں کا ایک کا نمبر مانگنا اور اب  
ایک کا یہاں آنا۔۔۔ سب کا تعلق ایک بات سے ہی تھا اسلئے وہ سکون سے پوچھنا چاہتی  
تھی  
"اوکے۔۔۔"

اندر آکر اس نے نوکر کے ہاتھ ایک کوشیاں کے کپڑے بھجوائے تھے اور ماہی کے کمرے میں آئی۔۔۔

"ماہی۔۔۔" الہان دروازے پر دستک دے کر اندر آئی تھی ماہی نے جلدی سے اپنی آنکھیں پونچھی۔۔۔ الہان نے اسے بغور دیکھا تھا اسکے کپڑے بھی بھیکے ہوئے تھے یعنی وہ بھی بارش میں بھگی تھی

آپ۔۔۔ آئیے۔۔۔ ماہر کامل نے نرم مسکراہٹ سے اسے دعوت دی الہان کو وہ لڑکی کافی معصوم اور بے ضرر سی لگتی تھی اور چوٹ کھائی بھی اسلئے وہ کبھی اسکے بارے میں مشکوک بھی ہونے لگتی تو اپنے ہی خیالات پر لعنت کر دیتی تھی

آپ ٹھیک ہیں؟ الہان کے لہجے میں فکر تھی

"جی۔۔۔ جی وہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بس تھوڑا سا زکام ہو گیا ہے" اس نے اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے جلدی سے کہا تھا الہان نے تائید میں سر ہلایا

"ہمم۔۔۔ بارش میں نہانے کی وجہ سے ٹھنڈک گئی ہوگی"

جی۔۔۔

"میں کافی بنوا رہی ہوں آپ لاؤنچ میں آجانیے تھوڑا گپ شپ کرتے ہیں اس طرح آپ کی اور میری دوستی اور جان پہچان بھی ہو جائے گی" الہان نے مسکراتے ہوئے پیش قدمی کی تھی ماہی نے جواباً نرم مسکراہٹ سے اسکی پیشکش کا خیر مقدم کیا۔۔۔

"آپ چلیئے۔۔۔ میں آتی ہوں" ماہی نے کہا تھا  
 "اوکے جی۔۔۔" الہان نے سر خم کیا تھا اور مسکراتے ہوئے چلی گئی

"اب چلتا ہوں" وہ لاؤنچ میں آئی تو ایک جانے کے لئے تیار تھا  
 "پلیز سر بیٹھئے۔۔۔ چائے آرہی ہے" الہان نے ملتی ہو کر کہا تھا وہ اسے مصنوعی گھورتا بیٹھ گیا

"خواجہ میں تکلف کیا"  
 "اپنے سر کی خدمت کرنے کا موقع پہلی بار ملا ہے تو وہ بھی نہ کروں" الہان نے ترنت نثرارت سے کہا تھا وہ کھل کر ہنسا۔

"تمہیں شیاں نے کافی ہوشیار بنا دیا ہے" ایک نے کہا تو وہ چھینپ گئی تھی مگر شیاں  
 "۔۔۔ اس کے دل میں ٹیس اٹھی اسکو شیاں کی یاد آرہی تھی

اچانک ماہکامل اندر آئی تھی لاؤنچ میں ایک کو دیکھ کر وہیں جامد ہو گئی ماہکامل کو لگا تھا کہ ایک چلا گیا ہوگا مگر۔۔۔۔ ایک اور الہان نے بیک وقت اسکو دیکھا تھا الہان نے خصوصاً دونوں کے تاثرات نوٹ کئے تھے۔۔۔ دونوں ایک دوسرے سے نظریں ملنے کے بعد نظریں چرا گئے تھے اور لب بھیج لے تھے۔۔۔ ماہی واپسی کے لئے مڑی تو الہان نے جلدی سے پکارا تھا

"آئیے ماہی۔۔۔۔۔ اں سے ملے یہ میرے سر ہیں۔۔۔۔۔ سر ایک اور سر یہ ہیں میری دوست ماہکامل" الہان نے ساتھ ہی تعارف کروا دیا تھا اب ماہی کا یہاں سے جانا بے مروتی میں شمار ہوتا اسلئے وہ طوعاً کرہاً لرزتے قدم اٹھاتی الہان کے ساتھ صوفے پر آ بیٹھی تھی۔ ایک کا گمان سچ گزرا کہ الہان ان دونوں کے بیچ رشتے سے انجان تھی ایک نے اسکے گریزاں وجود کو تا سفت سے دیکھا تھا اور نظر پھیر لی۔ نوکر چائے کے لوازمات رکھ کر جا چکا تھا

الہان نے سن خاموشی سے اکتا کر خود ہی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔  
آجکل آپ کیا کر رہے ہیں سر۔۔۔۔۔؟

میں۔۔۔ میں کچھ نہیں۔ بس آفس سے گھر اور گھر سے آفس۔۔۔ ایک کالج اب سنجیدہ ہو گیا تھا ماہی کو اپنا آپ وہاں فضول لگا مگر مروت میں بیٹھی تھی۔۔۔ الہان نے اٹھ کر چائے بنا کر دونوں کو باری باری پکڑائی تھی۔

"ویسے سر آپ کی شاعری ایک بار پڑھی تھی بہت اچھا لکھتے ہیں آپ۔۔۔"

الہان نے اپنی جگہ واپس سنبھالتے ہوئے ستائش سے کہا تھا ایک انکساری سے مسکرایا ماہی کے لئے یہ انکشاف حیران کر دینے والا تھا کہ ایک شاعری کرتا تھا۔۔۔ ایک بار اس نے ماہر کامل کو شاعری سنائی تو تھی مگر وہ اسکی نہیں تھی۔

بس۔۔۔ ایک نے بات ٹالی

"آج کچھ سنا دیجئے سر۔۔۔"

"نہیں الہان۔۔۔ اب لیٹ ہو رہا ہوں پھر کبھی۔۔۔"

"نہیں پلیز بس ایک شعر۔۔۔" الہان بضد ہوئی تھی۔ ایک نے ماہی کو دیکھا جو بالکل

انجان بنی چائے کی چسکیاں لے رہی تھی اور اثبات میں سر ہلایا۔ الہان دفعتاً خوش ہوئی البتہ ماہی کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

وصی۔۔۔

سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

تیری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ایک کی گھمبیر آواز لاؤنچ کی خاموشی میں سرایت کر گئی تھی ماہی نے تحیر سے سراٹھایا تھا یہ وہی شعر تھا جو کئی سال پہلے ایک نے اسے سنایا تھا ایک اسی کی جانب دیکھ رہا تھا کیا کیا نہ تھا اسکی آنکھوں میں انتظار کی کسک۔۔۔ تڑپ۔۔۔ محبت۔۔۔ شکوے۔۔۔ اور

وحشت۔۔۔ ماہر کامل جلدی سے نظریں پھیر گئی

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے

کوئی بھی لفظ لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

ماہی نے اسکے لفظوں کی حرارت پر تڑپ کر پہلو بدلاتھا آنسو اسکی آنکھوں میں در آئے تھے۔۔۔ حلق میں گولہ سا اٹک رہا تھا۔۔۔ ایک مگر اس سے سب جیسے لفظوں سے بیان کر رہا تھا اپنی حالت اپنی کسک۔۔۔ بنا اسکی پرواہ کئے۔

www.urduNovelsMania.com

تیری یادوں کی خوشبو کھڑکیوں میں رقص کرتی ہے۔

الہان نے ماہی کو تیزی سے پہلو بدل کر کپ ٹیل پر رکھتے ہوئے دیکھا تھا ماہی اٹھی تھی اور

ایک خاموش ہو گیا اسکی آنکھوں میں بھی نمی اور محبت تھی۔۔۔ تھکے ہونے کا اعلان

جیسے وہ بہت دور سے دوڑ کر آیا تھا اور ماہی نے اسکو تشنہ لب رکھا ہوا تھا۔۔۔ ماہی

نے نم آنکھوں کے ساتھ نفی میں سر ہلایا تھا اسکی آنکھوں میں التجا تھی کہ بس کر دے۔۔۔

تیرے غم میں سلگتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں  
ایک بھی اسکے مقابل کھڑا ہوا تھا اپنا شعر پورا کر کے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا تھا ماہی  
بچیاں لیتی وہاں سے بھاگ گئی الہان پیچھے حیران پریشان رہ گئی تھی

الہان نے ایک گھنٹے بعد کچھ سوچ کر ایک کو کال کی تھی ۔۔۔ اور اسکے رویے پر حیرانگی کا  
اظہار کیا تھا پہلے تو ایک نے ٹالا مگر پھر مختصر اُسب بتا دیا تھا الہان سب سن کر جہاں کی  
تہاں تھم گئی ۔۔۔ اسے شیاں پر غصہ تھا کیسے وہ اسکو سلگاتا رہا تھا اور وہ سلگتی بھی گئی مگر  
ایک طرف وہ مطمئن بھی تھی ماہی بہت اچھی تھی اور جتنا انتظار اس نے ایک کا کیا تھا تو  
ایک اور اسکو مزید دوریاں رکھنا زیادہ غلط فہمی میں ڈال سکتا تھا

"میں اندر آ سکتی ہوں" الہان نے اسکے دروازے پر دستک دے کر اجازت چاہی تھی ماہی  
جانتی تھی کہ الہان اس سے استفسار کرنے ضرور آئے گی اسلئے اس نے اندر آنے کی  
اجازت دے دی

الہان اندر آئی تو وہ تکتہ گود میں رکھے رونے میں مصروف تھی۔۔۔ اس نے اب کی بار الہان سے آنسو چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ الہان آکر اسکے مقابل بیٹھی اور دوستانہ انداز میں اسکا ہاتھ تھامتا تھا۔۔۔

"ایک سر نے مجھے سب بتا دیا ہے" الہان نے اسکی انگلیوں کو رب کرتے پیار سے کہا تھا "میں۔۔۔ میں۔۔۔ بہت شرمندہ ہوں" ماہی فی الفور شرمندگی سے گویا ہوئی تھی شرمندہ کیوں؟۔۔۔ وہ آپکے شوہر ہیں اس میں شرمندگی کی کیا بات اتنی محبت ہے آپ دونوں میں۔۔۔۔۔" الہان نے رسان سے کہا تھا

"محبت۔۔۔۔۔ وہ میری محبت کا مان رکھتے تو کبھی شادی نہ کرتے" ماہی نے پھیکا سا مسکرا کر کہا تھا رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں متورم ہو رہی تھیں "انکی مجبوری تھی ماہی۔۔۔" الہان نے سمجھایا "کیسی مجبوری۔۔۔؟۔۔۔ آپکو پتہ انکو کتنی شدت سے مانگا تھا میں نے۔۔۔ اور یہ شادی کر لی" ماہی کی آواز دوبارہ آنسوؤں میں ڈوبنے لگی "انکی وائف کی ڈیٹھ۔۔۔"

"جی میں جانتی ہوں انکی وائف کی ڈیٹھ ہو گئی ہے مگر آپ بتائیے اگر شیاں ایسا کرتے تو آپ مان جاتیں" ماہ کامل نے اسکی بات کاٹی تھی

"اگر شیاں مجھے اسی طرح چاہتے جس طرح ایک آپکو چاہتے ہیں ضرور کر لیتی۔۔۔ میں انکو انتظار نہ کرواتی۔۔۔" الہان نے تھوڑی توقف کے بعد ٹھوس لہجے میں کہا تھا،

مگر۔۔۔۔ "وہ کچھ بولنا چاہتی تھی کہ الہان گویا ہوئی

"آپ نے انھیں اللہ پاک سے مانگا۔۔۔ آپ نے اللہ پاک سے یہ بھی دعا کی تھی کہ اللہ انکو آپکی امانت ہی بنا کر رکھیں۔۔۔؟ میرا خیال ہے نہیں کیونکہ آپکو صرف ایک اپنے شوہر عزیز تھے اسلئے آپ نے ان کو مانگا۔۔۔ آپ ایک بار فرض کیجئے کہ ایک آپکو کبھی ملتے ہی نہ تو؟۔۔۔۔۔ یا ایسا ہوتا کہ آپکو خدا نخواستہ ایک سر کے دنیا میں نہ ہونے کی خبر ملتی۔۔۔۔"

"اللہ نہ کریں" ماہی نے ٹپ کر اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا وہ مبہم سا مسکراتی

آپ محبت کرتی ہیں آپکو وہ مل بھی گئے ہیں تو دوری کیسی؟..... دوسری طرف ایک سر

نے آپ سے ایک بار بھی یہ پوچھا کہ آپ اتنے سال کہاں تھیں کس کے پاس تھیں نہیں

www.urdu novels mania.com

۔۔۔؟

"نہیں... ماہی کے منہ سے بے اختیار سرسراتی سرگوشی نکلی تھی

"بلکہ وہ تو شکر گزار ہیں کہ انکی امانت ان تک بخیر و عافیت پہنچ گئی ہے۔۔۔ اور آپ کہتی

ہیں ایک نے آپکی قدر نہیں کی" الہان نے نرم لفظوں میں اسکو وہ سمجھایا تھا جس طرف

اسکا ذہن پہلے جا ہی نہیں سکا تھا الہان سہی ہی تو کہہ رہی تھی اگر ایک اس کے کردار کے

حوالے سے ماضی کے حوالے سے مستفسر ہوتا تو وہ کیا کرتی ایک نے تو اسکے برعکس رویہ رکھا تھا۔۔۔ ماہی سوچنے لگی یہ تو تقدیر تھی۔۔۔ اللہ پاک نے تو اسکی دعاؤں پر لبیک کہا تھا ایک جو صحیح سلامت اسکی محبت میں دیوانہ اسکی زندگی میں دوبارہ داخل کیا تھا مگر وہ ناشکری کیسے کر گئی تھی؟

"مجھے معاف کر دیجئے الہان۔۔۔" کافی دیر توقف کے بعد اس نے کہا تھا الہان جلدی سے بولی

"معافی کیسی اور۔۔۔ الہان نے اسکے آنسو اپنی پوروں پرچنے تھے "اور میں آپکی چھوٹی بہن ہوں پلیز مجھ سے معافی مت مانگیے۔۔۔ بس اب ایک سر کے پاس جانے کی تیاری کیجئے" آخر میں اسکے لہجے میں شرارت گھل گئی تھی ماہی نے گلال ہوتے مسکرا کر سر جھکا لیا تھا "شیال بھائی کب آرہے؟" ماہی نے پوچھا تھا اسکے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزرا تھا دودن ہو گئے تھے مگر شیال نے کال نہیں کی تھی۔

"جلد ہی۔۔۔۔ آج کال کرونگی۔۔۔" الہان نے پھیکا سا مسکراتے ہوئے کہا تھا

مل لئے تم ماہر کال سے؟ شیال نے ایک کو کال کی تھی

"ہمم۔۔۔ مل لیا ہوں۔۔۔ کافی ناراض تھی" ایک اب شیال کی ساتھ کھٹنے لگا تھا اور ان دونوں کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی

ناراض تھی کا مطلب۔۔۔ شیال نے ہنستے ہوئے پوچھا۔۔۔ آج اسکو ایک لہجے سے بہت کھلا کھلا لگ رہا تھا

"میری تو شکل تک دیکھنے کی روادار نہیں تھی مگر تمہاری بیوی نے پتا نہیں کیا جادو کیا کہ وہ رخصتی کے لئے بھی مان گئی ہے" ایک نے تمہاری بیوی پر زور دیا تھا شیال نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔ جادو۔۔۔۔۔ "ہاں اسکو جادو ہی تو کرنے آتے تھے" شیال نے دل میں سوچا "اچھا۔۔۔۔۔ ڈیس گریٹ"

تم کب آرہے ہوں؟

جلد ہی۔۔۔

میری شادی میں۔۔۔۔۔؟

"لیٹ ہو جاؤں گا" شیال نے دانت نکالے "تمہیں جلدی ہی اتنی ہے"

"دفع ہو جاؤ" ایک نے کہا تھا شیال ہنسا۔۔۔

اچھا بات سن لو... ماہ کامل کو میں نے اپنی بہن کہا ہے سوا سکے لئے جو میں کروں اسکا انکار مت کرنا"

"مگر وہ صرف اور صرف ماہِ کامل کی ذات تک محدود ہوں پلیرز" ایک سنجیدہ ہوا تھا  
 "جی جی میں جانتا ہوں مائی لارڈ۔۔۔ آپ بہت خوددار ہیں" شیال نے اسکو چڑایا تھا۔  
 "دفع ہو جاؤ" ایک نے اسکے انداز پر ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا تھا اور شادی کے حوالے  
 سے بات کرنے لگے

"شیال۔۔۔" رات میں شیال کی کال آتے ہی الہان نے پک کی تھی اور بے تاب سے بولی  
 "ایک سے بات ہوئی تھی میری۔۔۔ ماہِ کامل کی رخصتی اسی ویک میں ہو جائے تو بہتر ہے  
 "شیال نے مصروف سے انداز میں کہا تھا یہ کوئی تیسری کال تھی جس میں شیال نے اسکی  
 خیر خیریت پوچھنے کے بجائے ڈائریکٹ کام کی بات کی تھی الہان مجھ سی گئی  
 "تمہارے اے ٹی ایم میں پیسے آ گئے ہیں۔۔۔ ماہِ کامل کے ساتھ بازار جا کر اسکو اسکی پسند  
 کی شاپنگ کروادینا اور میں نے فرائیڈے کے لئے ہال کوریزرو کروادیا ہے کھانے پینے  
 لائیننگ ڈیزائینگ ساری آرہجنٹس وہ ہی کرلینگے ڈونٹ وری اڈریس میں تمہیں واٹساپ کر  
 دونگا وہاں سے ہی ماہی کی رخصتی ہوگی۔۔۔ بیوٹیشن سے اپائنٹ لے لینا۔۔۔ اور کوئی  
 پرائلم ہو تو میرے سیکرٹری سے کہہ دینا وہ تمہارے ساتھ رابطے میں ہوگا" شیال نے  
 ساری تفصیل بتائی تھی الہان تو بس اسکو سن رہی تھی۔

آپ۔۔۔ آپ نہیں آرہے؟ اسکے لہجے میں ایک آس تھی تڑپ تھی  
 "نہیں اتنی جلدی تو نہیں۔۔۔۔" شیاں نے مسکراہٹ روکی تھی۔  
 "میرے مرنے پر آئیگی" الہان نے تڑخ کر کہا تھا۔

"امم۔۔۔۔۔ مے بی فیوزل پریٹ ہو جاؤں" شیاں نے ہنستے ہوئے کہا تھا وہ غصے سے  
 کھٹاک سے کال کٹ کر گئی تھی۔۔۔ شیاں نے مصنوعی غصے سے سیل کو گھورا۔۔۔۔  
 "جانم اس کا حساب تو دینا ہوگا" شیاں پر اسرار انداز میں مسکرایا تھا

الہان نے اسکو اسکی مرضی کی شاپنگ کروائی تھی ایبک نے رومانہ 'ہاجرہ اور ولید سبکو کال  
 کر کے مختصر اسب بتا کر رخصتی کی اطلاع دی تھی اور شادی کی دعوت بھی۔۔۔ مگر رومانہ  
 اور ہاجرہ کو تو جیسے نیا فساد ہاتھ لگ گیا تھا کرنے کے لئے اسلئے انہوں نے بیش بہا تہمتیں  
 لگائی تھیں مگر ایبک نے سب کے اعتراضات اور مخالفتوں کو خاطر میں نہ لاتے ماہ کامل کو  
 اپنا لیا تھا اور آج وہ اسکی دلہن بن کر اسکے گھر چلی آئی تھی۔

۔۔۔۔۔ کرپاودیا اور گوپال سے ملنے کے (کیونکہ وہی اسکے گھر والے تھے اب) بعد رخصتی  
 کے وقت ماہی نے اسکے ہاتھوں کو تھام کر چوما تھا اور نم آنکھوں سے لگایا وہ شیاں اور

الہان کی جتنی بھی مشکور ہوتی کم تھا۔۔۔ الہان نے اسکے سر پر پیار بھری بہت رسید کی تھی نجانے کیوں الہان کو بھی بار بار رونا آ رہا تھا اسے شیاں سے ایسی بے مروتی اور اتنی روکھائی کی توقع نہیں تھی کہ وہ الہان کی اتنی بڑی بات کے جواب میں بھی نہیں آیا تھا اور کال کر کے معذرت کرنے کی زحمت بھی گوارہ نہیں کی تھی وہ اس سے بے انتہا خفا تھی۔۔۔۔ ایک کے ساتھ ماہر کامل کو رخصت کرنے کے بعد اس نے مینیجر سے بات کر کے سارے ڈیوز وغیرہ دیکھنے کا کہا تھا اور ریحان اور عینا جو انکی خوشیوں میں شریک ہونے آئے تھے انکو الوداع کرنے انکی طرف آئی تھی۔۔۔۔

"چلو پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔۔ تم بھی ساتھ چلو؟" عینا نے اسکو کہا تھا ریحان نے بھی تائید میں سر ہلایا

"نہیں اب میں سیدھا گھر جاؤں گی" الہان نے مجھے مجھے لہجے میں کہتے نفی میں سر ہلایا تھا اسکی طبیعت صبح سے ہی بوجھل ہو رہی تھی۔

"نہیں اتنی رات ہو گئی ہے ڈرائیور کے ساتھ جانے کا رسک نہیں لیتے۔۔۔ ابھی ہمارے ساتھ چلو پھر صبح میں گھر چھوڑ دوں گا" ریحان نے کہا تو اس نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلایا تھا۔ ریحان ٹھیک ہی کہہ رہا تھا اسکی طبیعت بھی بوجھل تھی اور آج کل کے حالات بھی

خراب وہ اس پہر ڈرائیور کی ساتھ گھر جانے کا رسک کیسے لی سکتی تھی۔۔۔۔؟..... اسلئے  
ریحان اور عینا کے ساتھ حویلی آگئی

ایبک نے بہت پر اعتمادی سے کمرے میں قدم رکھا تھا اور ماہِ کامل کا حسبِ توقع حال دیکھ  
کر بھویں اچکائیں۔۔ وہ سادہ سے کپڑوں میں بنامیک اپ کے اسکے سامنے کھڑی بیڈ  
شیٹ درست کر رہی تھی اور تکیہ اسکے ہاتھوں میں تھا۔۔۔ کالے سادے سے لباس میں  
اسکا حسن دو آتشہ ہو رہا تھا اور لمبے بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے وہ ایبک کو زیر کر رہی تھی  
ایبک کی آہٹ پا کر ماہی کا دل یکبارگی دھڑکا مگر انجان بن کر اپنا تکیہ بیڈ کراؤن سے لگایا تھا  
"مجھے پوری توقع تھی کہ تم یہی کرو گی" ایبک نے اسکی طرف قدم بڑھاتے ہوئے مسکرا کر  
اسے چھیرا تھا چوٹ اسکے حلیے پر کی گئی تھی  
"راضی ہو گئی ہوں مگر شکوے ابھی بھی ہیں" ماہی کہتے ہوئے منہ پھیر کر جانے لگی تو ایبک  
نے اسکا بازو پکڑ کر اسکو دونوں بازوؤں سے جکڑتے سانگے صوفے پر بٹھایا تھا اور اسکی  
جانب جھکا ماہی سن رہ گئی تھی

، چلو آج وہ کر لو کل اجازت نہیں ملے گی "ایبک کی آنکھوں میں شرارت البتہ لہجہ سرگوشیانہ تھا ماہی کی سیٹی گم ہوئی۔۔۔ اس نے ایبک کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تھی مگر بے سود۔۔۔

"مجھے صرف ایک شکایت ہے کہ آپ نے شادی کر لی "ماہی نے چند لمحے بعد روہانسی ہو کر کہا تھا۔

"جن حالات میں کی تھی وہ تو نہیں جانتی؟" ایبک نے ترنت کہا تھا اور اسکے ساتھ براجمان ہوا۔ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

"ادھر دیکھو میری طرف۔۔ ایبک نے اسکا خفگی سے پھولا چہرہ اپنی طرف کیا تھا "کیا واقعی تمہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ شادی میری مرضی سے ہوئی تھی؟" اس نے لرزتی پلکیں اٹھا کر ایبک کی آنکھوں میں دیکھا تھا وہ سراپا محبت بنا اسکی جانب دیکھ رہا تھا ماہی نے اسکے لب و لہجے میں کھوٹ تلاش کرنے کی کوشش کی جو کہ سرے سے مفقود تھا۔۔۔ اچانک ماہی سسکتے ہوئے اسکے سینے سے لگی تھی۔۔۔ کتنے سالوں کی تشنگی تھی کب کب وہ اسکی یاد میں بڑپی تھی کیسے کیسے اس نے دعاؤں میں ایبک کو مانگا تھا اسکی سلامتی کی دعائیں مانگی تھیں۔۔۔ کس کس لمحے میں اسے ایبک کی کمی محسوس ہوئی تھی وہ سب محرومیاں یاد آئیں تو آنکھوں سے کب کا روکا ہوا ایک سیل رواں بہ گیا۔۔۔ ایبک نے اس کو رونے دیا تھا وہ

چاہتا تھا کہ وہ کھل کر آج رو لے کل سے تو وہ صرف اسکو خوشیاں ہی خوشیاں دینا چاہتا تھا

----

"رونے کا شغل فرما چکی ہوں تو اجازت دیجئے مجھے اپنی شیر وانی بدلنی ہے مجھے اب کھن ہو رہی ہے۔۔۔ یہ دولہا بننا بہت مشکل ہے" ماہی کی سسکیاں تھمی تو ایک نے زمی سے اسکو بازو سے پکڑ کر سیدھا کرتے ہوئے اجازت مانگی تھی ماہی نے اسے تحیر سے دیکھا تو کیا آپ۔۔۔ وہ جھجھکی پھر تھوڑے توقف کے بعد گویا ہوئی تھی آپ پہلے دولہا۔۔۔ اس نے آدھی بات کر کے واپس اس ڈر سے کہ ایک برانہ مان جائے لب سی لئے مگر ایک سمجھ چکا تھا

وہ شادی ایک مجبوری تھی جو ریسہ خالہ کی آخری خواہش کو پورا کرنے کے لئے سرانجام دی تھی۔۔۔ منہا۔۔۔ ایک نے ٹھہر کر ایک گہرا ہنکارہ بھرا ماہی ہمہ تن گوش ہوئی "منہا اچھی لڑکی تھی اور مجھے چاہنے بھی لگی تھی مگر میں اتنے مہینوں میں اسے وہ مقام نہیں دے پایا تھا اور نہ شاید دے پاتا جو اسکا حق تھا مگر پیش قدمی کرنے کی کوشش اس نے بھی نہیں کی تھی وہ مجھے پسند کرنے لگی تھی لیکن اظہار نہیں کیا میں اسکی ضرورتوں کا خیال رکھتا تھا ہم سوتے بھی الگ الگ بیڈرومز میں تھے۔۔۔ وہ نجانے کیوں ایسی تھی پھر اسکو اسکی خالہ ہاجرہ اور رومانہ آنٹی مطلب اسکی امی نے نجانے کیا کہا وہ مجھ سے توقعات رکھنے لگی مگر میں

۔۔۔ میں جیسے تمہارے حصار میں قید تھا کبھی نکل ہی نہیں پایا اور اس پر توجہ ہی نہیں دی آخری دنوں میں جب ہمارا جھگڑا ہوا تو وہ تمہاری سچائی اسکو بتانے پر ہوا تھا وہ مجھے صرف اپنا دیکھنا چاہتی تھی اور میں تو ماہِ کامل کے علاوہ کسی کا ہو ہی نہیں پایا تھا۔

آپ کو اسے شادی سے پہلے میرے بارے میں بتا دینا چاہیے تھا یہ تو دھوکا ہونا نا۔۔۔

نہیں میں پہلے بتا چکا تھا اسکی ماں اور خالہ کو۔۔۔ بلکہ میں حیراں تھا کہ انہوں نے سب جانتے بوجھتے میرے سے اپنی کنواری بیٹی کی اتنی جلدی شادی کیسے کر دی "ایک حیراں تھا ماہی جو بڑی انہماک سے سن رہی تھی لب کشائی کی

وہ فوت کیسے ہوئی تھیں؟ نجانے کیوں اسے منہا سے ہمدردی ہو رہی تھی بے چاری کتنی سے عمر میں انتقال کر گئی تھی

"وہ جھگڑ کر واپس اپنے گھر چلی گئی تھی اور پھر شاید میری محبت تھی یا پرواہ جو اسکو کھینچ رہی تھی مگر دودن بعد اپنے بابا کے ساتھ آتے ہو اسکا کارائیکسیڈنٹ ہو گیا جس میں وہ فوت ہو گئی" ایک یکدم متاسف ہو گیا تھا اسے منہا سے محبت نہیں تھی مگر ایک انسان تھا دکھ تو ہونا تھا نا۔۔۔۔۔ ماہی نے بھی اداسی سے لب بھینچ لئے

"اللہ پاک انکی مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں آمین"

"آمین" ایک نے صدق دل سے کہا تھا

حویلی آکر عینا اور ریحان دونوں ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے وہ اپنے پورشن کی جانب بڑھی اسکا سامنا سیڑھیوں پر ہی حمدان سے ہوا تھا جو شاید کل ہی آیا تھا۔ حمدان اسکو دیکھ کر دوستانہ مسکرایا وہ اسکی مسکراہٹ پر حیراں ہوئی تھی کیونکہ پہلے وہ اسکی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا کیسی ہو؟

ٹھیک ۔۔۔۔ اس نے یک لفظی جواب دیا تھا  
شیال تمہارے ساتھ ٹھیک ہے؟

الحمد للہ ۔۔۔۔ وہ بہت خیال رکھتے ہیں میرا ۔۔۔۔ اس نے اعتماد سے کہا تھا  
"الہان میں ۔۔۔۔ میں شرمندہ ہوں حمدان کو کوئی جواب نہ بن پڑا تو گویا ہوا  
کس بات پر؟ وہ انجان بنی

"وہی جو میں نے تمہارے ساتھ کیا"

"آپ نے کیا کیا؟" وہ جیسے سب بھول بیٹھی تھی

کچھ نہیں ۔۔۔۔ حمدان نے سنجیدگی سے کہا تھا وہ اثبات میں سر ہلاتی اسکے ساتھ سے نکلنے لگی تو وہ گویا ہوا تھا

"میں تمہیں چھوڑ کر بعد میں بہت پکھتایا" وہ مڑی تھی اور تحیر سے اسکو دیکھا

"حمدان بھائی آپ نے مجھے اپنایا ہی کب تھا جو چھوڑنے کی بات کر رہے ہیں نے تو کبھی

اچکے بارے میں ایسا نہیں سوچا کیونکہ میں آپکو اپنا بھائی ہی مانتی تھی مانتی ہوں اس سے

زیادہ کچھ نہیں" الہان نے کہا تھا حمدان جہاں کا تھا سن رہ گیا۔۔۔ اسکی غلط فہمی کا بت

آج پاش پاش ہوا تھا وہ جو سوچتا تھا کہ الہان اسکے شادی سے انکار پر دکھی ہوگی کبھی ملے گی تو

نظریں پھیر لے گی یا شکوہ کرے گی مگر یہاں تو بالکل الٹ ہوا تھا۔۔۔ وہ جا چکی تھی اور

حمدان اسکے پر اعتماد سراپے کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

کمرے میں آکر اس نے کلمندی سے بیڈ پر پرس پھینکا تھا اور بیڈ پر بیڈ گئی اچانک اسکی نظر

سامنے اٹھی تو وہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔۔۔ بیوٹیشن نے اسکو نیا ہی روپ دے ڈالا تھا اور یہ

روپ اسکا بہت خوبصورت تھا کہ وہ خود حیران تھی کہ اسے ایسے بھی بدلا جاسکتا

ہے۔۔۔ وہ بے اختیار آئینے کے سامنے آئی تھی اور سوچنے لگی شیاں اگر اس لمحے موجود

ہوتا تو اسکو کن نظروں سے دیکھتا۔۔۔ وہ اسکی نظروں کی حدت سوچ کر ہی بلش ہو گئی اس

سے پہلے کہ وہ آئینے کے سامنے سے ہٹی لائٹ چلی گئی تھی اس نے کوفت سے

اندھیرے کمرے کو دیکھا۔۔۔ جو فل تاریکی میں ڈوب گیا تھا۔۔۔ اچانک اسکے کمرے کا

دروازہ کھول کر کوئی آیا تھا الہان کا حلق خشک ہو گیا اس نے پلٹ کر پرس کی طرف قدم بڑھائے تھے اور پرس میں سے موبائل نکالنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی کمرے میں آنے والا اسکو دبوچ چکا تھا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ چلائی اسکے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا تھا وہ پھر پھڑا کر رہ گئی۔ اسکی سانسوں نے کسی مخصوص خوشبو کا استقبال کیا تو اسکا پھر پھڑانا بھی رک گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر یہ سوچ کر کہ شیاں نے اسکو کتنا ستایا تھا دوبارہ مچلی۔

"جانم" شیاں نے سرگوشی کرتے اسکی گردن پر اپنے لب رب کئے تھے الہان کی جان ہوا ہو گئی اسی وقت لائٹ آگئی تھی شیاں نے گھما کر اسکا رخ اپنی طرف کیا۔ وہ ابھی بھی خفا خفا سی اسکے حصار میں قید تھی۔ شیاں اسکو ایسے دیکھ کر بہک رہا تھا۔

"یور لنگنگ ڈیم ہاٹ سوئیٹ ہارٹ۔۔۔" وہ جس انداز میں گویا ہوا تھا الہان کی سانسیں رکنے لگیں۔

پوچھ سکتی ہوں اب کیوں آئے ہیں؟ اس نے شیاں کی نظروں سے پزل ہو کر نروٹھے پن سے طنز کیا تھا جو اب شیاں نے نفی میں سر ہلایا

"فی الحال تو نہیں۔۔۔۔۔" شیاں کہنے کے ساتھ ہی اس پر جھکا تھا اور اس پر حاوی ہونے لگا۔۔۔۔۔ الہان نے سختی سے آنکھیں موندے اسکی کالر کو جکڑے اسکے لمس کو خود کے لبوں پر محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

"بولو اب کیا کہنا تھا مگر زیادہ دیر کی اجازت نہیں دے سکتا" چند منٹ بعد اسکے لبوں کو آزاد کر کے وہ اتنے قریب سے ہی گویا ہوا تھا کہ بولتے ہوئے اسکے لب الہان کے لرزتے لبوں سے مس ہو رہے تھے.... الہان کیا بولتی اسکی تو سٹی گم ہو گئی تھی شیال نے اسکے گلے میں پڑا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر ڈالا تھا۔ اسکے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے اور آنکھیں جیسے بند ہونے لگیں

"شیال۔۔۔۔" الہان نے پکارا تھا اور بے ہوش ہو گئی شیال کے ہاتھ پاؤں پھول گئے

صفیہ پانی پینے اٹھی تو اس نے عینا اور ڈاکٹر کو الہان کی کمرے سے منکلتے ہوئے دیکھا تھا شیال بھی ساتھ تھا انکو کچھ تشویش سی ہوئی اتنی رات کو الہان کے کمرے سے ڈاکٹر کا نکلنا۔۔۔۔ الہان اور شیال کب آئے اور مجھے پتا بھی نہیں چلا۔ شیال ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑنے چلا گیا تھا اور عینا صفیہ کو دیکھ کر وہیں رک گئی تھی اسکے لبوں پر پر جوش مسکراہٹ تھی

"یا اللہ خیر ہو" وہ زیر لب کہتی اسکی طرف بڑھی

"عینا بیٹا یہ دونوں کب آئے اور یہ ڈاکٹر"

"ہاں سے ڈائریکٹ الہان کو ہم یہاں ہی لے آئے تھے... اسکی تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ناں۔۔۔۔ اور شیاں بھائی انیر پورٹ سے سیدھا یہاں آگئے تھے رات زیادہ ہو گئی تو ریحان نے انہیں یہاں ہی روک لیا آپ سو رہے تھے تو ہم نے آپکو جگانا مناسب نہیں سمجھا"

الہان کو کیا ہوا؟

"کچھ نہیں۔۔۔۔ بس آپ مٹھائی بانٹیں۔۔۔۔ آپ نانی بننے والی ہیں" عینا نے پرجوشی سے بتایا تھا

صفیہ خوشی سے گنگ رہ گئی تھیں اور اندر آتا شیاں جامد ہوا۔۔۔۔

"آئیے آپ بھی آئیے۔۔۔۔" عینا نے اسے رکتے دیکھ شوخی سے کہا تھا وہ مسکراتا ہوا آگے آئے صفیہ نے خوشی سے پھولے نہ سماتے اسکو ڈھیروں دعائیں دی تھیں اور صبح الہان سے ملنے کا ارادہ رکھتے ہوئے اور اسکی طبیعت کے پیش نظر آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئیں عینا کو بھی انہوں نے اسکے کمرے میں بھیج دیا تھا۔۔۔۔ شیاں اندر آیا۔۔۔۔ الہان پزل اور بلس سی نظریں جھکانے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی شیاں اسے شوخ نظروں سے دیکھتا اسکے قریب آیا تھا اور بیڈ پر بیٹھا۔۔۔۔ الہان کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا

اسکے لئے شیاں کی مسلسل خود پر موجود پر حدت نظروں کا سامنا مشکل ہوا تو نظریں جھکا کر گویا ہوئی

"آپ۔۔۔ آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟" الہان اسکی نظروں سے ہی بلش ہو رہی تھی۔

"دیکھ بھی رہا ہوں اور سوچ بھی۔۔۔" شیاں نے گھمبیر لہجے میں کہتے ہوئے اسکا نازک سا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا تھا۔ الہان جھنجھٹا اٹھی۔

"کی۔۔۔ کی۔۔۔ کیا سوچ رہے ہیں؟"

"میں سوچ رہا ہوں کہ ایسے کونسے لفظ چنوں جس سے اظہار ہو سکے تم نے مجھے کتنی خوشی دی ہے" شیاں نے جذبات سے بوجھل ہوتے کہا تھا اسکی آنکھوں میں خوشی سے نمی چمکی الہان کا آنسو گال پر پھسلا۔

شیاں۔۔۔ "وہ بس یہی کہہ پائی تھی اس شخص کی شدت کے آگے ہمیشہ اسکی محبت ماند پڑ جاتی تھی۔ شیاں نے اسکی نم آنکھوں پر اپنے لب رکھے تھے الہان نے سکون سے آنکھیں موند لیں کتنا پر لطف احساس تھا شیاں کا اسکے قریب آنا۔۔۔ اور کتنا بے چین

رہی تھی وہ شیاں کے اس لمس کو محسوس کرنے کے لئے۔۔۔ اگر شیاں اپنی خوشی لفظوں سے بیان کرنے سے قاصر تھا تو قاصر تو وہ بھی تھی۔۔۔ اپنی محبت بیان کرنے سے۔۔۔۔۔

"ان آنکھوں کی نمی کو میں اس قابل ہی سمجھتا ہوں ان کا مقام گرنا نہیں چننا ہیں

۔۔۔۔۔ "شیاں نے اسکے گال پر ٹکے آنسو کو لبوں سے چنا تھا۔ الہان کے آنسو تھمے گئے

۔ وہ لمحے لمحے میں اس پر ابر بن کر برس رہا تھا الہان نے اپنا آپ پوری رضا مندی سے اسکے سپرد کر دیا تھا

ماہ کامل رات سے اسکو اب تک وہ کیسے رہی کتنا ایک کو یاد کیا اور اپنی بے تابیاں سب بیان کر رہی تھی اور ایک انہماک سے اسکی باتوں کو سن رہا تھا لیکن جیسے ہی باتوں باتوں میں صبح ہوئی ایک کا ماتھا ٹھنکا کیونکہ ماہی کا ریڈیو سسٹم تو اب بھی جاری تھا۔

"ماہی تمہیں نیند نہیں آرہی" ایک نے تحیر سے پوچھا تھا ماہی کو اپنی بات کا ٹنا اچھا نہیں لگا تھا

"یہ کیسے کہ آپ سن سن کر تھک گئے ہیں" اس نے زروٹھے پن سے شکوہ کیا تھا... ایک کو اب بھی یہ شکوہ کرنے پر ہنسی آئی پوری رات تو اس نے صرف سننے میں گزار دی تھی اور محترمہ پھر بھی روٹھ گئی تھیں

"میں سن سن کر نہیں تھا میڈم جی آپکو یونہی دیکھ دیکھ کر تھک گیا ہوں۔۔۔ ساری گولڈن نائٹ برباد کر دی آپ نے باتوں میں ہی۔۔۔" ایک نے اسکو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا تھا اور اسکے اوپر جھک کر مشک رو بالوں میں منہ چھپایا۔۔۔ ماہی کی آنکھیں تحیر سے پھیلی تھیں اور دل جذبات کی شدت سے لرزا۔

"میں تھک گئی ہوں" اس نے معصومیت سے کہتے اسکے منہ زور جذبات کو لگام دینے کی کوشش کی۔۔۔ ایک نے اسکی آنکھوں میں جھانک کر اسکو گھورا۔

"ابھی سے ہی۔۔۔" اس نے اتنے جذب سے کہا تھا کہ ماہی کی پلکیں لرز اٹھی۔

"مگر۔۔۔؟"

"بس ماہکامل۔۔۔" ایک نے اسکے لبوں پر انگلی رکھتے سرگوشیانہ کہا تھا کہ ماہکامل کی دھڑکن رک سی گئی۔ زبان تالو سے چپک گئی تھی

"تم نے اپنی بے تابیاں بیان کیں میں چپ رہا اب تم میری بے تابیاں سو" ایک نے مسلسل سرگوشی کرتے ہوئے اسکے کان کی لو کو چوما تھا اب ماہی کا گریز بنتا بھی نہیں تھا

کیونکہ وہ اس پر حاوی ہو چکا تھا۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو چہرے پر الوہی مسکراہٹ جگمگا رہی تھی۔۔۔ لیکن آئینے کے سامنے شیاں کونک سک سے تیار بال بناتے دیکھ وہ جلدی سے اٹھ بیٹھی اور اسکی جانب آئی تھی "اب۔۔۔ اب پھر آپ کہیں جا رہے ہیں۔؟ وہ حیران و پریشاں تھی شیاں کنگھارکھ کر مسکرا کر مڑا تھا الہان کی افسردگی دیکھنے والی تھی

"جی جانم جا رہا ہوں پھر شام میں تمہیں لینے آؤنگا تیار رہنا" وہ اسے محبت سے سینے سے لگاتے ہوئے گویا ہوا تھا

کہاں جا رہے ہیں؟ الہان شیاں کی شرٹ کے بٹن کو گھماتے ہوئے مستفسر ہوئی تھی "بے بی روم سیٹ کروانا ہے ناں اسلئے ایک ڈیزاینر سے مل کر ڈیزائن فائنل کرنا ہے میں چاہتا ہوں سب کچھ میرے سامنے اور بہترین ہو"

"لیکن ابھی سے۔۔۔" الہان نے تحیر سے سر اٹھاتے اسکو دیکھا تھا

جی ابھی سے۔۔۔ شیاں نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پیچھے ہوا

"اب اجازت دو جانم۔۔۔ شام میں تمہیں لینے آؤنگا۔۔۔ اپنا خیال رکھنا" وہ اسکے لبوں پر نرم سی گستاخی کرتے ہوئے بیڈ روم سے نکل گیا تھا۔۔۔ پیچھے الہان نے مسکرا کر گہرا سانس لیا تھا شیاں کی مہک اسکے اندر تک اتر گئی

شیال کو گئے دو گھنٹے ہوئے تھے ان دو گھنٹوں میں ہر پندرہ منٹ بعد وہ اسکی خیر خیریت دریافت کر رہا تھا اور دوسری جانب الہان حیران تھی کہ یہ کیا چیز ہے کبھی گریز برتا تو مہینوں خبر نہیں لی اور آج یہ حال تھا۔۔۔ وہ اپنی قسمت پر نازاں شیال دیوانگی کو سوچ کر مسکرا دی اچانک اسکا سیل گنگنا یا تھا۔

"اففف اللہ" الہان کھلکھلا کر ہنسی تھی اور کال پک کر کے شیال کے بولنے سے پہلے ہی بولنا شروع ہو گئی تھی

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اپنا خیال رکھ رہی ہوں ابھی شیک بھی پیا ہے اگر یقین نہیں تو خالی گلاس کی پک واٹس ایپ کر دوں؟" الہان کے انداز پر وہ کھلکھلا کر ہنسا تھا

"رہنے دو وہ دوسری کال میں پوچھنا تھا ابھی پہلے واٹس ایپ اون کرو اور کچھ بچوں کی پکس بھیجی ہیں وہ دیکھو" [www.urdu novelsmania.com](http://www.urdu novelsmania.com)

بچوں کی پکس کیوں؟ وہ ابھی

"ہمارے بیڈروم میں لگانی ہے"

نہیں۔۔۔

"کیوں؟" اب حیران ہونے کی باری شیال کی تھی



پورچ میں کار آکر رکی تو گوپال نے جلدی سے نکل کر اسکے سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا وہ 2 سالہ شایان کو گود میں اٹھائے کار سے نکلے تھی۔ گوپال کے ہاتھوں میں شایان کو دے کر اندر کی جانب قدم بڑھائے گھر کے اندر قدم رکھتے ہی اسے وہ لمحے یاد آئے تھے جب اسکی راہ میں پھول بچھائے شیاں اسکا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا تھا۔ اسکی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔ وہ مرے مرے قدموں سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی تھی اور دروازہ کھولتے ہی اسکی نظر قدم آدم شیاں کی تصویر پر پڑی مسکراتا ہوا شوخ شیاں۔۔۔۔ جسکی مسکراہٹ سے وہ پہلے چڑتی تھی پھر اسے اسکی مسکراہٹ سے محبت ہوئی اور کوئی اب پوچھتا تو وہ اس مسکراہٹ کی دیوانی تھی تصویر کے قریب جا کر اس نے تصویر کو کپکپاتے ہاتھوں سے چھوا تو اسے اپنی بات یاد آئی تھی جب اس نے کہا تھا کہ وہ سونے جا گئے کے ساتھ اس تصویر کو دیکھتے رہنا چاہتی ہے لیکن اب تو کئی دن ہو گئے تھے اس نے شیاں کو حقیقت میں بھی نہیں دیکھا تھا الہان کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکنے لگا اسکی آنکھوں میں نمی کی وجہ سے شیاں کی تصویر دھندلا گئی تھی۔۔۔ وہ وہاں سے ہٹ کر کھڑکی کی جانب آگئی لان ہر ابھرا تھا نئے پھول کھل رہے تھے

"بہت خوبصورت ہے 'شیاں نے جیسے اسکے کانوں میں سرگوشی کی تھی

"شیال" بے تابى سے پکارتى وه جھٹکے سے مڑى مگر کمره خالى تھا اسكى سانسى رک رککنے لگى تھى

وه بىڈ پر بیٹھ گئی اور اپنے آنسو بے دروى سے صاف کئے تھے

"تمھیں پتا مجھے کس اوانے تمھارا دیوانہ بنایا تھا جس انداز سے تم اپنے ماتھے پر آئے بال پیچھے کرتى ہوناں یہ ۔۔۔" ماتھے پر آئے بال پیچھے کرنے لگى تو اسے شىال کى متعدد بار کى گئی بات آئى تھى اسکے ہاتھ یک نخت تم گئے وه سسکى اور بىڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لى تھیں تکلیف ده آنسو نکل کر اسکے بالوں میں جذب ہونے لگے۔

لہروں کے ساتھ ساتھ وه قدم ملا کر چل رہے تھے اس نے پرس سے کچھ نکال کر اپنے کھلے بالوں کو سمٹنے کى کوشش کى مگر شىال نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا تھا اور کچھ اسکے ہاتھ سے لے کر لہروں کے سپرد کر دیا

آپ بھی ناں؟ وه مصنوعى خفا ہونى تھى شىال مسکرایا  
میں بھی کیا؟

بہت ستاتے ہیں  
کیسے؟

کیوں چلے جاتے ہیں بار بار۔۔۔؟

جانا ضروری ہوتا ہے یا۔۔۔ لیکن تمہارے ساتھ ہے ناں

کون۔۔۔؟

"شیا یان میرا جو تیر شیا ل" شیا ل نے اسکے سامنے آتے یاد دلایا تھا اسکی آنکھوں میں الوداعی چمک تھی اسکی آنکھوں میں نمی آئی۔۔۔ شیا یان کی جگہ الگ تھی اور شیا ل کی الگ وہ کیسے بتاتی؟

"مگر شیا ل۔۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ شیا ل نے اسکی بات کاٹی تھی پیچھے دور کہیں شیا یان کے رونے کی آواز آرہی تھی

"الہان شیا یان کو دیکھو۔۔۔" شیا ل نے اسکو سنجیدگی سے کہا تھا وہ مڑ کر شیا یان کو دیکھنے لگی دور ریت پر گرا شیا یان رو رہا تھا وہ ایک نظر شیا ل کو دیکھتی اسکی طرف لپکی مگر آگے بڑھتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا شیا ل لہروں میں کھڑا اسکی جانب مسکرا کر دیکھ رہا تھا وہ رک گئی اور پتھرائی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ وہ دور ہو رہا تھا بلکہ وہ دور ہو چکا تھا شیا ل۔۔۔ وہ چلاتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی نجانے کب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ سو گئی تھی اور خواب۔۔۔۔ دور سے حقیقت میں بھی شیا یان کے رونے کی آواز آرہی تھی

لیکن ایک احساس تھا جو اسے شیاں کی موجودگی کا الہام ہوا تھا اسلئے وہ دیوانہ وار بھاگتی کمرے سے باہر آئی سیڑھیوں پر آ کر اسکے قدم تھمے تھے اور وہ گرتی گرتی بچی۔

"شیاں۔۔۔۔" اس نے راہداری میں ٹپ کر پکارا تھا جیسے وہ اسکی آواز سن سکتا ہو اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بالاب بھر گئی تھیں۔۔۔ وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی سامنے سے گوپال روتے شایان کو پچکارتا لارہا تھا اس نے لپک کر شایان کو گود میں لیتے چوما۔۔۔ گوپال نے اسکے ستے چہرے کو تاسف سے دیکھا تھا۔

"چلیے دیدی۔۔۔" گوپال نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی اسکے پیچھے ہولی تھی لیکن اس نے زرا کی زرامٹ کر راہداری میں نم آنکھوں سے دیکھا اسے لگا جیسے شیاں اسکو دیکھ کر مسکرایا ہو۔۔۔ وہ روہانسی ہوتی باہر نکلی تھی تیز تیز قدم اٹھاتے کار تک آئی تھی جہاں گوپال اسکی لئے کار کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولے کھڑا تھا اس نے پہلے احتیاط سے شایان کو لٹایا اور پھر خود بھی بیٹھ گئی۔۔۔ کار سے باہر دوڑتے مناظر دیکھتے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

لان میں ہی ماہی اور ایک شام کی چائے رکھے بیٹھے تھے وہ کار سے نکلی تو شایان لپک کر منہا کی جانب گیا تھا جو لان میں ہی کچھ دور چھوٹی سی فٹ بال کے ساتھ کھیل رہی تھی

-- وہ شیا یان ہم عمر تھے اور بہت نبی تھی -- ایک نے اسکو دیکھا تو خیر مقدمی مسکراہٹ سے اسکا استقبال کیا۔  
"کیسی ہو؟"

'ٹھیک' -- اس نے چائے کا کپ ماہی کے ہاتھ سے پکڑتے آہستہ سے کہا تھا  
"تم روتی رہی ہو المان --" ماہی نے اسکی تاسف سے متورم آنکھوں کو دیکھا تھا وہ  
شیال کے ایکسیڈنٹ کے بعد یونیورسٹی سے ہونگئی تھی۔  
نہیں -- اس نے لب بھیج کر جھوٹ بولا تھا۔

"اب جھوٹ بولوگی" ایک نے اسکو گھورا تھا وہ پھسکی مسکراہٹ سے آنسو چھپاتی اٹھ کر چلی گئی تھی --

اندر آ کر اس کے ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا تھا -- اچانک باہر پورچ میں کار کھڑی ہونے کی آواز آئی تھی وہ جانتی تھی کہ کون ہوگا؟ -- نگر وہ باہر اٹھ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔ اب وہ اسکے کمرے کی جانب آ رہا تھا -- وہ اسکی شکل دیکھنے سے بھی خائف تھی اسلئے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی -- کوئی کمرے میں آیا تھا مگر اسکو مطلق پرواہ نہیں تھی  
کیوں آئے ہیں؟

"جیسے کہ تم جانتی ہی نہیں ہو"

"چلے جائیے پلیز" الہان کی آواز روہانسی ہوئی تھی

"چلا جاؤں؟۔۔۔۔" شیاں اسکے سامنے آیا تھا اور سینے پر ہاتھ باندھتے تیکھے چتونوں سے اسے گھورا الہان نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا اور بے تابی سے گلے سے لگی تھی

"گئے تو قتل کر دوں گی" شیاں اسکے انداز ولجے پر کھل کر ہنسا

"ناراضگی قائم تو رہتی نہیں چند منٹ بھی پھر ناراض ہونے کا ڈرامہ کیوں کرتی ہو جانم" وہ چھوڑ رہا تھا الہان نے دور ہٹ کر خفگی سے اسکے سینے پر مکا مارا۔

"اچھا ایک ہر روز مجھے بتاتا تھا کہ تم گنگا جمننا بھاتی رہی ہو بندہ ایک کال کر لے یوں رو رو کر تو میرے بیٹے کو بھی روندو بنا دیا ہوگا"

"نہیں جی بالکل آپ پر گئے ہیں ہر ٹائم تو منہا کے ساتھ کھلیتے رہتے ہیں" الہان نے آنکھیں چند ہیائی تھیں

"فیلنگ انسکیور" وہ ہنسا تھا

"نہیں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔"

"اچھا ادھر آؤ۔۔۔ یاد کیا مجھے؟" شیاں نے اسے دوبارہ بانہوں میں بھرا تھا اور مان سے مستفسر ہوا

"یاد بہت چھوٹا لفظ ہے میرے انتظار کو بیاں کرنے کے لئے"

"تھوڑا مضبوط بن جاؤ جانم" شیال نے اپنے ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامتے ہوئے محبت سے سمجھایا تھا

"مضبوط اگر آپ سے دور ہو کر بننا ہے تو میں کمزور ہی ٹھیک ہوں" الہان نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر آنکھوں سے لگایا۔ شیال مسکرایا تھا

"اب رو مینس ختم ہو گیا ہو تو باہر آ جائیں۔۔۔ چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے" ایک کی شوخ پکار پر وہ دونوں ایک فسوں سے منگلتے چونکے تھے اور کھلکھلا کر ہنس دیے

اختتامِ بخیر